قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان صاحب خلف الصدق

تاریخی نام

علیہ التحیہ رسالات نبویہ

۱۳۲۳ ہجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ عم ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابوظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکرداس صاحب چھپا

دفعہ اوّل

تعداد طبع (۵۰۰)

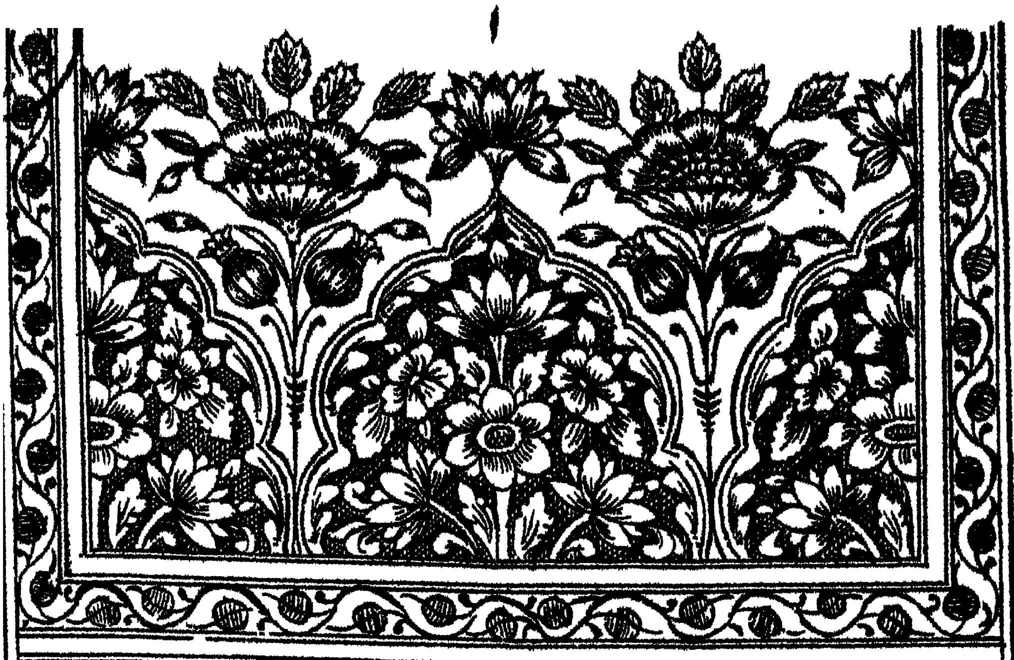
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد - یہ ہیچمدان **محمد عبدالمنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل بر افادہ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دیں ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا آخر بعد تردد بشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دل میں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علماء نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہٰذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدۂ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنا دیا لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب ظلہ نے میرے جد مجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے۔ میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہوسکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر وتسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کرسکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیاو
آخرت سنہ ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (رسالات نبویہ علیہ التحیہ) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلیے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ خلاق شارع۔ مراسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے
اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم ولا تجعلنا منهم آمين يا رب العالمين +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ۰ الرحمن الرحيم ۰ ملك
يوم الدين ۰ اياك نعبد واياك نستعين ۰
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۰
اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔
ثم صل وسلم وبارك على محمد وعلى آله واصحابه
خصوصا على خير البشر بعد الانبيا ابى بكر
الصديق الذى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى حقه لو كنت متخذا من امتى
خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ۶ وقال صلى الله
عليه وسلم ابى الله والمؤمنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر رضى الله عنه وعلى مزين
المنابر والمحراب امير المؤمنين عمر بن
الخطاب الذى قال رسول الله صلى الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک ہے
ہمکو راہ راست پر قایم رکھ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے۔ الٰہی رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پھر درود و سلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابو بکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو ناپسند
ہے کہ ابو بکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیر المؤمنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المؤمنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم في حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضي الله عنه وعلى
ذي النورين امير المؤمنين ابي عمرو عثمان
ابن عفان الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضي الله عنه وعلى صاحب ولاية
المؤمنين واميرهم علي بن ابي طالب الذي
قال في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن ابي طالب
ومن كنت وليه فعلي وليه رضي الله عنه وعلى
سيدي شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال في حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتي الي الحسن والحسين
رضوان الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التي قال
في حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني رضي الله
عنها وعلى ابي عمارة حمزة بن عبد المطلب الذي
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله في السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضي الله عنه وعلى
ابي الفضل عباس بن عبد المطلب الذي قال
في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
مني وانا منه رضي الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ سخت کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
و مومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

عليهم اجمعين۔
اللهم اغفر لي ولاسلافي ولجميع المؤمنين
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا
لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت
الغفور الرحيم۔ عباد الله رحمكم الله لقد من
الله عليكم اذ بعث فيكم ومنكم الانبياء و
الرسل وانزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له
الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتوتوا الزكوة
فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهي والحلال والحرام ومنكم
من كفر بهم وبما انزل عليهم من اهل الكتاب
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما
الدين عند الله الا الاسلام۔

اما بعد۔ فان الله عزوجل انزل الكتاب
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على
الانبياء من قبل وقال تعالى فيه يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب
فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك
الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب
والقبائل في ذلك ومنه ما كتب الى عماله وذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور
اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں
اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔
اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور آپ پر
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں +

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات
جمع کیے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات کیجا نسب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کانت
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهدیین
وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ورسالاته الماروی فی اشتات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ماهو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضئ
وهو الشیخ ابو عبد الله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری
من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه
وکتبه صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی و اربعین
کتبا۔ ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیه فی
مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین
کتبا۔ ثم ان الذی ربنی و ادبنی فاحسن تادیبی
اعنی والدی بلغه الله الی مایتمناه فی دینه ودنیاه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة
کی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه
من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة
فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث و سیر میں مختلف طور پر مروی ہیں بہت ہی
قلیل الوجود ہیں البتہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنی
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوسپر نامہاے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چون
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما تیمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہاے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اُردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اُردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلات
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثناء ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفر استغلاق الباب له رد فيه الی مصابيح
المضی وحليت جدی من الاستنة العلية علماء
فی کتب الحديث والسير فی اشاذ الت فيا بحمد الله
سفر كبير يحمل مائة وستا وعشرين كتابا من وباسلام
صلى الله عليه وسلم وعلى اختلاف الرواية تزيد حتى
الى تسع وثلثين ومائة كما تراه فيما ياتی بعد
انشاء الله تعالى۔

فاما الكتب التی اجعنا اليها فی تصنيف
هذا الكتاب واخذنا منها فكتاب الامامين
الحافظين ابی عبد الله محمد بن اسمعيل البخاری
ومسلم بن حجاج القشيری اعنی صحيحيهما وكتاب
السنن لحافظ السنة ابی داؤد سليمان بن
اشعث السجستانی وكتاب الجامع للامام الحافظ
ابی عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذی ۔ و
المسند الحافظ الامام ابی داؤد سليمان بن داؤد
الطيالسی وكتاب الطبقات للامام ابی عبد الله
محمد بن سعد بن منيع وكتاب المسند لامام الامة
ابی عبد الله احمد بن حنبل وكتاب المستدرك على
الصحيحين للامام حاكم السنة ابی عبد الله محمد بن
عبد الله النيسابوری وكتاب حلية الاولياء
للامام الحافظ ابی نعيم احمد بن عبد الله الاصبهانی
وكتاب الاستيعاب للامام ابی عمر و يوسف بن
عبد الله القرطبی المعروف بابن عبد الله وكتاب
جمع الجوامع وقسمه الثانی الجامع الكبير فی الحديث
الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابی بكر السيوطی
وكتاب الخصائص الكبری له ايضا وكتاب الجامع
الازهر للشيخ عبد الرؤف المناوی وكتاب اسد الغابه

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیکھئے ایسا ہی ہوا
الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس عنوان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک
پہونچتے ہیں جیسا آئندہ انشاء اللہ ملاحظہ کیجیئگا۔ اور جن کتابوں
سے کہ نام مبارک اخذ کیئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔
کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی و کتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابو عیسٰے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ
امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ
الاولیار امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ
قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں و کتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرٰے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ
شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدیٰ
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عز الدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير
الجزري وكتاب الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب
السيرة للحافظ ابي محمد عبد الملك بن هشام
الحميري وكتاب السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبيه
للشيخ نور الدين علي الحلبي وكتاب السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي والمواهب
اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه للشيخ محمد بن عبد الباقي
الزرقاني وكتاب زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغير ذلك من كتب السيرة
والحديث = ثم لما وضعت هذا الكتاب كان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابتث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم يجر بها النحاة وفي العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في ذلك كانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح شیخ محمد بن عبد الباقی
زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیرہ ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث۔
پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہ ہے کہ شہور و سنین
کی تاریخ پر مرتب ہو تاکہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہو جائے لیکن جب معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اخبار و احادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابتث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین و متاخرین علمائے امت نے اختلاف

الكتب ربما افادت المسائل و دلت عليها و من
الاحكام ما اختلف فيه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والماخذ وكونها محل اجتهاد
فصارت الكتب مما يقع عليها نظر العلماء في هذا
الباب فلذالك ذكرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت عليه الكتب في ذالك تحت كل كتاب ولم
نستوعب الكلام فيه لئلا يطنب البحث فيطول
بلا طائل فان هذا الكتاب لم يوضع لذالك
الباب واخذنا بحث المسائل من كتاب فتح الباري
والعيني شرحي البخاري و الموطا للامام مالك رح
ونيل الاوطار للقاضي شوكاني وكتاب الصيد
والرمي للامام ابن القيم وكتاب زاد المعاد ايضا له
ثم ان الكتاب كان قد طال بابه الذي وضع
فيه ومثله يحتمل الكثير مما لم يوضع له وقد
كان كتاب تبع الاول بن حسان الحميري
اورده صاحب كتاب المضي في المكاتيب
نظرا لذالك فان هذا الكتاب لم يخل من
فائدة غريبة وان كان مما لم يوضع له الكتاب
وانا قد تبعنا الاصول في كتاب تبع واوردنا
ايضا مثلها كتاب من الله الذي ستراه بعد
انشاء الله وتبارك نابه - ومن هذا القبيل
وصية ابونا آدم عليه السلام فوضعناعليه
عدد المراسلات الذي سبق منا ذكره -
واما ما سوى ذلك من المراسلات التي كتب
الناس من الملوك والصحابة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكرناها في سبب كتابه
صلى الله عليه وسلم فانما قصصناها عند كثير

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ محل اجتہادی
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ بحث کیا
جاوے اِس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جسپر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اِس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
وکتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط ومطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اِسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالےٰ
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آ گئے
اِن کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کردیے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من كتبه صلى الله عليه وسلم استطرادا ولم تضع عليها عدد المراسلات ثم انا في مراجعتنا الى الاصول قد وجدنا تاخير المكاتيب من مكاتيبه صلى الله عليه وسلم من ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى فلان مثلاً ولم نجد لفظه في شئ من الروايات حتى ندخله في الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا في طلبه فلذلك اوردنا ذكره في فهرست علىحدة مستقلة ويبلغ عدده الى ست وثمانين۔

لکھی گئی ہے پھر اثنائے تالیف کتاب میں کچھ روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علٰحدہ فہرست میں مستقل طور پر کردیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب تک پہونچتی ہے۔ وہ فہرست یہ ہے۔

وهو هذا





ارطاة بن كعب بن شراحيل بن كعب بن سلمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه الى الاسلام فاسلم وكتب له كتابا وعقد له لواء شهد به يوم القادسية فقتل -

التخريج - قال الحافظ روى ابن شاهين باسناد ضعيف من طريق عبد الرحمن بن عابس النخعي عن قيس بن كعب النخعي انه وفد النبي صلى الله عليه وسلم واخوه ارطاة وكانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الى الاسلام فاسلما وكتب لارطاة كتابا وعقد لواء - وذكره الرشاطي عن ابن الكلبي نحوه وكذا قال ابن سعد في الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثير في ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذكر نحو الحديث -

اياس بن قتادة العنبري اقطعه الجابية وهو موضع فكتب له بذلك كتابا -

التخريج - قال ابن الاثير اخرجه

ارطاة بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایلچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی پس لکھا اونکے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکے پاس تہا پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاة رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونو اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونونکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا ارطاة کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے **ایاس بن قتادة العنبری** جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکھا اسکی بابتہ فرمان (اسناد جاگیر)

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاة بن کعب

ایاس بن قتادة العنبری

ابو موسى واختلف في نسبته فقيل العنبري
بتقديم النون على الموحدة والراء المهملة
والغبري بالغين المعجمة والموحدة والمهملة
والعنزي بالعين المهملة والنون والزاء
المعجمة - والصحيح انه العنبري لان هذا الحديث
مروي عن اوفى بن موسى فهو عنبري وساعدة
له ذكر في الحديث ايضا العنبري وعادتهم في
الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد
الغابه) - **ال اكيدر** - كتب ما نالهم من الظلم
التخريج - قال الحافظ اخرج ابن منده
من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم
ابن محمد الاسلمي عن يحيى بن وهب الكلبي عن ابيه
عن جده قال كتب صلى الله عليه وسلم لآل
اكيدر كتابا ولم يكن له يومئذ خاتم فختمه
بظفره وذكره الواقدي عن اسحق بن حباب عن
يحيى بن وهب وكذا ذكره ابن الاثير - (اصابه -
اسد الغابه) **ابو بصير وابو جندل** -
لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة بعد
الحديبية واطمأن الناس قدم عليه ابو بصير
فارسل لقريش لكتاب ليرد عليهم فقال
صلى الله عليه وسلم يا ابا بصير ان هؤلاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومك فخرج
وقتل في الطريق احدى الصاحبين بالحيلة
وعاد فقال صلى الله عليه وسلم في ابي بصير
ويل امه مسعر حرب لو كان معه احد ففطن
ابو بصير انه يرده فهرب واتفق معه جماعة
المؤمنين منهم ابو جندل يغيرون على

آل اكيدر

ابو بصير وابو جندل

ابو موسے ہے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری -
اول نون پھر بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ او
نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ
اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفہ بن موسے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکہا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابو بصیر** اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہوگئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابو بصیر (قریش سے بہاگ کر) پس لکھا قریش
نے کہ وہ اونکو واپس دیدے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور
ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابو بصیر کے بارہ میں خرابی ہو لڑائی بڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتھہ کوئی ہو جاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پہر انکو
واپس کردینگے پس بہاگ گئے اور پہر متفق ہوگئی اون کے ساتھہ
ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قريش فكتبوا الى النبي صلى الله عليه وسلم
ان ياؤهما اليه فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
اليهما ان تقدما عليه - **التخريج** - قال ابن
الاثير اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد باسناده
عن يونس عن ابن اسحق عن الزهري عن عروة
عن المسور ومروان وفيه قال كتب اليهما ليقدما
عليه فيمن معهما فقرأ ابو جندل كتابه صلى الله
عليه وسلم وابو بصير مريض فمات فدفنه
ابو جندل وصلى عليه وبنى على قبره مسجدًا -
(اسد الغابة) اختلف في اسم ابي بصير فقيل
اسمه عتبة بن اسيد بن حارثة بن اسيد بن
عبد الله بن ابي سلمة بن عبد الله بن نميرة بن
عوف بن ثقيف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمه عنبسة بن اسيد بن جارية وقيل عبيد
بن اسيد واختار الحافظ ان اسمه عتبة وقال
من زعم انه عبيد فقد صحف - **قوله** بنى
على قبره مسجدًا - فيه اباحة بناء المسجد على
القبر لانه فعل صحابي في عهد النبي صلى الله
عليه وسلم ولم ينهه صلى الله عليه وسلم عنه فكان
حجة لتقريره صلى الله عليه وسلم ولكن قد ثبت
في ما اخرجه الشيخان عن عائشة رضي الله عنها
ان ام حبيبة وام سلمة رضي الله عنهما ذكرتا
كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا ذلك
للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا
كان فيهم رجل صالح فمات بنوا على قبره مسجدا
وصوروا فيه تلك الصور فاولئك شرار الخلق
عند الله يوم القيمة - قال العيني فيه منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ انکو اپنے پاس بلالیجئے
(کویا یہ شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مرگئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نیرہ
بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو اوسنے
کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا - اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہ سے کہ ام حبیبہ اور
ام سلمہ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اوسمیں
تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجد بنانیکی

المساجد على القبور ومقتضاه التحريم كيف وقد ثبت اللعن عليه اما الشافعي واصحابه فصرح بالكراهة وقال البندنيجي والمراد ان يسوى القبر مسجدا ويصلى فوقه وقال تمنكره ان يبنى عنده مسجد فيصلى فيه الى القبر واما المقبرة الداسرة اذا بنى فيها مسجد ليصلى فيه فلم ار فيه باسا لان المقابر وقف كذا المساجد فمعناهما واحد- **قلت** وحديث الكتاب منسوخ لانه كان في ابتداء الاسلام وحديث الشيخين متاخر عنه ١٢٠ **ابوسفيان** رض- بيتهديه ادما مع عمرو بن امية- **التخريج** قال الحافظ في الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحيح عن عكرمة = ١ **اقرع بن حابس**- سأله فاعطاه سئل وامر معوية فكتب له كتابا- **التخريج**- اخرجه ابوداؤد عن سهل بن الحنظلية في باب من روى نصف صاع من قمح = **الى اهل الذمة**- عن على قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة فقالوا له اكتب لنا كتابا من لا نسأل فيه من بعدك فقال نعم اكتب لكم ماشئتم الا معرة الجيش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبياء- **التخريج**- اورده في كنز العمال وقال اخرجه العسكري- **بنى حارثة** بن عمرو بن قريط- يدعوهم الى الاسلام فغسلوا الصحيفة ورقعوا بها دلوهم- اذهب الله بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وكلام مختلط- **التخريج**- قال الحافظ ذكره ابوموسى

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے تم انہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جاتے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور ایسا ہی مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتداء اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے- **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے اور ہڈی عمرو بن امیہ کے ساتہ- **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع بن حابس** آپسے کچھ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کر کے باب من روی نصف صاع من قمح میں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل پیش جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس وہ ہوڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں- کہودیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہو گئے اور اُنکی باتیں دیوالوں کی سی ہوگئیں-- **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

۱۲۰ ابوسفیان رض

۱۲۱ اقرع بن حابس

۱۲۲ کتاب لاهل الذمه

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)

بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة علی النبی صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی الصلوة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه)

بنی فرازه - کتب لهم کتابا فی عسیب هو اسم موضع **التخریج** - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی

بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا - **التخریج** - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنة تسع - قوله الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراثة الثقفی** - روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه فی کتابه ان یحل لنا الربوا والزنا - فابی علی ان یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسی طرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان او طبری نے (اصابہ)

بنی کعب ابن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)

بنی فرازہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب** آپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے سیرۃ محمدی میں سیر حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں رق بولا جاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار **تمیم** - بن جراثہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم او بیعت کی ہمنے اور خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں فرمایا لکھ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے کہ حلال کر دیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے پس لے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے مومنو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

ع۱۰ بنی کعب بن اوس

ع۱۱ بنی فرازہ

ع۱۲ بنی کلاب

ع۱۳ تمیم بن جراثۃ الثقفی

يده فقال يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة ثم راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابى اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهشيم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيى وابو يحيى
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه) **ثور**
ابن غزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكر
في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير
جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - **جحدم** بن فضالة الجهني - الى
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن منده
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پہر بگاڑ دیا اوسکو اور نازل کیگئی او پر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپ سے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پہر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہشیم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
(اصابہ اسد الغابہ)
ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدائنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -
جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں
جحدم بن قضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

ثور بن غزرة ابو العكير القشيري

جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - جحدم بن قضالة الجهني

جده قال حدثني ابي عن ابيه عن جده
انه اتى النبي صلعم- الحديث وهو حديث
غريب وفيه نصير بن سلمة وهو متروك
الحديث-(اصابه) **جشيش الديلمي**-
كاتبه صلى الله عليه وسلم في قتل الاسود
العنسي- **التخريج**- ذكره الطبري ونقل
الحافظ عن كتاب الردة لسيف قال بعث
صلى الله عليه وسلم اليه والى فيروز وداذويه
يامرهم بمحاربة الاسود اخرجه بوجهين
عن ابن عباس رض- وكذا ذكره الواقدي من
رواية همام بن منبه-(اصابه) **جفينة**
الجهني وقيل الهندي ويقال الغساني- كتب
صلى الله عليه وسلم له كتابا فرقع به دلوه
قالت له ابنته عمدت الى كتاب سيد العرب
فرقعت به دلوك فاخذ كل قليل وكثير
هو له فجاء بعد مسلما- **التخريج**- قال
الحافظ اخرجه البغوي والطبراني من ابي بكر
الزاهري عن سفيان عن ابي اسحق عن عرينة
عن جفينة- قال البغوي منكر من حديث
الثوري وابو بكر الزاهري ضعيف الحديث
(اصابه) **جنادة** بن زيد الحارثي- قال
ابن الاثير **اخرجه** ابونعيم وابن مندة
وقال الحافظ روى ابن السكن والباوردي
من طريق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادة
بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادة
ابن زيد عن ابيها-(اصابه) **جريجي** بن عمرو
العذري- روى عنه انه اتى النبي صلى الله

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصیر بن سلمہ ہے وہ
متروک الحدیث ہے- (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی- مکاتبت کی اون سے رسول اللہ نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں- **تخریج**- ذکر کیا اوسکو
طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکو اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض- اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگالیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تونے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگالیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج**- کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے- (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی- کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابونعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن سکن اور باوردی نے عبدالرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے
باپ سے- الحدیث (اصابہ)
جریجی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

جشیش الدیلمی
جفینۃ الجہنی
جنادہ بن زید الحارثی
جریجی بن عمرو العذری

عليه وسلم فكتب له - ان ليس عليكم عشر
ولا حشر - التخريج - اخرجه ابونعيم - كذا
ذكره صاحب السيرة المحمدية في بيان الوفود
حارث بن عبد شمس - خرج الى النبي صلى
الله عليه وسلم واخذ لجميع اصحابه الامان
على انفسهم واموالهم فكتب صلى الله عليه وسلم
له كتابا واباحهم من بلادهم كذا وكذا -
التخريج - اخرجه ابونعيم وروى ابن منده
باسناد غريب عن الحميري بن الحارث بن
عبد شمس عن ابيه انه خرج - الحديث
(اصابه واسد الغابه) حذيفة بن اليمان -
اخرج محمد بن سعد في الطبقات في ترجمه
ابو صفرة العتكي قال كان ابو صفرة من ازد
وباء ودباء فيما بين عمان وبحرين وقد كانوا
اسلموا وقدم وفدهم على رسول الله صلعم
مقرين بالاسلام فبعث عليهم مصدقا منهم
يقال له حذيفة بن اليمان الازدي من اهل
دباء وكتب له فرائض الصدقات فكان ياخذ
صدقات اموالهم ويردها على فقرائهم -
حضرمي بن عامر - وفد عليه صلى الله
عليه وسلم مع قومه فكتب لهم كتابا - التخريج
اخرجه ابو موسى كذا قاله ابن الاثير وقال
الحافظ روى ابن شاهين من طريق المدائني
عن ابي معشر عن يزيد بن رومان ومحمد بن
كعب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة وعن
سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبي و
اسانيد اخر فذكر الحديث حوشب

پس لکہا اون کے لیے فرمان یہ کہ نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے
جائوگے لشکر بنانیکو تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں
حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور مانگی
اپنے سب ساتہ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور انکے مالوں
پر پس لکہا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے
لیے اون کے شہر نہیں فلاں فلاں تخریج - تخریج کی ہے
اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن منده نے غریب سند سے
حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) حذیفہ بن
یمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرة عتکی کے ترجمہ میں اپنی
کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد دباء کے رہنے والے
تہے اور دباء عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے
اسلام لے آئے تہے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تہے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر
اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ
بنایا اور اون کو ایک فرمان لکہدیا جس میں زکوۃ کے فرائض
کا بیان تہا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تہے اور
اون کے ہی فقراء پر تقسیم کر دیتے تہے حضرمی بن عامر گئے
رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکہا آپ نے انکو
فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح
بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین
نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے
وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ
شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو
حوشب ذوظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

۱۳ حارث بن عبد شمس
۱۴ حذیفہ بن الیمان
۱۵ حضرمی بن عامر
۱۶ حوشب ذوظلیم

ذو ظليم هو ابن طخمة
وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير
ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن
طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله
ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو
وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على
قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ
روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير
اخرجه ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر -
الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه
ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن
شاهين وابن الكلبي **خراش بن جحش بن**
عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه
فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن
بشكوال ذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره
محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن
خراش - **ذو الكلاع الحميري** اسمه سميفع
كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل
الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير
روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان
ابن كلاب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع
ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ
قيل مصغرا جزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة
والياء التحتانية بعد الهاء - جزم عليه الدارقطني
قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ۔ بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ مدد کریں اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر۔
تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپنے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے۔ ×
خراش۔ بن جحش بن عمرو عبسی۔ فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اوسکو ایسے طرح ابن کلبی نے بھی۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں۔
ذو الکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی بابتہ **تخریج**۔ کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا میں نے
ذو الکلاع سے × **ذہین بن القرضم**۔ اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے۔ کہا ابن ماکولا
ذہین حرف ذال ... لکھا ... ہیں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

٢٣ ذو ظليم
٢٤ الى خزاعة
٢٥ خراش بن جحش
٢٦ ذو الكلاع الحميري
٢٧ ذهين بن القرضم

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تغلب بن العهدي الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال خبرنا معمر عن عمران المهري قال وقدمنا
رجل يقال له ذهين الحديث قاله الحافظ في
الاصابة۔ رافع القرظي۔ كتب له انه لا يجني
عليه الا يده۔ التخريج۔ اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ ربيعة بن لهيعة
الحضرمي۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث۔ التخريج۔ اخرجه
ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهري
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث۔ رعية السحيمي۔
كتب اليه فرقع به دلوه۔ التخريج۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحق عن الشعبي عن رعية السحيمي۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تغلب بن عہدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے۔ تخریج۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے۔
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی۔ لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اونپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ تخریج۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت کی زرعہ بن مغلس سے روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے۔ راشد بن عبد ربہ۔ ذکر کیا ابن عساکر نے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

رافع القرظی

ربیعة بن لهیعة

رعیة السحیمی

راشد بن عبد ربه

ا بتس بن عامر بن حصن الطائی۔ اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو۔ (اصابه اسد الغابه) رجل من فهر۔ اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها۔ وقال حملی فحماه وکتب له۔ التخریج۔ اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال بن الاثیر اخرجه ابونعیم ایضاً۔ زرارة بن قیس النخعی۔ وفد فاسلم فکتب له کتابا۔ التخریج۔ اخرجه ابو موسی و ذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث۔ (اصابه اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی۔ ارسل صلی الله علیه وسلم جیشا الی قومه فقال ردوا الجیش وانا لك باسلامهم فردّ وکتب الیهم کتابا معه۔ التخریج قال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم وابن مندة وابن عبد البر۔ زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل۔ اقطعه فیدا فکتب له بذلك کتابا۔ التخریج۔ قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئی۔ زید ابن رفاعة الجذامی۔ ذکره ابن سعد فی الطبقات

ابتس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ و اسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکہت عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکہا فرمان تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی بخاری او مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے بہی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکہا اونکو فرمان۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی بہیجا رسول اللہ نے لشکر اوکی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکہا اسکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بہی کہا جاتا تہا۔ جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان۔ تخریج۔ کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے۔ اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں۔ زید بن رفاعۃ جذامی۔ بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پہر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الآخرے سنہ ہجری میں ہوا۔

في بيان السرايا فقال ثم سرية زيد بن حارثة
الى حسمى وهي وراء وادي القرى في جمادى
الآخرة سنة ست من هجرة رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا اقبل دحية بن خليفة
الكلبي من عند قيصر وقد اجازه وكساه
فلقيه هنيد بن عارض وابنه عارض بن
هنيد في ناس من جذام بحسمى فقطعوا
عليه الطريق فلم يتركوا عليه الا سمل ثوب
فسمع بذلك نفر من بني الضبيب فنفروا
اليهم فاستنقذوا لدحية متاعه وقدم
دحية على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بذلك فبعث زيد بن حارثة في خمسمائة رجل
ورد معه دحية فكان زيد يسير الليل ويكمن
النهار ومعه دليل له من بني عذرة فاقبل
بهم حتى هجم بهم مع الصبح على القوم فاغاروا
عليهم فقتلوا فيهم فاوجعوا وقتلوا
الهنيد وابنه واغاروا على ماشيتهم ونعمهم
ونسائهم واخذوا من النعم الف بعير ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبي مائة من
النساء والصبيان فرحل زيد بن رفاعة الجذامي
في نفر من قومه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فدفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابه
الذي كان كتب له ولقومه ليالي قدم عليه
فاسلم وقال يا رسول الله لا تحرم علينا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال كيف اصنع بالقتلى
قال ابو يزيد بن عمرو اطلق لنا يا رسول الله
من كان حيا ومن قتل فهو تحت قدمي هاتين

کہا راویوں نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دہاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بہی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو زید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہو گئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلى الله عليه وسلم صدق فبعث معه
عليا الى زيد بن حارثة يأمره ان يخلي بينه
وبين حرمهم واموالهم فتوجه علي ولقي
زيدا بالفحلتين وهي بين المدينة وذي
المروة فابلغه امر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فرد الى الناس كلما كان اخذ لهم -
اقول - اني وجدت كتابا لرفاعة بن زيد
الجذامي وسأذكره في الكتب في حرف الراء
لعل هذا هو والتشبه في اسمه -

۳۸ سراقہ بن مالک

سراقة
ابن مالك يكنى اباسفيان - لما هاجر صلى
الله عليه وسلم وتعقبه قريش ادركه سراقة
في الطريق فدعا صلى الله عليه وسلم عليه
حتى ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
على ان لا يدخل عليه ففعل وكتب له امانا
بسؤاله لذلك واسلم يوم الفتح - التخريج
اخرجه البخاري وغيره من ائمة الحديث
والسير كلهم في قصة الهجرة واخرج ابن
الاثير بسنده الى براء بن عازب - ورأيت
في اكثر كتب الحديث والسير كلهم اوردوا
هذه القصة في بيان الهجرة ولم يذكر
احد منهم لفظ الكتاب الا ان قالوا انه
كتب له امانا -

۳۹ سرباتک الہندی

سرباتك الهندي -
زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم ارسل اليه
حذيفة واسامة وصهيبا وغيرهم يدعونه
الى الاسلام فاسلم وقبل كتاب النبي صلى
الله عليه وسلم - التخريج - اخرجه ابوموسى
من طريق ميسر بن احمد الاسفرائني صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذو المروہ کے درمیان
میں ہے پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھہ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردیئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میں نے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را، رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہہ نامہ وُسی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہوگیا ہو - سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے - جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پایا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث و سیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان
سرباتک ہندی - ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور
صہیب وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے - پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو -
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی - یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بروعی نے کہا

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكي
ابن احمد البردعي قال سمعت اسحٰق بن ابراهيم
الطوسي يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم في وفد تميم
فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن مندة
وابو نعيم قاله ابن الاثير - سعيد بن عداء
الفريعي ويقال البكائي - وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب - اني احضرتك
الزج - (اصابه) التخريج ذكره المدائني في
كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال رأني ابن
سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردي قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم - سمعان
ابن عمرو الكلابي - بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائني
في كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم - قاله
الحافظ في الاصابه - سبز الاراشي ووقع
عند ابن فتحون سيّار بدل سبز لعله تصحيف
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفي فقطع له وكتب في عرجون -
التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر في حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور ان کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا ان کے لیے
فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا ان کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو زج - (اصابہ) تخریج - ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحییٰ کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعید بن عداء کی بیٹے نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے -
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز اراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجئے پس جاگیر
دی آپنے اور لکھا فرمان عرجوں کی لکڑی کی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

سریع بن الحکم - سعید بن عداء الفریعی
سمعان ابن عمرو الکلابی
سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوی قال حدثنی جدی عن ابیه مالك قال عقلت رسول الله صلے الله علیه وسلم واتاه عمرو بن حسان بوادی القری برجل من بنی اراش - الحدیث (اصابه) سنن الجح مع ابی بکرؓ - اخرجه البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث رسول الله صلے الله علیه وسلم ابا بکر امیرا علی الناس سنة تسع وکتب معه سنن الحج - کذا ذکره فی السیرة المحمدیة - ضمام بن زید الهمدانی - وقد فاسلم وکتب له کتابا وذلك بعد مرجعه من تبوك - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو فی نمط - (اسد الغابه) علاء الحضرمی - استعمله علی البحرین فکتب له عهدا - التخریج قال الحافظ فی ترجمة صحار بن العباس روی ابن شاهین من طریق حسین بن محمد قال حدثنا ابی قال حدثنا جیفر بن الحکم العبدی عن صحار بن العباس ومرثد بن مالك فی نفر من عبد قیس قالوا فذکر القصة مطولة وفیه استعمل العلاء علی البحرین وکتب له - وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی - ذکره الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی العلاء - وقال ابن الاثیر فی ترجمة شبیب اخرجه ابو موسی وله ذکر فی طبقات محمد بن سعد قال خبرنا محمد بن عمر قال حدثنی ابو بکر بن عبد الله بن ابی سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) سنن حج ہمراہ ابو بکرؓ تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکر صدیق کو سنہ نو ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں - ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد کا قصہ ہے - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے لیے عہد (ہدایت نامہ) تخریج - کہا حافظ نے صحار بن عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند عبد قیس کے اشخاص کے بارے میں کہا انہوں نے پس ذکر کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے - اس کا ذکر ہے طبقات محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے - کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنان [illegible]
۲۵ ضمام بن زید ہمدانی
۲۶ علاء حضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه - فذكره فيه - وكتب صلى الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار والاموال يصدقونهم على ذلك وامره ان ياخذ الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم

عامر بن ھلال

عامر بن هلال يكنى ابا سيارة المتعي - كتب له النبي صلى الله عليه وسلم كتابا فهو عند بني عمه المتعيين - التخريج - اختلف في اسمه وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن منده و ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن منده وابن عبد البر قاله ابن الاثير -

عامر بن الطفیل

عامر بن الطفيل ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى بير معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم جار ان يعرض لهم احد فبعث صلى الله عليه وسلم معه سبعين رجلا من الانصار شببة يسمون القرآن وامر عليهم المنذر

یزید سے وہ علا بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا اونکو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم نے علا کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان تہا اونٹوں اور بقر و غنم اور پہلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت کہ صدقہ کریں اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں زکوۃ غنیوں سے اور دیں فقراء کو۔ عامر بن ہلال جنکی کنیت ابو سیارۃ المتعی ہے۔ لکہا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے بنی عم متعیین کے پاس تہا۔ تخریج۔ اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے۔ اور اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے۔ بیان کیا ہے اسکو ابن اثیر نے۔ عامر بن الطفیل۔ ذکر کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پہر ماہ صفر میں رسول اللہ کی ہجرت کے چہتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ گیا بیر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کی خدمت میں۔ پس آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا انپر اسلام پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ بہیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اِس بات کا ذمہ دار ہوں اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بہیجے اوس کے ہمراہ ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر بن عمرو ساعدی کو۔ جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا الی بئر معونة وهو ماء من میاه بنی سلیم وهو بین ارض بنی عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها وقدموا حرام بن ملحان بکتاب رسول الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا وقالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم فکاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولك السلام غیرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل بذلك فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابی واتی مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتق لیموت یعنی انه تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر عنها وجز ناصیته عبد الله بن قدامة یکنی ابا محمد - قال ابن الاثیر - اخرجه الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله ابن مندة وابو نعیم سلمیا وسمی ابن مندة ابو قمامة بدل قدامة وتذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کرلیا اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔ اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور قتل کیے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول کو پہونچا دے پس تو ہی اُن تک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و علیہم السلام اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیے گئے تو فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موںہہ میں گیا اور تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری ماں پر غلام تھا پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔

عبد اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قمامہ ابو قدامہ کے عوض اور ابھی ذکر

عبد اللہ بن عتاب

الاثان فی موضعه فهما واحد والله اعلم- عبد الله بن قدامة السلمی- اخرجه ابن منده وتقدم تفصیله فی عبد الله بن قدامة- عبد بن عمرو- اختلف فی اسمه فهو الاصح عبد الرحمن- کتب له کتابا بماۃ الذی اسلم علیہ- التخریج- رواہ ابن سعد ذکرہ صاحب سیرۃ الشامیۃ

عریب بن عبد کلال- کتب الیه والی اخیه حارث وکان الیهما امر حمیر- التخریج- ذکر ابن الاثیر قاله ابن الکلبی- عدی بن شراحیل من بنی عامر- وفد الیه صلی الله علیه وسلم باسلامه واسلام اهل بیته وسأله الامان من مخافة خافها فکتب له رسول الله صلی الله علیه وسلم- التخریج- قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق ابراهیم بن یوسف عن زیاد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماك ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال له عدای فمر بالنبی صلی الله علیه وسلم الحدیث وفی اسناده من لا یعرف وقال ابن الاثیر اخرجه ابو موسی- العداء بن خالد بن هوذة- اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن المهلب خرجت انا وبحر بن ابی النصر الی مکة فمررنا بماء یقال له الزجیج فقالوا لنا ههنا رجل قد اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کرینگے ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اور اللہ اعلم عبد اللہ بن قدامہ سلمی- تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ صحیح عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (امداد وغیرہ) کی بابتہ جپر اسلام لائے تخریج- روایت کیا اسکو ابن سعد نے- بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے-

عریب بن عبد کلال- فرمان لکھا اونکو اور اون کے بھائی حارث کو جو دونوں حاکم تھے حمیر کے تخریج- ذکر کیا ابن اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل قبیلہ بنی عامر سے ہیں- اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان- تخریج- کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم بن یوسف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے بروایت سماک بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس- الحدیث اور اسکی سند میں ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ- محمد بن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید بن مہلب کے زمانہ میں اور بحر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام زجیج تھا ہم سے لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

فاتینا الشیخا کبیرا قلنا ارایت رسول الله صلے الله علیه وسلم قال نعم وکتب لی هذا الماء قال فاخرج لنا جلدة فیها کتاب رسول الله صلے الله علیه وسلم قلنا ما اسمك قال العداء بن خالد - عمیر بن اقصی الاسلمی روی انه قدم عمیر فی عصابة من اسلمة فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضیلتنا فانا اخوة الانصار ولك علینا الوفاء والنصر فی الشدة والرخاء فقال صلے الله علیه وسلم اسلم سالمها الله وغفار غفرها الله وکتب کتابا لاسلم ومن اسلم من قبائل العرب لمن سکن السیف والسهل - فیذکر فیه الصدقة والفرائض فی المواشی وکتب الصحیفة ثابت بن قیس ابن شماس وشهد ابو عبیدة بن الجراح وعمر ابن الخطاب - التخریج - ذکر هذه القصة فی السیرة الشامیة بروایة ابن سعد و قال ابن الاثیر اخرجه ابو موسی وقال ترکنا ذکره لان رواته نقلوه بالفاظ غریبة و بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن ابن عوف - بعثه صلے الله علیه وسلم الی دومة الجندل فدعاهم ثلثة ایام فیوم الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الکلبی فکتب عبد الرحمن الی النبی صلی الله علیه وسلم یخبره بذلك فکتب الیه - ان تزوج ابنة الاصبغ - التخریج - اخرجه الدارقطنی فی الافراد من طریق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ کہا عبد المجید نے پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عداء بن خالد عمیر بن اقصے اسلمی سے روایت ہے کہ آئے تہے عمیر اسلم کی ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپکا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا مرتبہ بڑہ جائے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم بہائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکہے اوسکو اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکہا ایک فرمان قبیلہ اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی زکوٰۃ کا اور لکہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور کہا کہ چہوڑ دیا ہم نے اس فرمان کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو عبد الرحمن بن عوف بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ کی خدمت میں خبر دیتے ہوئے آپکو اس امر کی اور جواب لکھا رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

۵۵ عمیر بن اقصی اسلمی

۵۶ عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفۃ رح عن سعید بن مسلم بن قانک
عن عطا عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم۔ الحدیث قال الحافظ و قال قرأت
بتمامہ علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرھم
قال اخبرنا ابراھیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القزاز قال اخبرنا ابو الحسین بن النقور قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفۃ رح
فذکرہ مطولا۔ قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد بہ محمد بن الحسن عن سعید و لم یروہ
عنہ غیر ابی سلیمان قلتُ روایۃ الواقدی
لہ عن سعید ترد علی ھذا الاطلاق۔ ذکرہ
الحافظ فی ترجمۃ الاصبغ بن عمرو۔ عبد اللہ
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی۔
کان اسمہ عبد شمس فاسلم و غیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ و کتب لہ
کتابا۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر و الحافظ
انہ اخرجہ ابن الکلبی۔ **عبد رضی**
الخولانی یکنی ابا مکنف۔ وفد و کتب لہ کتابا۔
التخریج۔ قال الحافظ فی الاصابۃ اخرجہ
ابن مندۃ۔ عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری۔ ذکرہ ابن مندۃ فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن قانک سے وہ عطا سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے۔ الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قزاز نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن نقور نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے۔ کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسی
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولا
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو۔ ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں۔

عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی۔ ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج۔ کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن کلبی نے **عبد رضی** الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان۔
تخریج۔ کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے۔

عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری۔ ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

۵۷ عبد اللہ بن الحارث الغامدی

۵۸ عبد رضی الخولانی

۵۹ عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه وقال ابو موسى
في الذيل ذكره ابو نعيم وقال ان الذي
كتب اليه هو اخوه ذرعه - اورده الحافظ -
عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المحجوب -
صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له
كتابا - التخريج - قال الرشاطي صحب
النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك
الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه
بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن
حجر في الاصابة - عيينة بن حصن - سأل
فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل
التخريج - اخرجه ابو داؤد في باب من
روى نصف صاع من قمح عن سهل بن
الحنظلية - عبد الله بن جحش - بعث
عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان
لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن
احدا من اخوانك على المسير معك فلما
قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول
الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع
رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي
وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب
او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم
في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن
الشهر الحرام الآية - التخريج - اخرج هذه
القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم
والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح
عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

او نکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسیٰ نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکھا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بھائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکھا ان کے لیے فرمان تخریج
کہا رشاطی نے صحبت پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تھے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں - عیینہ بن حصن - آپ سے کچھ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لیے جس کا سوال کیا تھا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکھا اون کی شے مسؤل کی بابت تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ
بن جحش - بھیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکھا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑھیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بھائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کی اور
پڑھا اون پر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تھے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشہر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

ذکر عمرو بن الخفاجی
ذکر عیینة بن حصن
ذکر عبد الله بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی خارجة ابن عبدالله عن داؤد بن الحصين عن نافع ابن جبير قال بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم عبدالله بن جحش فی رجب علی راس سبعة عشر شهرا سرية الی نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس فيهم انصاری وامره عليهم وكتب له كتابا وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه ثم امض لامری الذی امرتك به۔

عون بن فلان۔ روی ان طلحة خرج فی عهد النبی صلی الله عليه وسلم فنزل بسميراء ودعی الناس الی امره وارسل الی النبی صلی الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول الله حزار بن الازور فقدم علی سنان بن ابی سنان وعلی قضاعة ثم اتی بنی ورقاء من بنی صيداء بكتاب النبی صلی الله عليه وسلم الی عون بن فلان فاجابه۔ التخريج اخرجه ابن عساكر عن سيف بسنده عن عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم ان طلحة خرج۔ ذكره صاحب السيرة المحمدية

غالب بن عبدالله الليثی۔ ذكره ابن سعد فی الطبقات فی ذكر السرايا فقال اخبرنا عبدالله بن عمر وابو معمر قال حدثنا عبدالوارث بن سعيد قال حدثنا محمد ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم ابن عبدالله الجهنی عن جندب بن مكيث

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خارجہ بن عبداللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تہا اور لکہا آپ نے اون کے لیے ایک فرمان۔ اور فرمایا کہ جب دو روز چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اور جس امر کا میں نے حکم دیا ہے وہ کرنا۔

عون بن فلان۔ روایت ہے کہ طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیرا میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے۔ پس بہیجا رسول اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان اور قبیلۂ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس جو بنی صیدا میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ نے خروج کیا۔ ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے۔

غالب بن عبداللہ لیثی۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبداللہ بن عمر و ابو معمر نے کہا کہ ——— حدیث بیان کی ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے یعقوب بن عتبہ کی روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبداللہ جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

عون بن فلان

غالب بن عبدالله الليثی

الجهنی قال بعث رسول الله صلى الله علیه وسلم غالب بن عبد الله اللیثی فی سریة فکتب فیهم وامرهم ان یشنوا الغارة علی بنی الملوح بالکدید وهم من بنی لیث فذکر القصة مطولاً۔ فیروز الدیلمی۔ روی عنه ان اول ردة کانت فی الاسلام کانت بالیمن علی عهده صلى الله علیه وسلم علی یدی ذو الحمار عبهلة بن کعب وهو الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاء تنا کتاب النبی صلى الله علیه وسلم یامرنا فیها ببعث الرجال لمجادلته۔ التخریج۔ اخرجه ابن عساکر والسیف عن الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیه ان اول ردة الحدیث کذا فی السیرة المحمدیة۔ قیس بن کعب النخعی۔ وفد علی النبی صلى الله علیه وسلم فکتب له کتاباً۔ التخریج۔ قال ابن عابس حدثنی ابی عن زرارة عن قیس بن عمرو انه وفد فاسلم وکتب له کتاباً ذکرا بو موسی فیما فات ابن مندة ونسبه ابن حبیب عن ابن الکلبی۔ قال ابن الاثیر فی الاسد فی ترجمة الارقم النخعی۔ قتادة ابن الاعور التمیمی صحب النبی صلى الله علیه وسلم وکتب له کتاباً بالشبکة وهو موضع بالدهناء۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر ذکره البغوی فی الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبی صلى الله علیه وسلم۔ واخرجه ابو موسی وهکذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة قتادة۔ قیس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں۔ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول۔ فیروز دیلمی سے روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں ذو الحمار عبہلہ بن کعب کے ہاتھوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں۔ قیس بن کعب نخعی۔ حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے۔ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی۔ صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہنا میں۔ تخریج۔ کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں۔

قیس بن سلمہ

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود

٩٩ قيس بن نمط

الجعفي برواية ابن سعد - قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في

١٠٠ قيس بن يزيد

الاكليل - قيس بن يزيد - روى انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الى جبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورده من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك وعن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث

١٠١ قيس بن حصين المازني

قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر*
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونوں
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جبکہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپنے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اونکی طرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تھا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیخدمت میں
تو لکھا آپنے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ سے وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

* بروایت ابی معشر *

وغيرهم قالوا - وقاله ابن الكلبي ايضاً -
كبيس بن هوذة السدوسي - اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه - فكتب له كتاباً -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن مندة من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه - الحديث وقال ابن مندة غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة
وابو نعيم وابن عبد البر - ماعز بن مالك
الاسلمي - كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتاباً باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجم -
التخريج - قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق -
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلا يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم - التخريج
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن مندة من
[illegible]بة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

کہا اور بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس ﷺ
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبداللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے۔ اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ ﷺ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہو اکی ابن عبد بر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجے جو اونکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہؓ سے کہ لکھ پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تخریج تخریج
کی اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۲۲ کبیس بن ہوذۃ السدوسی
۲۳ ماعز بن مالک الاسلمی
۲۴ مسعود بن وائل

مسعود بن وائل قدم الحديث (الاصابه و
اسد الغابه) مسلم بن حارث التميمي
ويقال حارث بن مسلم التميمي - كتب له
كتابا بالوصاة الى من يعرفه من ولاة الامر
التخريج وقد اختلف في اسمه - قال البخاري
وابو حاتم وابو ذرعة الرازي ان له صحبة
وزاد البخاري هو والد الحارث وصحح البخاري
والترمذي وغير واحد ان اسم الصحابي
مسلم واسم التابعي ولده الحارث و
الاختلاف فيه على الوليد بن مسلم فقال
جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابيه وقال هشام
ابن عمار وغيره عنه عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعيب بن سابور رواه عن عبد الرحمن
كذلك وكذا قال صدقة بن خالد عن
عبد الرحمن في حديث آخر اخرجه البخاري
في التاريخ عن الحكم بن موسى عن صدقة
ونقطة عن الحارث بن مسلم التميمي عن
ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب
الحديث - هكذا قال الحافظ في الاصابه
واما عند ابن الاثير فهذا هو الحارث فقال
في ترجمة الحارث ويقال مسلم بن الحارث
والاول اصح يكنى ابا مسلم روى حديثه
هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الكناني عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التميمي ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ)
مسلم بن حارث تیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تیمی لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری
ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے دو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے
بروایت عبد الرحمن اسیطرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسی وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہم۔ فذکر الحدیث وفیہ۔ قال لی صلی اللہ علیہ وسلم ساکتب لک کتابا واوصی بامن یکون بعدی من ائمۃ المسلمین ففعل وختم علیہ ودفع الی۔ **مشمرج بن خالد**۔ وفد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس فاقطعہ صلی اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیۃ وکتب لہ بہا کتابا۔ **التخریج**۔ اخرج ابن السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القیس الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ۔ **معویۃ بن ثور العامری البکائی**۔ کتب لہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا ووہب لہ من صدقۃ عامۃ معونۃ لہ۔ **التخریج**۔ قال الحافظ اخرج [illegible] القصۃ ابن مندۃ باسناد صاعد بن العاص بن بشر قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن بشر بن معویۃ بن ثور۔ فذکر الحدیث۔ کذا ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ۔ **مسفع**۔ ذکرہ ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ البجلی کذا قالہ الحافظ۔ **ملک بصری**۔ ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو۔ پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد (خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور مہر کی اوسپر اور دیا وہ فرمان مجھے **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا اس کی بابت اونکو فرمان۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے ابن سکن نے حسین بن اسمعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث۔ اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو حافظ ابن حجر نے اصابہ میں **معویہ بن ثور عامری بکائی**۔ لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے۔ **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے [illegible] ابن مندہ نے صاعد بن [illegible] بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو۔ اسی طرح ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں۔ **مسفع** ذکر کیا ہے اسکو ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف [illegible] رسول اللہ نے فرمان بہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی [illegible] طرح بیان کیا ہے اسکو حافظ [illegible] ذکر کیا [illegible]

۲۸ مشمرج بن خالد

۲۹ معویہ بن ثور العامری

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا
بغیر تخریج- قال رسل رسول الله صلی الله
علیه وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابه
الی ملک بصری (بصره) فلما نزل موتة قتله
شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواه
من رسله صلی الله علیه وسلم واخرجه
محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
بسریه موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا
محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر
ابن الحکم قال بعث رسول
الله صلی الله علیه وسلم الحارث بن عمیر
الازدی احد بنی لهب الی ملک بصری بکتاب
فلما نزل موتة عرض له شرحبیل بن عمرو
الغسانی فقتله ولم یقتل لرسول الله صلی
الله علیه وسلم رسول غیره- **نجاشی**
ملک الحبشة -کتب الیه ان یزوجه ام حبیبة رض
وایضا -کتب الیه ان یبعث الیه صلی الله
علیه وسلم من بقی من اصحابه عنده- **التخریج**
ذکرهما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سندا
ولا تخریجا- واخرجهما محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة عمرو بن امیة فقال اخبرنا عبد الله
ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر
عن ابی قلابة فی حدیث رواه عن النبی صلی
الله علیه وسلم فذکر القصة وقال فیه وبعثه
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی النجاشی بکتابین
فی احدهما ان یزوجه ام حبیبة وفی الآخر یسأله
ان یحمل الیه من بقی عنده من اصحابه فزوجه

وفات نجاشی مالک الحبشہ ۹ ھ

صاحب سیرة محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے
کہا کہ بھیجا رسول نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان
لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے
مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے
اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں
سے قتل نہیں کیے گئے. اور تخریج کی ہے محمد بن سعد
نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور
تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو
محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان
سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے
حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے
کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے
شرحبیل بن عمرو غسانی. اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا
گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد.
نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ
نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہ کا (بطور وکالت) اور بھی
لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپ کے
وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو
فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج
اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات
میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت
یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ کو اوس حدیث
میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے
پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے
نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپ ام حبیبہ کو اور
اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں ان کو آپکے پ

النجاشي ام حبيبة وحمل اليه اصحابه في سفينتين
وليد بن جابر بن ظالم الطائي البحتري -
وفد فكتب له كتابا - التخريج - ذكره الحافظ
وابن الاثير وقالا اخرجه ابو عمرو - وفود
ثمالة - قدم عبد الله بن عيسى الثمالي ومسلمة
ابن حزان الحراني على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رهط من قومهما فبايعا واسلما وبايعا على
قومهما فكتب لهم رسول الله كتابا بما فرض عليهم من
الصدقة في اموالهم - كتبه ثابت بن قيس
وشهد عليه عبادة ومحمد بن مسلمة - كذا
ذكره - في السيرة الشامية في بيان الوفود
وفود جرم - روى انه وفد رجلان منهم
يقال لاحدهما اسقع بن شريح بن حريم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
يزيد بن رباح فاسلما وكتب لهما رسول الله
كتابا - اورده في السيرة الشامية برواية
ابن سعد - وفد تجيب - قدم عليه وفد تجيب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التي فرض الله عليهم فسر رسول الله
بهم واكرم منزلهم وقالوا يا رسول الله سقنا اليك
حق الله في اموالنا فقال صلى الله عليه وسلم
ردوها فاقسموها على فقرائكم قالوا يا رسول
الله ما قدمنا عليك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بكر يا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحي من تجيب فقال رسول
الله ان الهدى بيد الله عز وجل فمن اراد به
خيرا شرح صدره للايمان وسألوا رسول الله

بہیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ ولید بن جابر بن ظالم طائی
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان تخریج
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے وفود ثمالہ آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اوسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے اسیطرح ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں وفود جرم روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تہا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تہا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکہا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان بیان کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد وفد تجیب آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تہا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقراء پر تقسیم کرو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقراء سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب آیا فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کہول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

وفد ولید بن جابر الطائی البحتری
وفود ثمالہ
وفود جرم
وفد تجیب

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
اني امرؤ من بني ابذی يقول من الرهط الذي
اتوك آنفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتي يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتي ليست كحاجة
اصحابي وان كانوا قدموا راغبين في الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم واني والله ما اعملني
من بلادي الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لي
ويرحمني وان يجعل غناي في قلبي فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه في قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهليهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذی فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کا ہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا او
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تہا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جاء قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی سے ایک شخص ہوں اور
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ اول زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخشدے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللہم اغفر لہ الٰہی اسکو بخشدے اور اسکو
اور رحم کر اُسپر اور اُسکے قلب میں غنی کردے پھر حکم دیا اسکیلیے بھی اُسی عطیہ کا جو اوسکے
ساتھیوں کو ملا تہا پس وہ سب لوٹ گئے اپنے اہل کیجانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
سنہ دس میں پس کہا انہوں نے کہ ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا
مثله قط وما حدثنا باقنع منه بما رزقه الله
لو ان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوها
ولا التفت الیها فقال رسول الله الحمد لله انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منهم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول الله
فقال رسول الله تشعب اهواءه وهمومه
فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه
فی بعض تلک الاودیة فلا یبالی الله عز وجل
فی ایها هلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازهده فی الدنیا واقنعه
بما رزق - فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورجع من رجع من اهل الیمن عن الاسلام
قام فی قومه فذکرهم الله والاسلام فلم یرجع
منهم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره
ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا - ذکره
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظه ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرهاویین**
روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرهاویین
وهم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاهم
رسول الله فتحدث عنهم طویلا واهدوا
لرسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا منه
الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازهم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادهم ثم قدم منهم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تھا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمیعت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتھ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہوگئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابوحویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں۔ **وفد الرہاویین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گھوڑا
تھا جسکا نام مراوح تہا پس اسلام لائے اور سیکھا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پھر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پھر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

الذین حجوا مع رسول اللہ من المدینۃ اقاموا حتی توفی رسول اللہ صلعم فاوصی بجادّ مائۃ وسق بخیبر فی الکثیبۃ جاریۃ علیهم وکتب لهم کتابا فباعوا ذلك فی زمن معویۃ - اوردہ صاحب السیرۃ الشامیۃ بروایۃ ابن سعد فی وفادات العرب عن ابی طلحۃ التیمی

یهودی من اهل یثرب - عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بیهودی من اهل یثرب فانزله واکرمه فقال الشامی انی لا ادری ما اجازیك بما صنعت الی الآن الا انی اکرمك بحدیث احدثکه فاحفظه منی انه خارج بارض العرب نبی فان ادرکته فاتبعه فان انت لم تفعل فلیکن بینك وبینه عهد قال فلما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جاء الیهودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال انك رسول اللہ فقال له رسول اللہ فاتبعنا فقال الیهودی لا ادع دینی ولکن لی الف نخلۃ فلك منها مائۃ وسق اودّیه کل عام الیك وانا آمن علی اهلی ومالی فاکتب لی بذلك فکتب له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - اوردہ - فی الکنز العمال وقال خرجه ابن عساکر فی تاریخه -

الی یهودی اسمه فنحاص - عن عکرمۃ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث ابابکر الی فنحاص الیهودی یستمده وکتب الیه وقال لابی بکر لا تفتت علی بشئ حتی ترجع الیّ فلما قرأ فنحاص الکتاب قال قد احتاج ربکم قال ابو بکر فهممت ان افده بالسیف ثم ذکرت قوله صلی اللہ علیه وسلم

۸۲۔ یهودی من اهل یثرب

۸۳۔ یهودی اسمه فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں بیان کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعدؒ وفادات عرب کے بیان میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے

یہودی اہل مدینہ میں سے - روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہوجائے پس جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے ملک ہزار درخت خرما ہیں پس انہیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا کرونگا اور میں اوسکا عوض امن میں ہوجاؤں اپنے مال اور اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے لیے بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں

فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابوبکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابوبکر سے کہ اپنی خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہوگیا تمہارا رب کہا ابوبکرؓ نے پس ارادہ کیا کہ کاٹ ڈالوں

لا تفتت علی بشی ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیہ - اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواہ ایضا ابن جریر عن السدی نحوہ - قولہ لا تفتت - یقال افتات فلان علی فلان اذا تفرد برایہ فی التصرف والمراد ان لا یفعل برایہ شیئا - قولہ ان افدہ بالسیف - فدّ ای قطع وشق -

میں اوسکو تلوار سے پھر او آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - قولہ لا تفتت - بولا جاتا ہو افتات فلان جبکہ منفرد ہو جا اپنی رائے کیساتھ تصرف کرنے میں اور مراد یہ ہو کہ اپنی رائے سے کچھ کام مت کر - قولہ ان افدہ بالسیف - فدّ یعنی شق کر دیا اور کاٹ دیا





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هذا ما كتبه النبي صلی الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلے الله عليه وسلم علے المسلمين والتي امر الله بها رسوله - فمن سُئلها من المسلمين علے وجهها فليعطها ومن سُئل فوقها فلا يعط - في اربعة وعشرين من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا بلغت - ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کرے (خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس یا اوس سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہوجاویں تو پینتیس تک بنت مخاض یعنی وہ اونٹنی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہوجائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہوجائے) اور جب چھتیس ہوجاویں تو پینتالیس تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ الجمل یعنی وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہوجائے اور حاملہ ہونے کے قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہوجاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹنی جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہوجاوے - اور جب چھتر ہوجائیں تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہوجاویں تو ایکسو بیس تک

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل
اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة -
ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس
فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له
او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة ولیست عنده الا بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق
شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او
شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون
ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین
درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده
بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه
یقبل منه ولیس معه شیء - وفی صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ اوسکی پوری کرنے کو دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے میسا ہو سکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب
ہو اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لیلی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہو اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہو اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہو اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مذکور نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
میں شی ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
بکریوں میں جو چراگاہ میں چرتی ہیں چالیس سے ایکسو بیس تک

فی سائمتہا اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ شاۃ ۔ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہ ۔ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ واحدۃ ۔ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ عن اربعین شاۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ۔ ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق ۔ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ۔ اخرجہ البخاری بہذا اللفظ واتمہ فی عدۃ ابواب من الزکوۃ وغیرہا مقطعا ورواہ ایضا ابن ماجۃ والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسندہ بالختلاف یسیر ۔ وزاد ابو داؤد فی روایتہ ۔ انہ کان علیہ خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

زکوۃ کی ایک بکری ہے ۔ اور جب ایکسو بیس سے زائد ہو جاویں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں ۔ اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ۔ اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اون میں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے ۔ اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جائے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بکرا (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زر زکوۃ درہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایکسو نوے ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دو سو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو نناوے بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہے پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہے ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض ۔ بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل للناقۃ التی دخلت فی سنۃ الثانیۃ ۔ بنت او ابن لبون ۔ بفتح اللام وھو من الابل ما اتی علیہ سنتان ودخل فی الثالثۃ الحقۃ ۔ بکسر الحاء المہملۃ وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہوکر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حاء مہملہ اور تشدید قاف ۔

وهو من الابل ما أتى عليه ثلث سنين ودخل
في الرابعة - **طروقة الجمل** - بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهي ناقة دخلت في سن
يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين - **جذعة**
بالكسر وهي من الابل ما تم له اربع سنين -
سائمة هو من الماشية ما يرسل في مراعيها -
هرمة - بفتح الهاء وكسر الراء المهملة
وهي كبيرة السن التي سقطت اسنانها -
ذات عوار - قال في مجمع البحار عور بالفتح
العيب وقد يضم وكذا في العيني وفي القاموس
هو ذهاب حس احدى العينين - **التيس** -
بفتح التاء المثناة قال في مجمع البحار اراد به
فحل الغنم يعني اذا كان ماشيته كلها او بعضها
اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة
التبيع من ثلثين بقرا وابن اللبون مكان
بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك
يقصد به الفحولة وقال العيني قوله ولا تيس
هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز -
قوله لا يجمع بين متفرق الخ - بتقديم
الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموي
والمستملي مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين
مجتمع بكسر الميم الثاني كذا في القسطلاني
قال العيني وغيره اختلف العلماء في تاويل
هذا الحديث قال مالك في الموطا تفسيره -
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها ليودوا شاة - ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو - **طروقة الجمل** بفتح طار مہملہ یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حاملہ
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو - **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہ میں چرائی جاوین **ہرمہ** بفتح ہار ہوز و کسر را مہملہ - وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے
کیوجہ سے گرجاویں **قولہ ذات عوار** - کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھ کی حس کا - **التیس** بفتح تار فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بھیڑ و بکری کا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بھیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ابن
تین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ**
تار فوقانیہ ہے فا پر را مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں
مفترق جسمیں تار فوقانیہ موخر ہے فا سے - ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتھ قسطلانی نے یوں ہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علما نے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کریں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو - ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں
ہوں اس پس ان دونو میں تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري و الاوزاعي وقال الشافعي في تفسيره ان يفرق الساعي الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام العيني و القسطلاني - قال ابن همام اذا كان النصاب بين شركاء وصحت الخلط بينهم باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل و المحلب يجب الزكوة فيه عنده اى عند الشافعي لقوله عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن الهمام - وقوله خشية الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک بکری کی زکوۃ آسکے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن فرق اتنا ہے کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہو بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بٹھر اور نر سے بچے لینے میں اور دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجمع بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے پس معنی لا یفرق بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے دو نصاب یا تین - اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے بایں طور کہ ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اس وجہ سے کہ

على انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا في العيني والقسطلاني - الرقة - بكسر الراء المهملة وتخفيف القاف هو الدرهم المضروب ويقال له ورق ايضا -

کہ یہ مفعول لہ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیہ سے خوف ہے دو نو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم ملی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - **قوله فلا يعط** فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه - **قوله من المسلمين** - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - **قوله من الغنم** قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر الواجب ومن ثم قال بعد ذلك مفسرا لهذا في كل خمس شاة فصار هذا بيانا لقدر الواجب وابتداء النصاب فاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - **قوله الى خمس وثلثين - الى خمس واربعين - الى ستين** - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الفرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قوله فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - **قولہ فلا یعط** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اوس کا حکم باطل ہو جاتا ہے **قولہ من المسلمین** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - **قولہ من الغنم** ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہا نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری - اور اجمال یہہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیئے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ - ہر پانچ میں ایک بکری ہی پس بیان ہوگیا قدر واجب اور ابتدا نصاب کا پس اونٹوں کی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زیادہ حاجت پڑتی تھی - **قولہ الی خمس وثلثین الی خمس واربعین - الی ستین** - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعي قال صاحب التوضيح والاصح خلافه
والوقص محركة ما بين الفريضتين كذا في
مجمع البحار- قوله (في بيان صدقة الابل) فان
زادت الى قوله في كل خمسين حقة
وبه اخذ الشافعيؒ واحمدؒ وقال ابو حنيفة
اذا زاد على عشرين ومائة استقبل به الفريضة
وعن مالكؒ روايتان واستدل لابي حنيفةؒ
بما رواه ابن ابي شيبة عن سفيان عن ابي اسحق
عن علي قال اذا زادت الابل على عشرين ومائة
استقبل به الفريضة- وعورض بان شريكا
رواه عن ابي اسحق عن علي اذا زادت الابل
على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي
كل اربعين بنت لبون- الا ان سفيان احفظ
من شريكؒ استدل له من المرفوع ايضا ما في
كتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعمرو بن حزم وسياتي بيانه ان شاء الله في
موضعه- قوله في صدقة الغنم
اذا بلغت اربعين- قد اجمع العلماء
على ان لا شئ في اقل من الاربعين من الغنم وان
في الاربعين شاة وفي مائة وعشرين شاتين وفي
ثلثمائة ثلث شياه واذا زادت واحدة فليس
فيها شئ الى اربعمائة ففيها اربع شياه ثم في
كل مائة شاة وهذا قول ابي حنيفة ومالكؒ
والشافعيؒ واحمد في الصحيح عنه والثوري واسحق
والاوزاعيؒ وجماعة اهل الاثر وهو قول علي
وابن مسعود رضي الله عنهما- وقال الشعبي
والنخعي والحسن اذا زادت على ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعیؒ کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد- اسی طرح مجمع البحار میں ہے
(اونٹوں کی زکوۃ کے بیان میں) فان زادت الی قولہ فی کل خمسین حقۃ- اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس پر تو از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جاوے
اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں- اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے- سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں
علیؓ سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو از سر نو
زکوۃ کا حساب کیا جاوے- اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علیؓ سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون- مگر یہ
جواب دیا گیا ہی اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بہ نسبت شریک کے- اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہی اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور اسکا ذکر آئندہ اوسکے موقع پر انشاء اللہ
قولہ (غنم کی زکوۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علماء نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہی- اور ایکسو بیس پر دو بکریاں- اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک
کچھ بھی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں- پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہی ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا اور امام احمد
کا بھی بنا بر صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا- اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوۃ کے

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت على مائتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين ومائتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار على خلافه - **قوله في صدقة الغنم في سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي وهي الرعية في كلأ مباح وقال ابن حزم قال مالك والليث وبعض اصحابنا تزكي السوائم والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المفلس وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكي سائمتها وغير سائمتها واما البقر فلا يزكي الا سائمتها وهو قول ابي بكر بن داؤد ولم يختلف احد من اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل منها تزكي سواء وقال بعضهم تزكي غير السائمة عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر وروي عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة ومكحول ومالك يجب [illegible] المعلوفة

اور اس میں زکوۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوۃ میں پانچ بکریاں اور یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے اور بعض نے کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو چالیس تک بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف ہیں **قولہ** بکریوں کی زکوۃ کے بیان میں، **فی سائمتہا** اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ زکوۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں مباح چراگاہ میں - اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض ہمارے علماء نے کہ زکوۃ دیجاوے ان اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ میں چریں اور انکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور انکی جنکو سواری یا کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے. ہمارے بعض علماء نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوۃ دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی میں زکوۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المفلس کا اور بعض نے اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی زکوۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوۃ دیے جانیمیں برابر ہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوۃ عمر بھر میں ایکبار دیدی جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوۃ کبھی اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوۃ نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر [illegible] ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے - اور قتادہ اور مکحول اور مالک نے کہا [illegible]

[illegible] ہے اس [illegible]

والتوافيه بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري وروي عن علي ومعاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب ہے معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قولہ فی الرقۃ فان لم یکن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر درہم ایک سو نوے ہوں تو انمیں زکوۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا نہیں ایک قلیل رقم کا فرق ہے جب بھی زکوۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم الى ابي ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي

كتابه الى ضميرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لیے - کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق جزیہ میں یا حق اللہ میں یا حق العباد میں اذن

من المسلمين فليستوصى بهم خيرا- وكتب
ابي بن كعب (رضي الله عنه) قال ابن سعد
البلاذري فدفن حسين بن عبد الله بن ضميرة
على المهدي بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه
ثلثمائة دينار- وكان خرج في سفر ومعه قوم
ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص
فاخذوا ما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم
بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا
منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره في جامع وعزاه
للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك
كذاب- قال ابن حجر روينا بعلو من حديث
المخلص- قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن
وهب عن ابن ابي ذئب قلت ذكر ابن مندة
ان زيد بن حباب تابع ابن ابي ذئب وللحديث
شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد
تابع ابن ابي ذئب ايضا اسمعيل بن ابي اويس-
وضميرة هذا هو الذي انكحه رسول الله صلى
الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة زعم
عبد الغني المقدسي في العمدة ان ضميرة هذا
هو اليتيم الذي صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم
في بيتهم- قال فقمت انا واليتيم وراءه وفي
رواية واليتيم ورائنا- اقول- وهذا الحديث
هو حديث انس رض مشهور في كتب الحديث-

مسلمان اونکو سے چاہیے کہ اون کے ساتھ بھلائی کرے
لکھا اسکو ابی بن کعب نے- کہا ابن سعد اور بلاذری نے
کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس
گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے
اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ ایک
قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا
اور جو کچھ اونکے پاس تھا لوٹ لیا- اونہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی
چوروں کو اُسکے مضمون سے- اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیا چوروں
نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا- ذکر
کیا اس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا
کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں کہا
ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اس سے عالی سند کیساتھ
مخلص کی حدیث سے- اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا
ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہتا ہوں میں
کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب
کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کیساتھ
اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ابی اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہ ہیں
جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر
پر یعنی مہر تعلیم سورۂ بقر مقرر کیا تھا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ
میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑھی اور اُنہوں نے
رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی کہا اوس حدیث میں کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ
کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تھا کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث
وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة-

قولہ صلعم لا یفرق بین والدۃ- اس میں دلیل ہے

فيه دليل على ان لا يفرق بين اثنين كالوالد
والوالدة وولدها وكالاخوين واحدهما صغير
وكالزوجين وامثالهما لما فيه من الضرار وقد
قال صلى الله عليه وسلم لا ضرر ولا ضرار في
الاسلام - قوله ان احبوا - فيه دليل على
تخيير المعتق بين ان يلحق بقومه وبين ان يمكث
عند معتقه وكان ضميرة هذا اختار الله
ورسوله فمكث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
قوله ببكرة - فيه دليل على جواز بيع الحيوان
بالحيوان وهذه مسئلة اختلفوا فيها وفصلوها
في كتب الفقه والحديث - قوله انهم
اهل بيت - يستفاد منه ان جنس العرب
من لهم عز في الاسلام ولذلك اظهر
رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيتهم

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور
ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو
یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح - اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہنچنے
کا اندیشہ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو
ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلا لینا قولہ ان احبوا اسمیں دلیل
ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ
کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا
اللہ اور اسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمت میں بعد آزاد
ہونیکے بھی قولہ ببکرۃ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوان کی
دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علماء کا اختلاف
ہے تفصیل اسکی کتب فقہ و حدیث میں مذکور ہے قولہ انہم اہل بیت
من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت
ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز
کر کے اون کی عربیت ظاہر کی۔

۵ قوله لا ضرر ولا ضرار في الاسلام - الضر ضد النفع
ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا اي فالثلاثي
متعد والرباعي متعد بالباء فله اي لا يضر
الرجل اخاه فينقصه شيئا من حقه والضرار
فعال من الضر اي لا يجازيه على اضراره بادخال
الضرر عليه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل
الاثنين والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء
عليه وقيل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع
انت به والضرار ان تضره من غير ان تنتفع به وتكرارهما
للتاكيد وهما بمعنى واحد - علامه يدل
على ان لفظه لا ضرر ولا ضرار وكذا في
الغريبين لكنه في ما رأيت من النسخ الاضرار
والله اعلم كذا في مجمع البحار -

۵ قولہ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام - الضر ضد ہے نفع کے
بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر به اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی
بنفسہ ہے اور رباعی متعدی باء کے ساتھ ہے۔ یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص
اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال سے ہے الضر سے
یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس
ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا۔ اور ضرر ابتداء فعل
ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا۔ اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر
دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر
دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو۔ اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے
ہے اور وہ دونوں ایک معنی میں ہیں۔ اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ
لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے
لیکن وہ نسخہ جس میں میں نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے
واللہ اعلم۔ اسی طرح ہے مجمع البحار میں

قوله الا بحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قوله الا بحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابت ۔

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاة وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانما احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر۔ فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يارسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم۔ ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يارسول الله قال هذه خطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کردیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ ۔ حمد کی اللہ کی اور ثنا کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کردیا اسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھ سے پہلے کسی کیلیے حلال نہیں ہوا یعنی اسمیں لڑنا اور حلال و جائز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلئے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسی کو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہانکی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی رشتہ دار مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اسکو مستثنی کردیجیے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ لکھوانیکی خواہش کی تھی جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاه واخطأه المحدثون وهو رجل عداده فی الصحابة ودونوه فی کتبهم۔

کراون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ هو الزجر ای لایجعله نافرًا۔ لایختلی۔ ای لایقطع۔ الساقطة۔ ماسقط بغفلة مالکها۔ المنشد۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومعلنها۔ بخیر النظرین من الخیرة یعنے الخیار بین الامرین۔ یقید من القود محرکة وهو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الهمزة وسکون الدال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لایختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطۃ وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں یقید ماخوذ ہے قود محرکۃ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار، چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لاتنفر صیدها۔ قال الحافظ فی الفتح نبّه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاءٌ ومجاهدٌ فقالا لاباس بطرده مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قولہ لاتنفر صیدہا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیے ادنیٰ ایذا جائز نہیں ہے یعنے چہکانا تو پہر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطا اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے ہنکانے میں جب تک کہ مودی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا پس بیٹ کر دی اوسنے حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اوڑ گیا اور کسی اور گہر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔
قوله لایختلی شوکها - وجاء فی روایة
بدلها - لایعضد بها شجرة - قال ابن حجر
قال القرطبی خص الفقهاء الشجر المنہی عن
قطعه بما انبته الله من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجة آدمی فاختلف فیه والجمهور
علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحه ابن قدامة واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالك لاجزاء فیه بل
یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفة
یوخذ بقیمته هدی وقال الشافعی فی
العظیمة بقرة وفیما دونها شاة واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبه
ابن القصار بانه کان یلزمه ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل
به وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواك
من فروع الشجرة کذا نقله ابو ثور عنه
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لایضرها ولا یهلکها وبهذا قال عطاء
ومجاهد وغیرهما واجازوا قطع الشوك
لکونه یوذی بطبعه فاشبه الفواسق
ومنعه الجمهور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلة النص فلا یعتبر به - قال
ابن قدامة ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کہا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت
کیگئی ہو دوسرے طریقہ سے حضرت عثمان ؓ سے مثل اسکے **قولہ لایختلی شوکھا**
اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہو کہ لایعضد بہا شجرۃ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہو قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہا نے اُسکو اون پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہو جنکے اگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود رو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہو اور کہا امام شافعی نے سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہو نوع اول
(یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہو صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے۔ اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری۔
اور حجت لایا ہو طبری قیاس کر کے جزا صید پر۔ اعتراض کیا ہو اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹ لے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہو اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہو علما نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہو درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔
ایسا ہی نقل کیا ہو اونسے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہو پتیوں اور پھلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو اور نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہو
عطا اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہو اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہو پس مشابہ ہو گیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہو بایں طور کہ قیاس مذکور نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جاسکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لا یحبس**

عليه احد ولا نعلم فيه خلافًا۔ قوله لا يحل ساقطتها۔ فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبًا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف۔

ساقطتہا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اٹھاوے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ اور اس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ وہاں کا لوگ نہیں آتے ہوں اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چلجاوے اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت مکے تھا اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اس چیز کے پہونچانے میں مبالغہ کی ضرورت ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة والي نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى المسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابا رهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابا وقال فيه من وجد شيئًا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارًا دينارٌ۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الوجود الفاظ یعنی مشکل لغات

رهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوبجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رہیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا رتحتانیہ پھر میم پھر ہا، وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خار معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا، وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوبجیلہ - با رموحدہ اور جیم بوزن تصغیر - اللہبی - بکسر لام وسکون ہا رہوز وکسر با رموحدہ - رکاز - بکسر را رمہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے جو جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم والذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول و هو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال و الحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد - ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے، اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد رح کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایک سال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہی فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحد ود دار وما يبات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني و مرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیئے ہو تو جسپر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ بیخانہ آبدارخانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی.

(از مولوی محمد حسن صاحب)

وان وجده في الفلاة والجبال والموات ففيه الخمس وباقيه للواجد وان كان في العامر وكان الامام اختطه للغازي ففيه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة

قوله في الركاز- اختلفوا في الركاز هل هو معدن او غيره فقال مالك وغيره الركاز دفن الجاهلية في قليله وكثيره الخمس وليس المعدن بركاز واختلفت الرواية فيه عن الشافعي - والمسئلة موضعها كتب الفقه

اور اگر پاوے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں یا اوپر بنجر زمین میں تو اوس میں خمس ہے اور باقی پانیوالے کے واسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر کہی ہو تو اوس میں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں قولہ فی الرکاز- اختلاف کیا ہے فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانہ جاہلیت کا اوس کے تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں- امام شافعی سے- اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ؂

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي اشد الازدي والي جبيع الازد

ذكر في كنز العمال- حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزي شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابي راشد عن ابي راشد الازدي قال قدمت انا واخي ابو عاصية من سروات الازد فاسلمنا جميعا فكتب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى جبيع الازد- نسخته من محمد رسول الله الى من يقرأ كتابي هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وكتب هذا الكتاب لعباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساكر في تاريخه وقال اخرجه العقيلي في الضعفاء وقال النضر ابن سلمة كذاب يضع الحديث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں- حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جبیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے۔

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ؂

۳۲ کتاب احمر بن معویہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیے

في الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم وابن منده من طريق محمد بن عمرو بن حفص بن السكن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده ان احمر وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم وكان وافد بني تميم فكتب صلى الله عليه وسلم له ولابنه شعبل كتابا ويكنى بابي شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر في رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية ان كانوا صادقين وكتب علي بن ابي طالب وختم الكتاب بخاتم النبي صلى الله عليه وسلم وضبط ابن الاثير شعبل عن ابن نقطة بكسر الشين وافاد الكتاب - ان الامام ان آمنهم على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم ان كانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوتے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور یہ ایلچی بنکر آتے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے - اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معوۃ و شعبل بن احمر کے لیے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالوں میں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر وہ سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے - اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے - اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز و صحیح ہوگا وہ امن - جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان كانوا صادقين -

۳۳ کتاب اسیخت

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسيخت (اسيخب) مرزبان البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال في الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذري وقال كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم حين كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم الى الله تعالى فاسلم اسيخت والمنذر - وكان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف - پس اسلام لائے اسیخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة كتابه - بسم الله الرحمن الرحيم -
انه قد جاءني الاقرع بكتابك وشفاعتك
لقومك واني قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني
بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه وتلقاني
فان جئتنا اكرمك وان تقعد اكرمتك
اما بعد فاني لا استهدي احدا وان
تهدلي اقبل هديتك وقد حمل عمالي
مكانك واوصيك باحسن الذي انت عليه
من الصلوة والزكوة وقرابة المومنين
واني قد سميت قومك بني عبد الله فمرهم
بالصلوة واحسن العمل وابشروا السلام
عليك وعلى قومك المومنين -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس
آیا اور میں نے تمہاری سفارش قبول کرلی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم
کی بابت (یعنی جو کچھ کہ اوس نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا تھا مجھسے اور اوس چیز کیلئے جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر
آؤ گے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤ گے تب بھی اکرام کرونگا
(بوجہ تمہارا اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجو گے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کرلونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی ہے اوسکے
سبب ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو اوس چیز کی
اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام
رکھا ہیں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجھپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى اسقف اهل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے۔

کتاب الی اسقف اہل نجران

بسم الله ابراهيم واسحق ويعقوب -
اما بعد فاني ادعوكم الى عبادة الله
من عبادة العباد وادعوكم الى ولاية الله
الله من ولاية العباد فان ابيتم فالجزية
فان ابيتم فقد اذنتكم بحرب والسلام -
اخرجه البيهقي في كتاب الدلائل والحاكم
من طريق يونس بن بكير عن سلمة بن
عبد يسوع عن ابيه عن جده كذا ذكره
في زاد المعاد والمصباح وقال رواه صاحب
الهدى ايضا بهذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے
(معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدے نے بھی اسی سند
سے -

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم الله ابراهيم- قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سُنّته في كتبه ولكن وقع في هذا الرواية هذا وقيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين- وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك- قوله فان ابيتم فالجزية- علم من هذا انما يعامل به الكفار فاول ما يبدأ به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد-

قوله باسم ابراہیم- ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا ہیں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم- اور یہی عادت تھا آپکا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسطرح آیا ہے- اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر توکہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے- اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قوله فان ابیتم فالجزیۃ یہ معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کرے دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں- پس یہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے او... اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ولبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا لكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراى منكما انعود - فقالا لعلى بن ابى
طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمھارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کیلیے آتے ہیں ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن - رضی اللہ عنہ آپنے
جواب دیا کہ میری خیال میں اُنکو چاہیے کہ اپنے یہ حُلّے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا۔ پس سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا انہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں آکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعـ - پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور
صلح کرلی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی تانبہ - اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اونپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دیا
یہ سب دو ہزار حلہ کے عوض میں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور صفر میں ایک ہزار حلہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھہ کہ زائد ہو جاوے خرج پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب فما قضوا من دروع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعًا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعار وا رسولي من دروع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يوديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغير وا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربًا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں رکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور تیس اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جاوے یا ضائع ہو جاوے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہے میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اون کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہے اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالوں پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اس بات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جس پر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ واقہ اپنے اپنے عہدوں سے (اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیئے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھاتے سود مشک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا انہیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہے اور ذمہ محمد نبی کا ہے جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاملوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں بدلے اونکو ریادتی کرکے

شهد ابو سفيان بن حرب وغيلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي
والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس
ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن
ابيه عن جده - قال يونس وكان نصرانيا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابوسفیانؓ بن حرب نے غیلانؓ بن عمرو اور مالکؓ بن
عوف اور اقرعؓ بن حابس حنظلی اور مغیرہؓ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہؓ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر
اسلام لے آئے ❊

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني
الذهب والفضة والنحاس - حلة - في
مجمع البحار الحلة بردان يمانيان ... وجبان
بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به
وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى
انه لابس قميصين - اوقية - بضم
همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجيئ وقية
بالواو وبلا همزة كانت قديما اربعين درهما -
ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة
رسلي - اي مسكنهم ومقامهم ونزلهم
والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام
فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء
النصارى ورؤسائهم وهو سرياني ولعله
سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لانّ
السقف محركة طول في انحناء - راهب
كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلّہ مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یمنی دو چادریں جو بنی ہوتی ہیں سُرخ
و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگا دی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ
بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیہ - واؤ کیساتھ
بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب - سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی اون کے
ٹھہرنے کی جگہہ جہاں کہ وہ رہیں - اور مثوی کے معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاری سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ
[illegible] موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں [illegible] عاجزی کرنے والا اور [illegible]
[illegible] - اور یہ لفظ بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا
راہب نصاری سے دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها وغير ذلك يقال له الراهب - واقه - فيه لغتان بالقاف والفاء فقال في القاموس الواقه اي قيم البيعة وهي بيت صليب النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ** - اِس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے جس میں نصاریٰ کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ ہا اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل الكفار وترك كلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم السلام حتى لبسوا ثياب سفرهم والقوا حللهم - ويستنبط منه - ان السنة في مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر عليه الصحابة - **قوله الفي حلة** - افاد جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجري ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اِس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہے اِس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اوسپر دلیل قائم ہوجائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ الفی حلة** - فائدہ دیا اسنے اِس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہوتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اِس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جاوے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جس کی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپسمیں ایک دوسرے پر تقسیم کرکے کرلیں۔

قوله مثواة رسلي - علم منه ان يجوز للامام ان يشترط على الكفار ان يؤ وار رسله ويضيفهم ويكرمهم - قوله عليهم عارية افاد جواز اشتراط الامام عليهم عارية ما يحتاج المسلمون اليه من سلاح او متاع او حيوان - قوله من اكل ربوًا - علم منه ان الامام لا يقر اهل الكتاب على الربوا لانها حرام في دينهم وكذلك السكر واللواطة والزنا بل يحدهم في كل ذلك - قوله ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمين وافسدوا في دينهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قوله مثواة رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہرا دیں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ **وعلیهم** عارية۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانوں کو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور **قوله** من اكل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں **قوله** ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ (کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للاسقف ابى الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابو الحارث کیلئے

کتاب للاسقف ابی الحارث

رُوِيَ ان الاسقف ابا الحرث اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه السيد والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون ما انزل الله تعالى عليه فكتب للاسقف الكتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد النبي الى الاسقف ابى الحارث واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم واهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وشُوّطتهم على كل ما تحت ايديهم من قليل وكثير جوار الله ورسوله لا يغير اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابو الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے ہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیئے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابو الحارث اور اساقفۂ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسا اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

ع الشوط الطوف ويقال للخادم الشواط يعني الطواف -

ـه شوط کے معنی پھیر اکرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شوّاط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیتہ ولا راھب من رھبانیتہ ولا کاھن
من کھانتہ ولا یغیر حق من حقوقھم
ولا سلطانھم ولا ما کانوا علیہ علی ذلک
جوار اللہ ورسولہ ابدا ما نصحوا غیر
متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرۃ
ابن شعبۃ - ذکرہ صاحب زاد المعاد
بسند المذکور قبلہ فی الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابۃ ان ابن مندۃ
اخرج من طریق عتبۃ بن ابی عتبۃ
عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
وحسن اسلامہ فقال یا رسول اللہ
انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم
الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لمعویۃ اکتب لہ قال کیف اکتب لہ
یا رسول اللہ قال اکتب لہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد رسول اللہ الی الاقیال من حضرموت
باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ
علی البیعۃ وفی السواق الخمس وفی البعل
العشر - لا خلاط ولا وراط ولا شغار
ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع
بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیئے فرمان معویہؓ نے
پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا۔ اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سیچے کی زمین
پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آئندہ سے
نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑ دوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑ دوڑ
میں کوتل گھوڑ ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے پر اسلیئے چلانا کہ وہ زائد
دوڑے جائز نہیں ہے۔ اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرام - ذكره صاحب مصباح المضي وقال اخرجه ابن سعد في الطبقات بنحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لكني لم اجده في الطبقات - اخرجه ابن السكن من طريق بقية (نقية) عن سليمان ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ايضا ابن ابي عاصم من طريق عتبة بن ابي حكيم عن سليمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق قدم الحديث - وزاد وبعث النبي صلى الله عليه وسلم زياد بن لبيد يعني الى اقيال حضرموت - قال في جامع الازهر اخرجه الطبراني في الكبير عن الضحاك بن النعمان وفيه بقية ثقة مدلس -

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچ ڈالا گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوس میں الصدقۃ علی البیعۃ کے عوض الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ ہے اور زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد وعلیہم یعنی اونپر لازم ہے مسلمانوں کے لشکروں سے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیۃ بالحدۃ (نقیۃ) ای بالنون کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال - جمع قيل بفتح قاف وسكون تحتانية ملك دون الملك الاعظم - **سواق** جمع ساقية وهي عاثور التي تجري فيه الماء يقال له العاثور لان الماشي يتعثر فيها كذا قاله الشوكاني في النيل والمراد بالساقية هو الدلو الكبير الذي يسقى به الزرع -

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواق** جمع ہے ساقیۃ کی اور وہ دُنڑا ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی ترجمہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)۔

بعل - بباء الموحدة والعین المهملة
هو ما نبت من النخیل فی ارض یقرب
ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغیرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان یخلط رجل
ابله بابل غیره او بقره او غنمه لیمنع حق
الله منها - **وراط** - هو ان یجعل الغنم فی
وهدة من الارض لیخفی علی المصدق
اخذ من الورطة وهی الهوة العمیقة فی
الارض ثم استعیر للناس اذا وقعوا فی
فی بلیة یعتسر المخرج منها وقیل الوراط
هو ان یغیب ابله او غنمه فی ابل غیره
او غنمه وقیل هو ان یقول للمصدق
عند فلان صدقة ولیست عنده صدقة
فهو وراط - **شغار** - بالشین والغین المعجمة
نهی عن نکاح الشغار وهو نکاح فی الجاهلیة
کان الرجل یقول شاغرنی ای زوجنی
اختك او بنتك او من تلی امرها حتی
ازوجك من الی امرها بلا مهر ویکون
بضع کل واحدة بمقابلة بضع الاخری
من شغر الکلب اذا رفع احدی رجلیه
لیبول لارتفاع المهر بینهما - **سباق** -
ما یجعل من المال رهنا علی المسابقة -
جنب - بالجیم ثم النون محرکة هو فی
المسابقة ان یجنب فرسا الی فرسه الذی
یسابق علیه فاذا فتر المرکوب تحول الی
المجنوب وفی الزکوة ان ینزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ جسکے پس پہونچ جاویں اوسکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملادے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر، غنم وغیرہ تاکہ روک سے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپادے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملادے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں۔ ہر ایک آپس میں دوسرے کا عوض مہر کے دگیا ہی مہر ہے
ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونوں کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون بالتحریک یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے اول باب مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اوس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کرتا
ہے تاکہ جبکہ تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

يا قصي مواضع من اصحاب الصدقة ثم يأمر
بالاموال ان تجنب اليه اي تحضر - وقيل
ان يجنب رب المال بماله اي يبعده عن
مواضعه حتى يحتاج العامل الى الابعاد
في اتباعه وطلبه - جلب - بالجيم ثم
اللام محركة هو في الزكوة ان يقدم المصدق
على اهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من
يجنب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة
ومعناه في المسابقة ان تبع رجل فرسه
فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثا له على
الجري - الاجباء - بالجيم والباء الموحدة
بيع الزرع قبل ان يبدو صلاحه وقيل ان
يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع
من رجل سلعة بمعلوم الى معلوم ثم
يشتريها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجا وے اور عامل
زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک
باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ
پس مقیم رہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگوائے۔ پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگالے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔
اجبا جیم اور باء موحدہ۔ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کردے اپنے اونٹ عامل زکوۃ
سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خریدلے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وايتاء الزكوة -
هذا دليل على ان الكفار مخاطبون باعمال
الاسلام لما روينا في سبب الكتابة من انهم
ما كانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب
كتاب دعوة الاسلام ويؤيده ما روي في
الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرتُ ان اقاتل
الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويوتوا الزكوة
فاذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ۔ یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمان سے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان تھا)
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن
عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہؐ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچالیں گے

وكذا قوله عزوجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رضی ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة على البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه وسلم كما رواه ابوداؤد مرفوعا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيم والمطر العشور فيه نسقی

جیسے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عزوجل کا نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں نماز پڑہتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ دینے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں اور ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے تا وقتیکہ یہاں تک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد اونہوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤ گے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله الصدقة على البيعة**. دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوٰۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اون اشیاء میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله وفي السواق الخمس** الخ - جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوٰۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوٰۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوٰۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون کھیتوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لاخلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدة وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علمار کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان مذکور انہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اوسپر دونا حاصل تھا اور مراد تغلبی سے نصارٰے عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے دفرمان ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قوله لاخلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کردے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں زکوۃ کے خوف سے باینطور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپسمیں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قولِ رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں لیکن معنی اِس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی کمی و بیشی میں پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قوله لا وراط** حرام ہے وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قوله لا شغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علمار کا اِس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جائے تو اوسکی صحت میں اختلاف ہے جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جائے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوي على مذهب الشافعي۔ **قوله لاسباق**۔ يدل على انه لا يجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روي عن امام احمد وغيره عن ابي هريرة رفعه لاسبق الا في خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد الحقوا بها ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عدة للقتال۔ **قوله لا جنب ولا جلب**۔ علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين في الزكوة والمسابقة۔ ولما كان مسئلة السباق والجنب في الجلب۔ في هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى هذا البحث في كتابه المسمى۔ بالسبق والرمي۔ جلبنا منه الفصل الذي فيه المرام وهو هذا۔

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لا اسباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط باندھنا مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہانے اور لاحق کردیا ہے انکے ساتھ ان چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدہا اور ہاتھی اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب یعنے زکوۃ و مسابقہ میں اون کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے۔ چونکہ اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اسکی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی**۔ میں۔ نقل کرلی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تہا اور وہ یہ ہے۔

الفصل في حكم السبق والرهان وصورته المتفق عليها والمختلف فيها۔

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علما کا اختلاف ہے

اتفق العلماء على جواز الرهان في المسابقة على الخيل والسهام في الجملة واختلفوا في فيه لبين احدهما في الباذل للرهن من هو والثاني في حكم عوض الرهن الى من يعود فذهب الشافعي واحمد وابو حنيفة الى

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ و امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے دونو جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور تم شرط میں اوسکو شامل نہ ہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوس پر سبقت لیگئے مگر اپنی ہی دونو میں کسیکو ایک دوسرے پر فوقیت نہوا تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل دونو میں کسی ایک کے

ـــہ قوله والسابق فی سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على ما فی المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض وشرط فان كان من الجانبين بان يقول الرجل للآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسي او غيره فلي اخذت منك كذا ويضع كل منهما مالا بشرط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير جائز انه من صور القمار والميسر المنهي عنه وفيه تعليق التمليك بالخطر فاما اذا كان المال من احدهما بان يقول ان سبقتني فلك كذا وان سبقتك فلا شئ لنا او كان المال من اثنين لثالث بان يقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شئ عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غير صورة القمار لاشتماله على التحريض لا سيما في آلات الحرب كالفرس والسهم وغير ذلك والمراد بالجواز في صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق بالشرط شيئ لعدم العقد والقبض وصرح به في فتاوى البزازية۔

ـــہ قوله والسابق فی سبق۔ تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھ جاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھ جاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھ جاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے۔ اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں تعلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے۔ لیکن اگر ہو مال ایک ہی جانب سے اسطور سے کہ کہے ایک دونوں میں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھ گیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھ گیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کے واسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھ گیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اون میں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اسی طرح اور جو ہیں۔ ان سب جواز کی صورتوں میں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہو نہ یہ کہ استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔

فی سبقه - ثم اختلفوا فی امر آخر - فی المحلل وهو انه هل یجوز ان یکون المحلل اکثر من واحد او لا یجوز الا واحد فظاهر کلامهم ان المحلل یکون کاحد الجزئین اما واحداً او اما عدداً وقال ابو الحسن الآمدی من اصحاب احمد لا یجوز اکثر من واحد ولو کانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و العقد بدون المحلل اذا اخرجا معاً قمار ومذهب مالك انه انما یجوز ان یخرج السبق ثالث لیس المتسابقین اما الامام او غیره ولا یجری معهم فمن سبق منهما اخذ ذلك السبق فان جری معهما الذی اخرج السبق فلا یخلوا - اما ان یکون خیل السابق فرسین او اکثر فان کانتا فرسین فسبق مخرج السبق فالسبق طعم لمن حضر ولا یاخذه - السابق وان کانت خیلا کثیراً و قد سبق مخرج السبق اعطی سبقه الذی یلیه وهو المصلیعه واهر یاخذه وفقه ذلك ان سبقه لا یعود الیه سواء سبق او سُبق - ولا یجوز عنده ان یخرجا معاً لا بمحلل ولا بغیر محلل ولا ان یخرج احد المتسابقین وقد روی عن مالك روایة ثانیة [illegible] سبق منهما [illegible] مال کقول الشافعی [illegible] ابن [illegible]

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل ہار یعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے حکم سے ہوگا یعنی وہ مالک ہو جاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علما نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا ایک سے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔ ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہو جاتی ہے اور نیز انہی علما نے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالک رح کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہی ہے جو فریقین کیلئے علیحدہ شرط لگاے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے اون دونوں میں سے جو سبقت لیجاے وہی اوس شرط کا مالک ہے اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط لقمہ ہے حاضرین کیلئے اور نہیں لے سکتا اور سابق یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے اور گر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط اس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور وہ لے لے۔ اور وجہ اس حکم کی یہ ہے کہ کسی حالمیں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجاسکے۔ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ شرط لگاویں وہ دونوں معاً خواہ محلل کے ساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز ہے کہ [illegible] اونکے [illegible] ایک [illegible] ایک [illegible] اونسے یہ ہے [illegible] قول [illegible]

عـه قوله المصلی [illegible]
یکون عن [illegible]
والحاصل ان یلیه -

عـه [illegible] شخص جو سیدھی [illegible] وہ شخص جو [illegible] ہو ۱۲

اجوده قولیه وهو اختیار ابن المواز- قلت
ولکن اصحابه علی خلافه والمشهور عندهم
ما حکیناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعید بن المسیب واما
الصحابة فلا یحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع کثرة تناضلهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه کما ذکر
عن ابی عبیدة الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی کتابه المترجم- حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسی الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عیینة
عن عمرو بن دینار قال قال رجل عند
جابر بن زید ان اصحاب محمد کانوا لا یرون
بالدخیل باسا فقال هم کانوا اعف
من ذلک والدخیل عندهم هو المحلل
فهاهنا ما نقل عنهم انهم لا یکونوا یرون
به باسا وفرق بین ان لا یروا به باسا وبین
ان یکون شرطا فی صحة العقد وحله
فهذا لا یعرف عن احد منهم البتة وقوله
کانوا اعف من ذلک ای کانوا اعف من
ان یدخلوا بینهم فی الرهان دخیلا
کالمستعار ولهذا قال جابر بن زید راوی
هذه القصة انه لا یحتاج المتراهنان
الی المحلل- هکذا حکاه الجوزجانی
وغیره عنه- انتهی قول ابن القیم-

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہے اور اسیکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف میں
اس کے اور مشہور انکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا۔ اور محلل والا قول علماء نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ انہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن
موسیٰ فرار نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل انکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنے میں
کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہے صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

عه وهذا یستعمل بدل لفظ المسمی واما
الکتاب فاسمه کتاب السبق والرمی ۱۲

عہ یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل - ايضًا - **المسئلة الاولى** اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول الآخر تجوز - **المسئلة الثانية** - اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسفر بعوض فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية و اجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار - **المسئلة الثالثة** - هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام - واتفقوا في جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال کشرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑدوڑ میں فی الجملہ - اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہی اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہی امام شافعی کی نص کے اور علماء نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ رض سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رض نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اون سے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بين يديه صلى الله عليه وسلم بغير رهان وفي صحيح مسلم عن سلمة بن الاكوع قال بينما نحن نسير وكان رجل من الانصار لا يسبق ابدا فجعل يقول لا مسابق الى المدينة هل من مسابق فقلت اما تكرم كريما وتهاب شريفا قال لا الا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يارسول الله بابي انت وامي ذرني لاسابق الرجل قال ان شئت فسبقته الى المدينة

المسئلة الرابعة - هل يجوز العوض في المسابقة بالسباحة فمنعه الاكثرون وجوزه بعض الشافعية والحنفية.

المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد ومالك وبعض اصحاب الشافعي العوض فيه وهو مقتضى نص الشافعي في منعه العوض في المسابقة بالاقدام وجوزه بعض اصحابه واصحاب ابي حنيفة -

المسئلة السادسة - المسابكة بالايدي لا يجوز بعوض عند الجمهور وفيها وجه للشافعية للجواز ومقتضى مذهب اصحاب ابي حنيفة جوازه فانهم جوزوه في الصراع والمسابقة بالاقدام والمغالبة في مسائل العلم - **المسئلة السابعة** - المسابقة بالسيف والرمح والعمود منعها بعوض مالك واحمد وجوزها اصحاب ابي حنيفة وللشافعية فيه وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ تک مسابقت کرنیوالا ہے کیا کوئی مسابق ہے - مینے کہا کیا نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا مینے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں - مجھے اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپ نے فرمایا کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ** یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علما نے اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہو اسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ نے - اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے امام احمد اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں رقم لینا منع کیا ہے ورامام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہو کہ مسابقت بالاقدام میں عوض منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے شامل ہوگیا اسمیں کلائی لڑانا بھی نہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک اور شافعیہ میں ایک روایت جوازکی ہے اور اصحاب حنفیہ کے مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے ہیں عوض [illegible] کشتی اور بھاگ دوڑ [illegible] العلم میں [illegible] **ساتواں مسئلہ** [illegible] [illegible] کہتے ہیں. مذہب شافعی [illegible] **آٹھواں** [illegible] مسابقت [illegible] منع کیا ہے [illegible] اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز- المسئلة التاسعة
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فيقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق- المسئلة العاشرة المثاقفة
لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة- المسئلة الحادية عشر-
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنے پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
لکڑی پھینکنے کا۔ نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علما حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے۔ کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب
امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونہیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہے
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں یہ جواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر - المسابقة
بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة
فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب
منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي
ويلزم من جوزها في المسابقة بالاقدام
والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه
والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل
وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في
النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضائهما
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة
فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -
قوله من اجبا - يدل على ان الاجباء
لا يحل بكل معانيه - اما الاول فهو ما يدل
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس
الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة
علیحدة على الاقوال وموضعه الفقه
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں
نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی
غالب ہوگا. منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد
شافعی نے. اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اسکا جواز اسجگہ بھی
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیر اندازی سے دو
ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصود
میں سے ایک ہے اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور
اونٹوں کے ہے. اور بہر حال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں
سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت
تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں
مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ
دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جاوے کہ مقتضے اسکا
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ
ہے کہ ہرگز نہیں. شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم. ختم ہوا قول ابن
قیم کا. **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی
اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ
کی حدیث. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں. اور تفصیل اس
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا
جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ
چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے.
لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا وراط میں
پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولا او راط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا
لئلا يتكرر نعم و يجوز ان يراد به المعنى
الثالث - **قوله كل مسكر حرام**
هذا دليل لمن عمم معنى الخمر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي و عمر و ابنه و سعد
و ابي موسى و ابي هريرة و ابن عباس و عائشة
ومن التابعين عروة و سعيد ابن المسيب
والحسن و سعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي و الثوري و ابن المبارك والشافعي
واحمد و اسحق و غيرهم و استدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر و كل مسكر حرام و في رواية
كل مسكر خمر و كل خمر حرام و قد خصص
بعضهم بالعنب و فصلوا في ان تحريمه
قطعي و تحريم ما عداه ظني وروى عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا
قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض
التعميم و يمكن ان يوجه بان معنى الحديث
ان الخمر من احدهما تين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمة الخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام** ۔ یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباس کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من
غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ
المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى
يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان
غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد
عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب
ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره
نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع
العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے
نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی
چیز کا ہو اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے سوا انگور اور کھجور کا -
کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر
اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر
جس کے امیر خالد بن ولید تھے - بس قید کیا آپنے

سه قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو
تمر او زبيب فى الماء ليحلوا فيشرب ونهى عنه وهو
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس
به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ [illegible]
على ان مذهبه عدم النسخ ١٢ كذا فى
مجمع البحار -

عه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم
يتخذونه زبيبا ينقعونه اى يخلطونه بالماء
ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع
بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس
والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع
فى الماء من غير طبخ ١٢ مجمع البحار

سه قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے
کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا
ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس
کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی
بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ
کا ہے - مجمع البحار -

عه قولہ بالنقیع - دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور
کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب اور جب ڈالا جاوے
پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع - اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگوئی جاوے
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع [illegible] شراب
جو بنائی جاوے انگور [illegible] بھگو کر بغیر پکائے ہوئے مجمع بحار

فاسرہ وجاء بہ فصالحہ علی الجزیۃ وخلی سبیلہ وکتب لہ کتابا نسختہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاکیدر حین اجاب للاسلام وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن الولید سیف اللہ فی دومۃ الجندل واکنافہا۔ ان لنا الضاحیۃ من الضحل والبور والمعامی واغفال الارض والحلقۃ والسلاح والحافر والحصن ولکم الضامنۃ من النخل والمعین من المعمور لا تعدل سارحتکم ولا تعد فاردتکم ولا یحظر علیکم النبات تقیمون الصلوۃ لوقتہا وتؤتون الزکوٰۃ بحقہا علیکم بذلک عہد اللہ والمیثاق ولکم الصدق والوفاء شہد اللہ ومن حضر من المسلمین۔ ذکرہ فی المواھب وقال الزرقانی اخرجہ الواقدی فی المغازی بحذف قولہ حین اجاب الی قولہ واکنافہا قال حدثنی شیخ من دومۃ ان رسول اللہ کتب لاکیدر کتابا قال صاحب المصباح اوردہ محمد بن سعد فی الطبقات وقال قال [illegible] بن محمد الاسلمی حدثنی رجل من اہل دومۃ۔ ونقلہ السہیلی [illegible] فی [illegible] عن ابی عبید قال [illegible]

[illegible]

اوسکو اور لے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ قبول کر لیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو اور بتوں کو دومۃ الجندل میں ذاس بابتہ کہ ہمارے واسطے ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں اور ہتیہار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کر کے زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو وہ خود آئیگا اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلے کے سوا جانور نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گہاس چرنے سے جہاں وہ چاہے پڑہوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم ہے اس کے عہد کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے [illegible] اور کہا زرقانی نے [illegible] تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے [illegible] جواب کے قول واکنافہا تک اور کہا [illegible] اسنے لکھا اکیدر کو [illegible]

[illegible]

فذكراه في الصحابة وشنع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا مما لاخلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہو اکیدر کے اسلام میں اور اس کے اور اس کے مثل روایات سے دہوکہ کہایا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونوں نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بہیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات یعنی اوسکا عدم اسلام ان میں بلاخلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوس نے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں حالت کفر میں جیسا ہی ذکر کیا ہی اسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اوسکے بعد جیسا کہا ہی واقدی نے اور جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پہر مرتد ہوگیا بعد رسول اللہ صلعم کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوے جیسا کہا ہی بلاذری نے اور مرگیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** - الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغائرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع عمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیة ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض **ضحل** بفتح ضاد معجمہ وسکون حا مہملہ اور لام۔ تہوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمینیں اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونوں کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور ما صدق اس کا واحد ہے بایں طور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء یعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندہا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي ذات ضمان معين - الظاهر من ماء الدائم - لاتعدل سارحتكم - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اى لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريدها كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه ان لاتحشر الى المصدق - لاتعد فاردتكم - يعني الزيادة على الفريضة اى لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - لايحظر عليكم النبات - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعى حيث شئتم كذا قاله السهيلي وقال في مجمع البحار اى لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - لايحصر - بمهملة البيات - بباء الموحدة والياء التحتانية - اى لاتضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں معین ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ لاتعدل سارحتکم - السرح - سارح - سارحہ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے لاتعد فاردتکم یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں لایحظر علیکم النبات حاء مہملہ ظاء معجمہ حظر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاوگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہی ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں - انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے لایحصر بمہملتین البیات باء موحدہ اور یاء تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله يؤدوا الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد اهل الحرب [illegible] تنزل عليه شكر بيتة [illegible]

قولہ یؤدوا الی اغفال الارض اس قول نے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہ ہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم [illegible] اور ثابت تنزل ہو جاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضاً لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس **قوله والحلقة الى الحصن** - يستفاد منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن فيعد بها فى قتال المشركين وكم ياخذها منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان يهود خيبر لما الجوا الى حصن نزلوا على الصلح الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها - الحديث رواه ابوداؤد واحمد وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا فى احاديث المرفوعة وليس مقام ابسط الكلام فى ذلك - **قوله تؤتون الزكوة** بحقها - معناه بحق الزكوة على ما ورد بيه

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ والحلقۃ الی الحصن**۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے کہ زرہ، ہتھیار، قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھے اپنی رعیت سے لیلے۔ اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے لڑنیکی۔ اور کسقدر اوسنے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے یہ امام کی راے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور ہتھیار اور واسطے اونکے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ جلاوطن ہو جاویں۔ اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا بس ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ تقیمون الصلوٰۃ لوقتہا** اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتاباً موقوتاً کے اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپ نے) کہ ہونگے میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا کرنے سے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد واحمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جائے مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جبکہ [illegible] عذر رفع ہو جائے) اور اس بارہ میں حدیثیں [illegible] [illegible] تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ تؤتون الزکوٰۃ بحقہا** اسکے معنی یہ ہیں [illegible] زکوٰۃ کو حق زکوٰۃ کے ساتھ

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في
اجناس الحيوانات والنقدين والزرع
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله
عليه وسلم لا جلب ولا جنب وغير ذلك
من المنهيات والمامورات فان هذه
هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن
حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان
الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون
بالعلم وهو مفهوم واحداً وحاصل في
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة
الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها
والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي
وعلى الكل ليستقيم ان الحديث يدل
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق
به سواء كان الكتاب من الامام او
المامور وانه حجة ويرد به قول من قال
ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا -

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ میں اور
اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے **قوله شهد الله ومن حضر** یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ - اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات
میں - اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے
کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی - اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجت ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیئے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم
في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج
النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه
حبيشا ليأتيه بخبره قال يا بني اني اعظك
بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندي
الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها -
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم
اني احمد اليك الله الذي لا اله هو -
ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله -
فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته
يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها
فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال
ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه
فكونوا اولا في امره فقال لهم مالك بن
نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل
للشجي[1] من الخلي والله ما عليك آسى ولكن
على العامة ثم نادى في قومه فتبعه منهم
مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة
باربع ليال كره ابنه حبيش مسيره فادلج
على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم
ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء
فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

[1] الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه يزيد في الوحشة ۱۲-

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اونکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جواب دیا کہ دیکھا مینے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بُری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف ۔ اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہوجاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جواب دیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر مخاطب ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اُسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی رات سے اٹھا اور اپنے باپکے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور اونکی مشکیں اور پکھالیں

[1] شجی معنی غمگین ۔ اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار۔

فقال لاصحابه اقدموا علی هذا الرجل فاعلموه بانی اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا علیه واسلموا ولما بلغ حاجبا ووکیعا خروج اکثم خرجا فی اثره فلما مرا بقبره نحرا علیه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امرکم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابوحاتم عاش اکثم ثلثمائة وثلثین سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اونکی پس حاضر ہوئے رسول اللہ کے حضور میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اُسکے پیچھے چلے جب اُسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان کے ساتھ

هذا ما کتب النبی صلی الله علیه وسلم لاهل قبیلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدی اتوا الی النبی صلی الله علیه وسلم مع صاحب ایلة بجزیتهم فاخذها وکتب لهم کتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد النبی رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلی الله علیه وسلم وان علیهم مائة دینار فی کل رجب وافیة طیبة والله کفیل علیهم بالنصح والاحسان الی المسلمین ومن لجاء الیهم من المسلمین من المخافة والتعزیر - اذا اخشوا علی المسلمین فهم آمنون حتی یحدث الیهم محمد صلی الله علیه وسلم شیئا من قتل وخروج - ورواه البخاری عن ابی حمید الساعدی فی قصة قدوم ملك ایلة - ذکره المواهب وقال من قوله اذا اخشوا الی آخر الکتاب - هذا بقیة الکتاب عند الواقدی کما ذکره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدا) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان۔ بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابت کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابت رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا اخشوا سے آخر فرمان تک کی بابت کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے ثانی نے قصہ ... پھر یا تیم اور رار

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسکون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتین -	مہملہ اور بائ موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور سار اور حاء دونو مہملہ -

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الکلبی باسناد له قال وفد حصن وحارثة ابنا قطن علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وکتب لهما کتابا وقال صلی الله علیه وسلم فیه - هذا کتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف کلب مع حارثة بن قطن - لنا الضاحیة من البعل ولکم الضامنة من النخل علی الجاریة العشر وعلی الغامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الی رسول الله فکتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة کتابا - فذکروا الکتاب - الصاخبة الضجة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلی الله علیه وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمة صفة مشبهة ای لا یرفع صوته علی الناس لسوء خلقه - والصامت - ضده	کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصن اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لیے جو اوسکے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخب ہیں یعنی نخچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو الصاخبۃ شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خاء معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے والصامت اوسکا ضد ہے - مقید اور خاص کر دیا اول کو بغل کے

قید وخصص الاول ھنا فی الفصل الثانی فی النخل بقوله من ۔	ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے ۔

ھذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم لاھل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

| قال الحافظ اخرج العسکری من طریق عنبة بن سعد (عتبة بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فکتب الی اھل الطائف ۔ ان نبیذ الغبیراء حرام ۔ الغبیراء ۔ ھو ضرب من الشراب یتخذه الحبش من الذرة ویسمی السکرکة وقیل تعمل من الغبیراء وھو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمه حدیث آخر فقال صلے اللہ علیه وسلم ایاکم والغبیراء فانھا خمر العالم ای ھی مثل الخمر التی یتعارفھا جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینھما فی التحریم | کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے ۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں ۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے درمیان دونوں کے حرام ہونے میں ۔ |

ھذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم ایضاً لاھل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

| قال الحافظ اخرج الدار قطنی فی غرائب مالك فی آخر ترجمة نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالك قال قدم علی مالك قوم من اھل عمان وکان فیھم رجل یقال له صدقة بن عطیة بن جماس | کہا حافظ نے تخریج کی ہے [illegible] دار قطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب [illegible] کہا [illegible] کے پاس ایک گروہ اہل [illegible] آیا [illegible] ایک شخص کا نام صدقہ بن [illegible] [illegible] |

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك يكرمه فقيل لمالك ان عنده عدة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى علي قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حمار يحدث عن جده نياق قال كنت ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سُنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان کہ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خثيمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم من محمد رسول الله الى اهل عمان - سلامٌ اما بعد فاقروا شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والاغزوتكم - ابو شداد - الذماري - بالمعجمة والميم والـ[illegible] العماني - قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضمها ول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تہا ایک ادہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف - سلام - بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جاؤ مسجد ونمیں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے - **ابو شداد** - ذماری ذال معجمہ اور میم اور [illegible] مہملہ عمانی - کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہے اسپر اسطرح سے کہ ذمار صنعاء کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منها ويحتمل ان كان ابو عمرو حفظه ان يكون اصله من ذمار وسكن عمان والذي يقول من اهل العلم الدمائي - بالمهملة نسبة الى دماء وهي من عمان وقاله ابن منداة وابونعيم العماني - قوله خطوا المساجد - من الخطوة وهو بعد ما بين القدمين في المشي ومنه الحديث كثرة الخطا الى المساجد - قوله والاغزوتكم - ولم يذكر فيه الجزية لانهم كانوا من العرب وليس على العرب الجزية بل فيهم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یاد ہو کہ انکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دماء - دال مہملہ و میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجد و نمیں **قولہ** والاغزوتکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم الى باذان ملك اليمن - كان عاملاً عليه من ملك فارس كسرىٰ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

في الخميس قال كتب الى باذان وهو على اليمن من قبل كسرى - بلغني ان في ارضك رجلا يتنبئ فاربطه وابعثه الى - فبعث باذان قهرمانه وهو بابونه وكان كاتبا حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس يقال له خرخرة فكتب معهما الى رسول الله يامره ان ينصرف معهما الى كسرى فقال لبابونه انظر الرجل وما هو وكلمه وائتني بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وكان جيئنئذ جمع من قريش مثل ابي سفيان وصفوان وغيرهما فسألا عن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه بيثرب ولما سمع ابوسفيان وصفوان مضمون كتاب باذان فرحا وقالا مثل كسرى وقدم بابونة وخرخرة المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابونہ تھا اور منشی تھا و حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پہنچکر کہا باذان نے بابونہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابوسفیان و صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے رسول اللہ کی بابت لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قد ماعليه انزلهما وامرهما بالمقام فاقاما
ثم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذات غداة اليهما فلما دخلا عليه قال لهما
اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونه وقال
ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك
باذان يأمره ان يبعثه اليك من يأتيه
بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان
فعلت كتبت لك الى ملك الملوك بكتاب ينفعك
به وان ابيت فهو ممن قد علمت فهو مهلكك
ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه
كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى
الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع
حكايتهما المزخرفة تبسم ودعاهما الى
الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول
الله واخبره ان الله عز وجل سلط على
كسرى ابنه شيروية فقتله فلما اتياه
من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة
ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب
صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله
وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا -
وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت
اعطيتك ما تحت يديك فقدما على
باذان واخبراه فقال والله ما هذا كلام
ملك لننظر ما قال فلم يلبث ان قدم
عليه كتاب شيرويه - اما بعد فاني قتلت
كسرى ولم اقتله الا غضبا لفارس بما كان
يستحل من قتل اشرافها -

کتاب ہرمز طاغیہ فارس الی باذان

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوگئے
اور کہا کہ شل کسری مدیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو ایک
آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر تم کو لکھدونگا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو - اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے - اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عز وجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مار ڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو
مار ڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مار ڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اُس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ "یہ کلام نہیں ہے کسی بادشاہ کا اللہ کی قسم لیکن دیکھیں
اوس جیسا ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے
تھے کہ اُسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ بیشک میں نے کسری

وتجسسا بعو شم فاذا جاءك کتابی ھذا فخذ الی الطاعۃ ممن قبلك وانظر الرجل الذی کتب الیك الکسری فیه فلا تهیجه حتی یاتیك امری - فلما قرأہ قال ھذا الرجل لنبی مرسل فاسلم - وکذا رواہ ابو سعد النیسابوری فی کتاب شرف المصطفی من طریق ابن اسحق عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ورواہ ابن هشام عن الزهری ایضا - هکذا فی بهجة المحافل وذکرہ صاحب سیرۃ الشامی فی ذکر المکتوب الی کسری باختلاف من هذا فقال قال ابو الربیع یقال ان الخبر الی باذان بموت کسری وهو مریض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علینا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا فی دینه واسلموا وکان باذان اسلم فی حیوۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم - واخرجه ابو نعیم الاصبهانی فی الدلائل وذکرہ الحافظ فی الاصابة عنه -

مارڈالا ہے اور نہیں قتل کیا بیٹے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس سے فائدہ کے لیے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور روکنے کہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجھے کسری نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام سے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفی میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بھی زہری سے اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی الکسری میں اس سے تھوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اب اپنے پر امیر کسکو بنادیں تو جواب دیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تھا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لبدیل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقار کو

اخرج ابن حجر وابن الاثیر باسنادهما الی ابی بکر بن ابی عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد الله ابن سلمة بن بدیل بن ورقاء قال حدثنی ابی محمد عن ابیه عبد الرحمن عن ابیه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبدالله عن ابیه
سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یابنی هذا کتاب رسول الله
صلے الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخیر ما دام فیکم لنسخته۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اهل تهامة علی انتم واقربهم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مکة
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب۔ و
اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال
حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مکة والمدینة فسایره
رجل من خزاعة فاخرج الینا رسالة
رسول الله صلے الله علیه وسلم الی خزاعة
وکتبها یومئذ کان فیها۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو۔ فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلۂ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد معلوم ہو کہ میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زائد رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین سے
اور جو کچھ کہ مینے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے واسطے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب رض کے ہاتھ کی ہے! اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر با موحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی لکھا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبد الرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه
الى بديل وذكره واخرجه الفاكهي في كتاب
مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم
من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات
في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم
والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقاء کی روایت سے ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقا تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہو فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا او نہوں نے بیان کیا تھا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہو اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف
رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم من الاثم وهو الكسر والدق
ومعناه يتم من اعاة شانكم **لم اضع**
من وضع يضع بمعنى حطه وخذله او
من وُضع في البيع اى خسر في راس المال
جنب - وهو من الجانب اى لم
اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشركين **تهامة** - بلاد تهامة بحجاز
من ذات عرق الى البحر وجدة **مطيبين**
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم
في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا
طيبا في جفنة وغمسوا ايديهم فيه
كعادتهم في العهود وتحالفوا على
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله
عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے۔ وُضع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں **جنب** مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو)
اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہے یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له اى لنصره
اذا سلمت - هو من السلامة
او من السلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين
يدل على ان من صالح قوما و
عاهد فيه لحلفائهم فقد تم
العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان
لو يشاركهم الحلفاء في هذا العهد
مشافهة - **قوله قد اخذت**
اعلم ان الهجرة في عرف الشرع
الخروج من ارض الى ارض لوجه
الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع
الهجرة في الاسلام على وجهين
الاول الانتقال عن دار الخوف
الى دار الامن كما في هجرة الحبشة
التي وقع في ابتداء الاسلام
هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة
من مكة الى المدينة من بعض
الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله
عليه وسلم اليها واستقرار امر
الاسلام والثاني الانتقال من
دار الكفر الى دار الاسلام وذلك
بعد استقراره صلى الله عليه
وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس
صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفاء
کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں
حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں روبرو۔ **قولہ قد اخذت۔** جان تو
کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے
دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے
اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف
کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع
ہوئی ابتداء اسلام میں۔ ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے
اور جیسے کہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرا
چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہے بعد
استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی
مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت
شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف
یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث
لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت
بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے
یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ
سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

الیه من مكة وغیرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونيته المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقى الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع فى شئ
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبى صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
أخر روى الامام احمد فى مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر۔
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة
هجرتان احدهما ان يهجر السيئات
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى هجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اوس پر اور
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَنْقَطِعُ الْهِجْرَة
حتّٰے يَنْقَطِعَ التَّوبَة (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل و مال کو دا گر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو) اور نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان
سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی بُرا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جائے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے ہی روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بُری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف۔ اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دیے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ۔ لَا يَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ میں۔ یعنے وہ
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں سے دفع تعارض کی۔

قوله ولو هاجر بارضه۔ فائدہ دیا اِس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اونپر

ماكانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح في قوله لاتنقطع الهجرة يعني انه فرض على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه اخر لدفع التعارض بين الحديثين **قوله ولو هلج بارضه** افاد ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفترض عليهم الخروج من ارضهم الى المدينة قبل افترض عليهم هجران ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان يترك بلده ويذهب الى غيره من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يقينه مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم الهجرتان **قوله اذا اسلمت** يفيد ان المعاهد اذا عاهد عهداً ايجب عليه ان يراعي حلفاؤه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول رسول اللہ کا بأرضہ اور قول رسول اللہ کا غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد کرنے والا جب معاہدہ کرے کسی سے تو واجب ہے اوس پر کہ خیال رکھے اپنے حلفا کا بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا يونس وحسين قالا حدثنا شيبان عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کیا ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من محمد رسول الله - الى بكر بن وائل اسلموا تسلموا -

قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو نعيم من طريق محمد بن هشام عن عمير بن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه عن جده قال وفدت انا وخمسة الحديث وقال ايضا اخرج ابن السكن من طريق عمرو بن حيحة قال حدثني عمير بن حاجب بن يونس من شهاب بن زبير بن مذعور بن ظبيان بن سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن جده ان مرثد بن ظبيان هاجر فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر الشيرازي فى الالقاب من طريق احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب بن زبير قال واخرجه خليفة بن خياط فى تاريخه -

جو وہ ہم کو سنا تا یہاں تک کہ پڑہا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص۔ الحدیث۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن حیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزنى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابو داؤد من كتاب القطائع باسانيد عن عوف المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنى معادن القبلية جلسيها وغوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہا نیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له في ذلك كتابا۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اعطى محمد صلے الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني اعطاه معادن القبلية جلسيها وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو، دیں آپ نے اوسکو قبیلکی کانیں نشیب کے زمین کی بہی اور بلند زمین کی بہی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے اونکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائي من طريق الجريري عن ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الراس معه قطعة اديم احمر قال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا (یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہوجائیں مشرکین سے

المشركين و اقاموا الصلوة و اٰتوا الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا نمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل ابن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ وہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکھا تھا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وُہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یاء تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔ پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادبعلی خضعتم امهم
فلسبوا الیہا- **صفی**- ہو ما یاخذ
رئیس الجیش لنفسہ من الغنیمۃ
قبل القسمۃ والصفیۃ مثلہ و
جمعہ الصفایا ومنہ الصفیۃ -کانت
من الصفی ای صفیۃ بنت حیی کانت
مما اصطفاہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم
من غنیمۃ خیبر-

ویستنبط منہ- ان للامام ان
یختص من الغنیمۃ بشئ لا یشارکہ
فیہ غیرہ وہو الذی یقال لہ الصفی
ومن الدلیل علیہ ایضاً ما روی
عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ
علیہ وسلم تنفل سیفہ ذوالفقار
یوم بدر اخرجہ احمد والترمذی وقال
بعضہم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمۃ
الا الخمس ودلیلہم قولہ عز وجل-
واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ
خمسہ وللرسول- الآیۃ- وما رواہ
الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن
عباس کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اذا بعث سریۃ قسم خمس الغنیمۃ فضرب
ذلک الخمس فی خمسۃ ثم قرأ-
واعلموا- انما غنمتم الآیۃ- وکذا
ما روی عن عمرو بن عنبسۃ فی
حدیثہ المرفوع لا یحل لی من غنائمکم
مثل ہذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا۔ اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی۔ یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کرلیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت
میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عز وجل کا۔ واعلموا۔ الخ ہی یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ الآیۃ۔
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم الآیۃ۔ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو
بن عنبسہ سے مرفوع اور فرمایا آپنے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفی کان قبل نزول الآیة والجاالاولون بان الآیة ساکتة عن حکم الصفی وثبت حکمه بما روی فلا ضیر واما حدیث عمرو یعنی لا یحل لی فمعناه علی طریق الغلول کما وقع فی سبب ورود هذا الحدیث ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم مثل هذا - فی حدیث المذکور -

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب دیا اول کر والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن جنبیہ کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور قسم اور غلول کے جیسا کہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے اس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی بنی نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصین قال قدم وفد بنی نهد بن زید علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال طهفة بن رهم النهدی یشکو الجدب الیه فقال یا رسول الله اتیناك من غوری تهامة باکوار المیس ترتمی بنا العیس نستحلب الصبیر ونستخلب الخبیر ونستعضد البریر ونستخیل الرهام ونستجیل الجهام من ارض غائلة النطاء غلیظة الوطاء قد نشف المدهن ویبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج وهلك الهدی ومات الودی برئنا الیك یا رسول الله من الوثن والعنن وما یحدث الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام ما طما البحار وقام تعار ولنا نعم همل اغفال ما تبل ببلال ووقیر کثیر الرسل قلیل الرسل اصابتها سنیة حمراء مؤزلة لیس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپکی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے ہیں درخت پیلو کی کاٹھیوں پر بھگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) اکم برسے بھی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک سے ہیں جسکی اسافت مسافر کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ گئی ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے (یعنی قیامت تک) اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں دودھ نہیں تری کا نام نہیں اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودھ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلی الله علیه وسلم فی الدعاء
لهم - اللهم بارك لهم فی محضها و مخضها
ومذقها وابعث راعیها فی الدثر بیانع الثمر
وافجر له الثمد وبارك له فی المال والولد
من اقام الصلوة کان مسلما ومن اتی الزکوة
کان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله کان
مخلصا لکم یا بنی نهد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط فی الزکوة ولا تلحد فی الحیوة
ولا تثاقل عن الصلوة - ثم کتب معه کتابا
الی بنی نهد -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول
الله الی بنی نهد بن زید السلام علی من
آمن بالله عز وجل ورسوله - لکم یا بنی نهد
فی الوظیفة الفریضة ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم
ما لم تضمروا الاماق وتاکلوا الرباق من اقر
بما فی هذا الکتاب فله من رسول الله صلی
الله علیه وسلم الوفاء بالعهد والذمة و
من ابی فعلیه الربوة -

قال الحافظ اخرجه ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمه وابو نعیم
کلهم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی الله عنه ورواه
ایضا زبیر بن معویة عن لیث بن ابی سلیم
عن حبة العرنی عن حذیفة الیمان مثله
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکالے
ہوئے دودہ میں اور لسّی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکو بنی نہد
کیلئے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑھے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ نہ روکا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ [illegible] جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو [illegible] نے اقرار کیا اوس سب کا جو ہیں
فرمان میں ہے اوسکے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ ہے)
کہا حافظ نے کہ تخریج کیا [illegible] ابن عساکر نے اپنی کتاب امثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریق سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان رضی اللہ عنہ سے۔ اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سیرة المهدیة عن علی رضی الله عنه فی روایته الطویلة وفیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم بارك لهم فی محضها ومخضها ومذقها واحبس الرمن بیانع الثمر وابعث راعیها فی الدثر وافجر لهم الثمد وبارك فی الولد ثم کتب معهم کتابا نسخته ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول الله الی بنی نهد ۔ السلام علیکم ۔ من اقام الصلوة کان مومنا ومن اتی الزکوة کان مسلما ومن شهد ان لا اله الا الله لم یکتب غافلا لکم فی الوظیفة الفریضة ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم مالم تضمروا الرماق ولم تاکلوا الاباق من اقر فله الوفاء بالعهد والذمة ومن ابی فعلیه الربوة ۔

واما طهفة بن زبیر فهکذا سماه ابن عبد البر فی الاستیعاب بالفاء واما ابن منده وابو نعیم فحکی عنهما ابن الاثیر فی اسد الغابة انهما سمیاه طهیه بالیاء التحتانیة واما طخفه بالخاء المعجمة والفاء ونغنه بالغین المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء فذکرها الشهاب الخفاجی فی شرح الشفا ۔

اسکو ابن اثیر نے ۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب تفسیر محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اس روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودہ میں اور اونکے لسی نکالے ہوئے دودہ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پہلوں کے ساتھ (یعنی پختہ پہل پیدا کر) اور بہیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کر اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب سے بنی نہد کیجانب ۔ السلام علیکم ۔ جو شخص کہ نماز پڑہے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکھا جاویگا ۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑہے اونٹ اور بیمار مریض جانور ۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ ۔ نہ منع کیا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودہ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے طہفہ بن زبیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان کیا ہے اوسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے انکا نام طہیہ بیاء تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ خاء معجمہ ورفاء اور نغنہ تاء فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فاء پس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب ۔ خفاجی نے شرح شفا میں ۔

غرائب الالفاظ التی وردت فی القصة والکتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ۔ بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ ۔ پست زمین ۔ اضافت کی گئی اسکی

اى اضيف الى تهامة يعنى ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمى - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر العراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
لقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - غائلة - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - غليظة الوطأ -
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - نشف -
اى يبس - مدهن - بفتح الميم
والهاء نقرة فى الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوح بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب اراضی۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ میس بفتح میم وہ درخت
جس سے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتما سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حاء مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
اوردیا بادل اخوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا نستخلب خاء معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خاء معجمہ
یاء تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر راء مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم راء مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یاء تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجائے۔ النطاء بکسر نون وطاء مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطاء
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدہن بضم میم اور ہاء ہوز پہاڑ کا گڑہا جس میں پانی
جمع ہوجائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثاء مثلثہ گہانس کی جڑ ایلوح بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ سے عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یاء تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج ـ بضم المهملة واللام والجيم وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته **الودی** ـ بفتح الواو وکسر المهملة وشد التحتانیة الفسیل یرید انه یبست النخل **عنن** ـ محرکة یقال عن لی الشیء اذا اعترض اراد به الظلم وقیل اراد به الخلاف والباطل ـ **طما** ـ ای ارتفع بامواجه **تعار** ـ ککتاب اسم جبل ـ واراد به الی یوم القیامة ـ **نعم** بفتحتین **همل** بضم الهاء وشد المیم جمع هامل ای مهملة لا رعاء لها ـ **اغفال** ـ جمع غفل بالفتح اللتی لا لبن لها ـ **لاتبل ببلال** ـ ای لا ترطب برطب ـ **وقیر** ـ بالواو والقاف قطیع الغنم ـ **کثیر الرسل** ـ بفتح الراء المهملة ـ شدید التفرق فی طلب المرعی **قلیل الرسل** ـ بکسر المهملة هو اللبن **سنیة الحمراء** ـ بضم السین المهملة صغر للتعظیم ای جدب شدید **موزلة** من الازل وهو الضیق والشدة ـ **علل** محرکة الشربة الثانیة ـ **نهل** محرکة الشربة الاولی ـ **محضها** ـ بالمهملة والمعجمة ای خالص لبنها ـ **مخضها** ـ معجمتین ما مخض من اللبن واخذ زبده واصله تحریك السقاء الذی فیه اللبن حتی یتمیز زبده فیوخذ منه ویسمی ذلك اللبن الماخوذ زبداه مخیضا ـ وهو صفة لا مصدر میمی **مذقها** ـ بالمیم والمعجمة والقاف ای ممزوج

عنن بالتحریک بولا جاتا ہے عن لی الشیء جبکہ پیش آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے **طما** یعنی بلند ہوا اپنی موجوں سے **تعار** بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔

نعم بفتح نون و عین مہملہ **ہمل** بضم ہا و تشدید میم جمع ہے ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ **اغفال** جمع ہے غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔

لاتبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے **وقیر** واو قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ **کثیر الرسل** بفتح را مہملہ بہت دور دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔

قلیل الرسل بکسر را مہملہ۔ دودھ۔ **سنیة الحمراء** بضم سین مہملہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے سخت قحط سالی۔

موزلة ماخوذ ہے ازل زا معجمہ سے جس کے معنی ہیں سختی اور تکلیف۔

علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ **نہل** محرکۃ اول مرتبہ پانی پلانا۔ **محضها** حا مہملہ ضاد معجمہ یعنی اونکا خالص دودھ۔

مخضها خا معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بلوا ہوا ہو اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔

مذقها میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

باللدواصل معناه الخلط ثم استعمل فی اللبن المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم ولانعامهم المذکورة فی کلام طهفة فدعی النبی صلے الله علیه وسلم بالبرکة فی البانهم باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضرع وسقیها فانما الالبان تکثر بنبات المرعی وهو انما یکون بالمطر فکانه قال اللهم اسق بلادهم واجعلها مخضبة ملبنة - الدثر - بمهملة المفتوحة ثم المثلثة ساکنة ویجوز فتحها ثم المهملة المال الکثیر وقیل الخصب والنبات اذنه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطے وجه الارض - ثمد - بفتح المثلثة واسکان المیم وقد تفتح الماء القلیل لامادة له ای صیره کثیرا - ودائع الشرک - المراد به العهود والمواثیق التی کانت بینهم وبین من جاورهم من الکفار فی المهادنة یقال توادع الفریقان اذا اعطے کل واحد منهم للآخران لا یغزوه ویسمی ذلک العهد ودیعا بلاهاء فیقال اعطیته ودیعا ای عهدا قیل والظاهر ان المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء هدر کما فی حدیث الآخر کل دم فی الجاهلیة تحت قدمی هذا ای متروک هدار وقیل المراد ما کانوا استودعوه من اموال الکفار الذین لم یدخلوا فی دین الاسلام اراد احلالها لهم لانها مال کافر قدر علیه من غیر عهد ولا شرط فهو فیئ ما لم یوجف علیه بخیل ورکاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو- اور یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دعا کی رسول الله نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ میں اور مقصود اس دعا سے دراصل اون کی زمین کی سرسبزی وشادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے الله پانی دے اونکے شہروں کو اور کردے اونکو تروتازہ اور دودہ والا- الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح ثار مثلثہ کا بھی پھر راء مہملہ یعنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ ہریالی اور نبات- اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈہانک لیتی ہے سطح زمین کو- ثمد بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم- اور کبھی میم مفتوح بھی ہوجاتا ہے- تھوڑا پانی . جسکا مخرج نہو یعنی کردے اوسکو بہت- ودائع الشرک اس سے مراد وہ عہد وپیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلاہاء کہتے ہیں پس بولا جاتا ہی اعطیته ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے کہا ہی کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوگئے ہیں بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر معاف ہی جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون وقتل جو جاہلیت میں ہوا میرے اس قدم کے نیچے ہی یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہی کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع وديعة بالهاء ولا يرد انه صلى
الله عليه وسلم لما هاجر خلف عليا لرد
الودائع التي كانت عنده لانه كان قبل
حل الغنائم له او لانه صلى الله عليه وسلم
فر من نسبته للخيانة وذهاب شهامته
وامانته فيطعنوا في الاسلام ويعرضوا
من الايمان - **وضائع الملك** وضائع
جمع وضيعة بمعنى موضوعة وهي الوظيفة
التي تكون على الملك بكسر الميم وهو ما
يملك وهو ما يلزم الناس في اموالهم
من الزكوة والصدقة اى انتم فيها كسائر
المسلمين لا نتجاوز عنكم ولا نزيد عليكم
شيئا وقيل الملك بضم الميم والمعنى ان
كان ملوك الجاهلية يوظفونه على الرعايا
فلا يوخذ منكم وهو لكم - فلام لكم على
ظاهرها على التفسيرين الاخيرين للودائع
ووضائع وعلى الاولين بمعنى على كقوله
ومن اساء فعليها - **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانية ثم اللام ثم الطائين الاولى
مكسورة والثانية مجزومة على النهي اى
لا تمنعها قال ابن الاعرابي لط الغريم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام
ومهملتين لا تمل عن الحق ما دمت حيا
فريضة - بالفاء والضاد المعجمة اى
الهرمة المسنة بقطع اسنانها او لانقطاعها

میں رکھا ہو۔ نہیں کافی ہوئے تھے حلال نہیں ہوا اسکی وجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہو اوسپر بغیر کسی عہد کے
کے پس وہ معاف ہے جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدِیعَۃ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اس بات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہی اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کیجائے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہے جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہو اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی
یہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا۔ پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسے [illegible] رسول اللہ من اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تاء فوقانیہ پھر لام پھر دو طا پہلا اول مکسور اور ثانی مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لَطَّتِ النَّاقَۃُ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کرے
لا تلحد بضم تاء فوقانیہ اور لام اور حاء اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فاء و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات ھذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمۃ المریضۃ وروی العارض بالمھملۃ
وھی الناقۃ التی یصیبھا کسر ومرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمۃ وھی من الابل
الحدیثۃ العھد بالنتاج وھی من خیار
المال - **ذوالعنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** ھو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المھر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمۃ وکسر الموحدۃ وھو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشرارہ ولنا وسطہ - **سرح**
بمھملات وفتح الاول الماشیۃ التی تسرح
بالغداۃ للمرعی والمراد ان مطلق الماشیۃ
لا تمنع عن مرعاھا - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل ھو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ھھنا الشجر الذی لا ثمر لہ
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیرہ لانہ اذا
نھی عن قطع الذی لا ثمر لہ فغیرہ اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیۃ
والقصد الرفق بمن تؤخذ منھم الزکوۃ -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
والبغض - **رباق** - بکسر المھملۃ وھو الحبل
شبہ بالعھد واستعیر الکل الحبل بنقضہ -
ربوۃ بکسر الراء وفتحھا وضمھا ھی الزیادۃ

رہی ہو اُس کا یہ نام رکھا گیا ، یوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اِس قسم کے جانور **فارض** فا سرار مہملہ ضاد معجمہ مریضہ اور
روایت ہے عارض بھی دیعنی مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فار اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذوالعنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے - **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو -
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واؤ پر تشدید - چھوٹا
بچھیرا - **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے **سرح** سین
مفتوحہ - رار - حار مہملہ - وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں سے چھٹے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں - یا
بڑا پیڑ - اور مراد اِس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی - **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ دا
جانور چراگاہ سے اِس اِنتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر را مہملہ
بمعنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہا نیکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ - بھی آتا ہے

يعنى من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها
عقوبة له وهى كما روى فى صحيح البخارى واما
العباس فهى عليه ومثلها معها اى كان
العباس منعها۔ **رماق**۔ الرمق القطيع
من الغنم يعنى هذا الرفق جار بكم مالم تخفوا
غنمكم عن المصدق۔ **ويستنبط من**
قوله ذو العنان الركوب۔ ان فى
الخيل صدقة وتوخذ فى الصدقة نفس
الخيل لكن ماذهب اليه محدث ولا فقيه
من فقهاء نعم اختلفوا فى صدقة الخيل
فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة
وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة فى ذكور
الخيل منفردة ولا فى اناثها منفردة فى
رواية۔ وفى كل فرس من المختلطة الذكور
والاناث سائمة دينار او ربع عشر
قيمته نصابًا۔

حاشية على كتاب بنى فهد بيان
فصاحته صلى الله عليه وسلم

قال فى السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء
والكتاب الذى انطبق على لغتهم اى من
حيث المماثلة فى غرابة الالفاظ مع انه زاد
عليها فى الجزالة اى حسن النظم والتاليف
وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه
عليه ان يكلم كل ذى لغة بلغته على اختلاف
لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها
فلما كان كلام ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم
على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ
دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا
ہے اوسکے مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن
عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اوسکے اور حضرت عباس
نے روک لیا تھا زکوۃ کو۔ **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور
نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں
کو عامل زکوۃ سے۔ اور **قول** رسول اللہ ذو العنان سے
مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجاوے زکوۃ
نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول
کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں
پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح
اگر سب وہ ہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں اور اگر دونوں ملے ہوئے ہوں
یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرتے ہوں ایسے ہی ہوں
ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت
نصاب کو پہونچ جاوے۔

استعمالها معهم فاستعمالها مع من هو لغته لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها العربي وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت فى كتب السنة - انتهى - وقال القاضي عياض فى بيان فصاحة اللسان وبلاغة القول - اما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذى لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة معان وقلة تكلف اوتى جوامع الكلم وخص ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها ويباريها فى منزع بلاغتها كان كثير من الصحابة يسالونه فى غير موطن عن شرح كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علی ذلك وتحققه- وليس كلامه معتوريش والانصار ككلامه معز والمشعار الهمدانی وطهفة النهدی وقطن بن حارثة (كما اقول اطلعت عليه فی كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندی وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن-

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنی حينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر فی مصباح المضی قال ابن سعد فی الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الی بنی حينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل علی آتيكم راجعين الی قريتكم فاذا جاءكم كتابی هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيئاتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدی وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم والكراع والحلقة الا ما عفی عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالی المومنين والمسلمين فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے۔ جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اون لوگوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپ نے صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا جاتا ہے اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہارے خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطاعهم بشر فهو شر له وان ليس عليكم الامير الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے کہ جو شخص تم کو ذکر کریگا اہل مقنہ سے بہتری اوسکا اچھا ہو اوسکیلیے اور جو برا ذکر کریگا اوسکے بڑا خرابی ہوا اوسکیلیے اور تمپر امیر تم ہی میں سے کیا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة - موضع قريب من ايلة - آتيكم اى رسلكم - بزكم - بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعني بزكم الذي تصالحون عليها في صلحكم قال الجوهري بزه يبزه بزا سلبه وفي المثل من عز بز اى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة النساء والبز السلاح ايضا - الحلقة - ما جمعت الدار من سلاح ومال - عروك خشب يلقى في البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهري والعرك الصياد و... سخرة التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا في مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بائے موحدہ اور زاء معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابتززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقۃ وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عروک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈالکر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔
سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے (بیگار) ایسطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

كتاب النبي لبني بارق

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کرلی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة من بارق ومن مرّ بهم من المسلمين في عرك او جدب فله ضيافة ثلثة ايام واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم ۔ شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن اليمان وكتب ابي بن كعب ۔	علیہ وسلم کا ربیعی) بارق کے نام (یہ) ایں مضمون اکہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر یعنی وہاں کی چراگاہیں، نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو اونکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد ۔ الجد القطع وجاء في حديث ابي سفيان جد ثدي امك ۔ **مربع** ۔ المربع والمتبرع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام الربيع ۔ **مصيف** ۔ موضع ينزل فيه ايام الصيف **عرك او جدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اينعت** ۔ من ينع التمر كمنع وضرب ينعا بالفتح وينعا وينوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه ۔ **يقتثم** يقال فلان اقتثم المال ۔ اي جمعه	**لا تجد** جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک او جدب** عرک بارش کا سال دسمت اجدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع التمر سے باب فتح وضرب ینعاً بفتح تحتانیہ وینعاً وینوعاً۔ دونوں میں یار تحتانیہ کا ضمہ۔ بولاجاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولاجاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة ۔ يدل على ان الضيف له حق على كل بلد او قرية او حارة على	**قولہ فلہ ضیافۃ**۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب
او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم
لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح
الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو
صدقة ولا يحل له ان يثوى (يقيم) عنده
يحرجه اخرجه الشيخان۔

قوله فلابن السبيل اللقيط
يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار
مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و
ياكل ولو شبع بطنه ولا يجوز له ان
يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت آخر

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے
تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ
اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس
کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ
ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ
اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔
قولہ فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو
جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگرچہ پیٹ
بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے
لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

کتاب لبنی ضمرۃ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة
ابن اسحق في ذكر غزوة ودان فقال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنى عشرة
ليلة مضت من صفر في سنة الثانية
في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري
يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة
سيد بني ضمرة وهو مجدي بن عمرو واستقرت
المصالحة على ان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب
رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوۂ وداں کے ذکر میں سیرۃ ابن
اسحق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲ تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں
تھا۔ قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح
ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری
صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے
اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی
رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک
تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بني فلان اى صالحهم و
سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اى يدع
كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب
القرظي موادعا له صلى الله عليه وسلم۔ كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں
نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے سے ہے
یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اُسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے
ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسیطرح ہے مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لبنی ضمرة بانهم آمنون علی اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة علی من رامهم الا ان یحاربوا فی دین الله ما بل بحر صوفة وان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه علیهم بذلک ذمة الله الیه وذمة رسوله

متعلق لکتاب بنی ضمرة واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی غزوة الابواء و هذا هو غزوة ودان فقال وفی هذه الغزوة وادع مخشی بن عمرو الضمری وکان سیدهم فی زمانه۔

علی ان لا یغزو بنی ضمرة ولا یغزونه ولا یکثروا علیه جمعا ولا یعینوا عدوا وکتب بینه وبینهم بذلک کتابا۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام بایں مضمون کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جب تک کہ تر کرے دریا کپڑے کو دوام تا قیامت اور رسول اللہ صلعم جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق بہ نامہ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابواء میں اور یہی غزوہ ودان ہے پس کہا کہ اِس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

اِس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں اسکی بابتہ تحریر۔

کتاب تبع الذی کتبه تبع الیه صلی الله علیه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال فی المواهب لما هاجر رسول الله الی المدینة دخله صلی الله علیه وسلم ابو ایوب فی بیته و ذکر ابن اسحق فی المبتدا و صاحب قصص الانبیاء ان هذا البیت لابی ایوب بناه له علیه الصلوة والسلام تبع الاول ابن حسان الحمیری۔ روی ابن عساکر انه قدم مکة وکسا الکعبة وخرج الی یثرب وکان فی مائة الف وثلثین الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیاء نے کہ یہ ابو ایوب والا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها اخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرجوا منها فسألهم عن الحكمة فی مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذی يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب فمات بالهند - ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فی المبتدا والقصص فالدار
الدار التی بناها تبع للنبی صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان كان لابی
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذی
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابی ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانی
لم ار فی وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہسے ہو
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہے پس ہم یہانسے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کیلیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خریدی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سرہر آوردہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ پہنچیں آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی
ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح کلمہ سے اظہار فرحت کا ایسی تین مرتبہ

وقد جاء فی الحدیث انه صلی الله علیه وسلم قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبرانی واخرجه الامام احمد فی المسند عن سهل ابن سعد رضی الله عنه وقیل اهل المدینة الذین نصروه علیه الصلوٰة والسلام هم ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفی روایة انهم الاوس والخزرج كذا حكاه فی تحقیق النصرة فی تاریخ دار الهجرة لقاضی شیخ زین الدین بن الحسین المراغی من فضلاء طلبة جمال الاسنوی وذكره ابن دحیة فی التنویر والبغوی فی معالم التنزیل عن عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبی و اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابی بن كعب وایضا ابن عساكر عن عباد بن زیاد فی كل من هذه الروات - ان تبعا اراد خراب یثرب فاخبروه ان هذه البلدة دار هجرة نبی یخرج فی اخر الزمان. فذكروا القصة وفیه ذكر الكتاب قال بعضهم كان مضمون الكتاب هكذا - اما بعد فیا محمد انی امنت بك وبربك ورب كل شیٔ وبكتابك الذی ینزله الله علیك وانا علی دینك وسنتك وامنت بك و بربك وبكل ماجاء من ربك شرائع الاسلام والایمان فانی قلت ذلك فان اسامت فیها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لی یوم القیمة ولا تنسنی فانی من امتك الاولین وتابعتك قبل مجیئك وقبل ان یرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تہا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے. اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علماء) اوس وخزرج ہیں اسیطرح بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں جو قاضی شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی کے فاضل طلبہ میں سے تہے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور ذکر کیا ہے اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے ابی بن کعب سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن زیاد سے ہی. ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ کیا تہا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا. پھر ذکر کیا وہی قصہ اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا. کہا بعض علما نے کہ مضمون اوس خط کا یہ تہا کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے اے محمد میں ایمان لایا تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا. اور میں تیرے دین اور تیرے طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر اوس چیز پر جو آئیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور ایمان کے تحقیق میں نے ہی کہا ہے یہ پس اگر پایا میں نے اسلام کو تو کیا تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پایا تو ہیں تجھکو تو شفاعت کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسو ہیں سے پہلی تیری ... اول امت ... [illegible] اور اتباعت کرنیوالا ہوں ...

الله قالا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفي رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهري الخ **يدل هذا الكتاب**
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه
الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق في
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
اطاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثاني
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا الاختلاف

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے گئے تھے کو
اسد پس ہیں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر تھا
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر
دہمیشہ حکم واسطے اسد کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اسد کی مدد سے۔ اور لکھا تھا عنوان ربتہ خط کا یہ
کہ محمد بن عبد اسد صلی اسد علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے۔ امانت ہے اسد کی جس شخص کے ہاتھ پڑے سے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچادے مکتوب الیہ کو۔ اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے۔ بیان کیا گیا ہے مجھسے
کہ اسد کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اسد کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ
اخذ اللہ یعنی لیا جبکہ اسد نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی۔ کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اسد نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اسد کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اسد حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی فذهب قوم الی ان الله تعالی اخذ
المیثاق من النبیین خاصة قبل ان یبلغوا
کتاب الله ورسالاته الی عباده ان یصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان
یومن بمن یاتی بعده من الانبیاء وینصره
ان ادرکه وان لم یدرکه قیام قومه بنصرته
ان ادرکوه فاخذ المیثاق من موسی علیه
السلام ان یومن بعیسی علیه السلام و
من عیسی علیه السلام ان یومن بمحمد صلی
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر
والحسن وطاؤس وقیل انما اخذ المیثاق
من النبیین فی امر محمد صلی الله علیه وسلم
خاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة
والسدی فعلی هذا القول اختلفوا فقیل
انما اخذ الله المیثاق علی اهل الکتاب الذین
ارسل الیهم النبیین ویدل علیه قوله تعالی
ثم جاءکم وانما کان محمد مبعوثا الی اهل
الکتاب دون النبیین وانما اطلق هذا
اللفظ علیهم لانهم کانوا یقولون نحن اولی
بالنبوة من محمد لانا اهل الکتاب والنبیون
منا وقیل اخذ الله المیثاق علی النبیین
وامهم جمیعا فی امر محمد صلی الله علیه
وسلم فاکتفی بذکر الانبیاء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علی بن ابی طالب
ما بعث الله نبیا آدم فمن بعده الا
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلی الله علیه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کے ذریعے انکی
امت سے اور اسوجہ سے اختلاف کیا ہے معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچاویں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو میں باہم تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاسکے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرینگا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہو کر لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثُمَّ جَاءَکُمْ اور جز این نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلیے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ہو کیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہونا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد علی قومه لیومنن به وان بعث وهم احیاء ینصرنه وقیل ان المراد من الآیة ان الانبیاء کانوا یاخذون العهد والمیثاق علی اممهم بانه اذا بعث محمد صلی الله علیه وسلم ان یومنوا به وینصرونه وهذا قول کثیر من المفسرین۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو زنبیا لیتے سب ہیں عہد اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لتمیم بن اوس الداری وقصة وفودهم وفیها عدة فرامین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذکر صاحب اصلاح المضی قصة وفود الداریین فقال قال ابن سعد قدم وفد الداریین علیه صلی الله علیه وسلم منصرفه من تبوک وهم عشرة نفر منهم تمیم ونعیم ابنا اوس بن خارجه والطیب بن ذر وهانی بن حبیب وعزیز بن مالک فاسلموا و سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیب عبدالله وسمی عزیزا عبد الرحمن واهدی هانی بن حبیب لرسول الله صلی الله علیه وسلم افراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحلیه نساءک ثم تبیع الدیباج فاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل یهودی بثمانیة الاف درهم فقال تمیم قریتان من الروم یقال لاحدهما حبری وللاخر بیت عینون فان فتح الله علیک الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا پس کہا کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبداللہ اور عزیز کا عبدالرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباسؓ کو اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنالے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباسؓ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبرے ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کرے اللہ آپکے لیے ملک شام تو بخشدیجیے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلی الله علیه وسلم فیما لک کتب
بن لک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاه ذلک و
کتب رضی الله عنه له به کتابا انذکره
انشاء الله واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول الله صلی الله علیه وسلم واوصی لهم
بجاد مائة وسق - وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
بحوالة ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرة ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا -
ان لهم حبری وعینون بالشام سهلها
وجبلها وماءها وحرثها وقریتها وانباطها
ولعقبه من بعده لا یحاقه فیها احد ولا
یلجه علیه بظلم ومن ظلمهم فاخذ منهم
شیئا فان علیه لعنة الله والملائکة
والناس اجمعین - وذکر قصة وفودهم
شیخ الدحلانی فی سیرته فقال وفد علیه
صلی الله علیه وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوه نعیم الداری واربعة آخرون
وکانوا علی دین النصرانیة فاسلموا وحسن
اسلامهم وکان وفدهم علیه مرتین
مرة بمکة قبل الهجرة ومرة بعدها وفی
المرة الاولی سألوا رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان یعطیهم ارضا من ارض الشام
فقال لهم سلوا حیث شئتم قال ابو هند

اور بھی اس بابتہ ایک سند میں جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاء اللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہو جائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور - وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا [illegible] اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول [illegible] سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیہات
ملک شام [illegible] پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
[illegible] ابو ہند داری نے جو تھے ساتھ والوں میں سے

الجاد معنی المجد وای نخل یجد منه ما یبلغ
مائة وسق - کذا فی مجمع البحار -

[illegible] وہ کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس کے
کاٹے جاویں سو وسق - اسیطرح مجمع البحار میں ہے ۱۲

الداری وهو من اصحاب تمیم فنهضنا
من عنده نتشاور فی ای الارض ناخذ
فقال تمیم نسأل بیت المقدس قال ابو
هند هذا محل ملك العجم ومحل ملك
العرب فنخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله
بیت حبرون وکورتها فنهضنا الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ذلك له فدعی
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا کتاب ذکر
فیه ما وهب محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
الداریین ۔ اعطاه الله الارض فوهب
لهم بیت عینون وحبرون والمرطوم وبیت
ابراهیم الی الابد شهد عباس بن عبد المطلب
وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی
تسمعوا انی قد هاجرت قال ابو هند فانصرفنا
فلما هاجر صلی الله علیه وسلم الی المدینة
قدمنا علیه وسألناه ان یجدد لنا کتابا
آخر فکتب لنا کتابا آخر نسخته ۔
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا ما انطی
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لتمیم
الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حبرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراهیم برمتهم
وجمیع ما فیهم نطیة بت ونفذت وسلمت
ذلك لهم ولاعقابهم من بعدهم الی الابد
فمن آذاهم فیه آذاه الله وشهد ابو بکر
ابن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

تب اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بات کا کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ رکھ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ۔ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ میں نے ہجرت کی
کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپ سے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجیے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا میں نے تمکو بیت حبرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا میں نے اور دیدیا میں نے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اس بارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

۲۸ کتاب التمیم بروایت الشیخ اللیجاوی

۲۹ دوسرا کتاب تمیم بعد الهجرۃ

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی سفیان وکتب۔

وآوردہ فی المواھب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برھان الدین ابراھیم الفرازی روی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی ھند الداری فذکر مثل ھذا وقال فلما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فامنع من کان یومن باللہ والیوم الاخر من الفساد فی قری الداریین وان کان اھلھا قد جلوا عنھا واراد الداریون ان یزرعوھا فلیزرعوھا بلا خراج واذا رجع الیھا اھلھا فھی لھم وھم بھا احق والسلام علیک۔

قال ونقل ھذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفزاری نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابو عبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤنمیں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داری وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلامحصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ فقبل الافراس والقباء ای ورد الخمر وھذا یدل علی عدم قبول ھدیۃ الخمر فانہ لاینتفع بہ عند المسلمین بوجہ من الوجوہ اصلا۔ **قولہ فتبیعھا**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر اشراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا۔ **قولہ فتبیعھا** یعنی فروخت کروے وہ اجکو اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا يدل على جواز بيع
ما يحرم لبسه ويؤيده ما روى عن جابر
بن عبد الله قال لبس النبى صلى الله عليه
وسلم قباء له من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهانى عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكى فقال يا رسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فمالى فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفى درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضى عياض
عن قوم اباحته وقال ابوداؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه فى الدنيا
لم يلبسه فى الاخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہے
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیئے تجھکو نہیں دیا ہے کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابوداؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہے پس کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حریر فلبسہ ثم صلے فیہ وانصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین متفق علیہ - قولہ شهد ابوبکر و عمر و عثمان و علی - ترتیب هذہ الشهادة یدل علی ترتیب الخلافة الذی وقع بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم وصارت معجزة لہ فیما الهمہ اللہ علی قلوب امتہ فی جعلهم واتفاقهم علی ترتیب الخلافة -

تو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلئے متفق علیہ - قولہ شهد ابوبکر و عمر و عثمان و علی - اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہوگیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایطور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر -

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجرو بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندة من طریق ابی ثمامة بن الهریس بن الربعی عن ابیہ عن ابیہ ربعی عن ابیہ اقیصر ان جرو بن عمرو العذری حدثہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب علیہ الصلوة والسلام لہ کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر - وذکرہ ابن الاثیر وقال اخرجہ ابن مندة وابو نعیم بالراء المهملة وابو عمر وفی ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورأیت فی نسخة صحیحة من الاستیعاب جزاء بالمعجمتین علی وزن خفاء - قولہ لیس علیکم حشر

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے نزدیک تھیں تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابو عمرو نے جزء راء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا مینے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء - جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر - قولہ لیس علیکم حشر یعنی نہ بھیجے

قولہ فروج حریر باضافة من باب خاتم فضة وروی تو کما وهو بفتح فاو تشدید راء مهملة مضمومة واخرہ جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث اخر انہ صلعم صلی وعلیہ فروج حریر هو قباء کذا فی مجمع البحار - ۱۲

قولہ فروج حریر - ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضة میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا اسی طرح ہے مجمع البحار میں -

ای لا تندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوٰۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار فا قولہ ولا تعشر ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبات۔	جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوٰۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوٰۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا تعشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوٰۃ واجبہ ہے

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردام۔ ھذا ما اعطی رسول اللہ لجمیل بن ردام العذری۔ اعطاہ الرمداء۔ لا یحاقہ فیہا احد وکتب علی بن ابی طالب۔	ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو دیا آپنے اوسکو رمداء (موضع) نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضیء بحوالۃ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلی اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی ومن تبعہ ما اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفارقوا	ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضیء نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اسکی قوم کو کہ جبتک کہ وہ قائم رکھیں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور اطاعت کریں اللہ کی اور رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله۔
وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا!

اور ان کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔
اور نہیں پایا میں نے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا میں نے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا میں نے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں میں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة غير منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن منداة باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلى الله علیه وسلم کتب لجنادة۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلى الله علیه وسلم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی بابت۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا رہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلى الله عليه وسلم باليمنى المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ [illegible] ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری تخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلى الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

[illegible] خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ [illegible] ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا میں نے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بينا انا مضطجع في فراشي اذ سمعت في داري صريراً كصرير الرحى ودوياً كدوي النحل ولمعاً كلمع البرق۔ فرفعت راسي فزعاً مرعوباً فاذا انا بظل اسود مدلى يعلو ويطول في صحن داري فاهويت اليه ومسست جلده فاذا جلده كجلد القنفذ فرمى في وجهي مثل شرر النار فظننت انه قد احرقني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عامر دار سوءٍ يا ابا دجانة فقال ائتوني بدوات وقرطاس فاتي بهما فناوله علي بن ابي طالب و قال اكتب۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين الى من طرق الدار من العمار والزوار والسائحين الا طارق يطرق بخير يا رحمن۔ اما بعد فان لنا ولكم في الحق سعة فان تك عاشقاً مولعاً او فاجراً مقتحماً او راعياً حقاً مبطلاً فهذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ورسلنا يكتبون ما تمكرون۔ اتركوا صاحب كتابي هذا وانطلقوا الى عبدة الاصنام والى من يزعم ان مع الله الهاً آخر لا اله الا هو كل شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون۔ تغلبون۔ حم لا ينصرون حمعسق۔ تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سنی میں نے ایک آواز مثل آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ شہد کی مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا میں نے اپنا سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا میں نے اوسکا اور میں نے اوسکی جلد کو چھوا تو اوسکی جلد مثل جھاؤ چوہے کے تھی پس پھینکے میرے مونھ پر آگ سے انگاروں کے شعلے تو گمان کیا میں نے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے رہنے والا گھر کا (یعنی ذی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے آتا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا پیچ کرنیوالا حق باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے درحالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو گے تم تغلبون حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جاویں اعداء اللہ کے اور پہونچ گئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع شر کا اور نہ قوت ہی تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی وبت فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانة احرقتنا واللات والعزی۔ فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا نعود لنا فی دارك ولا فی جوارك فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة۔

کہا ابودجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سوگیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا قسم ہے لات وعزیٰ کی ابودجانہ جلادیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھالیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑہی اور خبر دی آپکو انکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابودجانہ اٹھالے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بہیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو ابن العاص۔ قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاص عنه۔

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو بادشاہوں (مراد دونو بھائی) کے نام اور بھیجا اوسکو عمرو بن العاص کے ہمراہ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاص کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندی۔ سلام علی من اتبع الهدی۔ اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما۔ فانی رسول الله الی الناس کافة۔ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونوں کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہوجائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کرلیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملککما از ائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما وتظھر نبوتی علی ملککما وکتب ابی بن کعب فذکر قصة مکالمة العبد لعمرو بن العاصی وملاقاته باخیه جیفر واسلامھما مفصلاً

اقول وکذا ذکره صاحب مصباح المضی بحوالة صاحب ھدی المحمدی وقال فیه کان بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدة سنة ثمان من الھجرة وذکر بعده کتابًا اٰخر الی ملوک عمان لم اجده فیما سواه لم یسم فیه احد بل قال روی ابو عبید فی کتاب الاموال۔ قال وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان۔

فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناه کان خاصة بھما وفی ھذا اشرك غیرھما معھما من ملوك عمان ونسخته ھکذا۔

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تم سے جاتا رہیگا اور میرا لشکر تمہارے میدانوں میں جاویگا اور میری نبوت تمہاری سلطنت پر ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس کے بہائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا اور یہیں کہ بہیجا تمہارے رسول اللہ نے عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ سنہ ۸ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک عمان کیطرف ایک فرمان پس تطبیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونوں کے نام اور اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بہی۔ نسخہ اوسکا اسطرح ہے۔

ھذا ما کتبه صلی اللہ علیه وسلم الی ملوك عمان (جیفر وعبد وغیرھما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر وعبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول اللہ لعباد اللہ الاسدیین ملوك عمان واسد عمان من کان منھم بالبحرین انھم ان اٰمنوا واقاموا الصلوة واٰتوا الزکوة واطاعوا اللہ ورسوله واعطوا حق النبی صلی اللہ علیه وسلم ونسکوا نسك المسلمین فانھم اٰمنون وان لھم ما اسلموا علیه غیر ان مال بیت النار ثنیا للہ ولرسوله وان عشور التمر صدقة ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں بادشاہان عمان اور اسعدن جو ہوں اونمیں سے بحرین میں دیا یہ مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز پڑہیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اسکے رسول کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن میں ہیں اور انکے لیے وہ سب کچھ ہے جسپر وہ اسلام لائے (یعنی وہ چیزیں جو اوس وقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوا اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اسکے رسول کیلئے اور عشر تمر کے صدقہ میں اور اسیطرح نصف عشر اناج کے اور

کتاب الی جیفر وعبید وغیرھما من ملوک عمان

نصرهم و نصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاؤهم يطئون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار - افاد ان الاوقاف فى غير ملة الاسلام اوقاف فى الاسلام ايضاً اذا ظهروا عليهم فهو حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم و جعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیر خواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے اونکے چکیاں رہا پن چکی اونکی ہیں پیس لیویں اوسمیں جسقدر چاہیں یعنی کوئی حاصل خراج اسکا اون سے نہ لیا جاویگا **قوله ان مال بيت النار** اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دیگر مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنیٰ کردیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابى شمر الغسانى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابى شمر الغسانى وكان اميرًا بدمشق من جهة قيصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهرى) نسخة الكتاب هكذا۔ بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى حارث بن ابى شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فانى ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك۔

ذكره فى المواهب مع القصة عن الواقدى وابن عائذ وله ذكر فى مصباح المضيئ ثم قال قال ابن الجوزى رواه الواقدى عن اشياخه۔ فذكره فصالحه۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے۔ میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے اور ذکر کیا اسکو مصباح المضیئ نے بھی پھر کہا کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے [illegible] سے پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال و معافر و همدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر اور ہمدان وغیرہ نام قبیلوں کے نام

قال الحافظ هو رحارث بن کلال احد اقیال الیمن کتب الیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتابا وذکرہ ابن الاثیر وقال لہ ذکر فی حدیث عمرو بن حزم روی الزہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الحارث وشرحبیل ونعیم بنو عبد کلال۔ لکن لم یذکر لفظ الکتاب فتفحصتہ فی عدۃ کتب فلم اجد لکن ذکرہ جدی فی کتابہ الذی الفہ فی السیرۃ المسمے بالحلیۃ ولم یذکر فیہ التخریج فلفظہ فیہ ھکذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی الحارث بن عبد کلال والی النعمان ومعافیر وھمدان اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فانہ وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ وبلغ ما ارسلتم بہ وخبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ قد ھداکم بھداہ وانکم قد اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ واعطیتم الزکوۃ واعطیتم من الغنائم خمس اللہ وسہم النبی وصفیہ وما کتب علے المومنین من الصدقۃ۔ **اقول** ثم ظفرت بلفظ الکتاب فی طبقات ابن سعد فی ترجمہ حارث ونعیم ابنا عبد کلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا نے جو اونھوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔ بعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہنچایا وہ پیغام جن کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں کہ تھے مسلمانوں پر۔ کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد میں حارث ونعیم بن عبد کلال کے ترجمے میں کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم - اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا - واخبرنا - وخبّرنا وانبأنا - ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تعم عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال ونعمان سرداران ذی رعین ومعافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کی طرف اما بعد ذلکم - الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ اَصْلَحْتُمْ کے

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم - جان تو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا اور خبّرنا اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اُصول کے نزدیک اور وہ جو اِس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا - خبر عما قبلکم - الخ -

یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اِسپر قول اللہ عز وجل کا - یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا - اور قول اللہ تعالی کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ - لیکن متاخرین اہلِ اُصول نے اِس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اِس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سُنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اَخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر (یعنی شیخ نے اسکی قراۃ سُنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر -

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اُصول میں -

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث ومسرح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی نسخہ نامہ ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

ذکر صاحب مصباح المضئ فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم بالله ورسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بآیاته وخلق عیسی بکلماته قالت الیهود عزیر بن الله وقالت النصاری الله ثالث ثلثة وعیسی ابن الله۔

قال وبعث بهذا الکتاب عباس بن ابی ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئ نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث بن زهیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن اقیش العکلی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة واتیتم الزکوة واعطیتم سهم الله عز وجل والصفی فانتم امنون بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد و صلوۃ کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دیا حصہ اللہ عزوجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عزوجل کی امان میں ہو۔

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

مکتوب بنام حارث بن زہیر

لا ادری هو حارث بن اقیش ام حارث
بن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا
فلا اشک انهما واحد ولعل اشتبه علی
ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث
کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن
زهیر) وللآخر حدیث من مات له اربع
من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین
وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن
اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش
نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن
قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر وزعم
ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن
اقیش واحد ولیس کما زعم۔

سے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن
زہیر ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں
کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو
اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ
کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے
کے لیے من مات له اربع من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے
ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ
دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش
عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے
اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ
نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو
ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان
کیا ایسا نہیں ہے (بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر لحارثة والحصن ابنا قطن
وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب
بهما کتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن
ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی خباب
من الماء الجاری العشر ومن العثری
نصف العشر فی عمائر کلب۔
قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان
لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے حارثہ وحصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں مُرْدَت
زمین والوں پر اگر اونھوں نے آباد کیا ہے اوسکو بار جاری
سے تو عشر ہے اور جو بارش سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر
ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔
کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

۱۱۵ کتاب لحارثة وحصن ابنی قطن

۱۱۶ کتاب لحبیب بن عمرو الطائی

قال الحافظ ذكر الرشاطي عن علي بن حرب العراقي في اليتيمان عن ابي المنذر وهو هشام ابن الكلبي عن جميل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائيين يقال له حبيب بن عمرو على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب عليه الصلوة والسلام له كتابا۔ من محمد رسول الله لحبيب بن عمرو واحد بني اجاء ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة واتى الزكوة ان له ماله وماءه ۔

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے کہ روایت کرتے کتاب الیتیمان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا جمیل نے کہ اجائیین سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ دیہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی دیا یہ مضمون کہ) اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ انہیں کا ہے)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحصين بن نضلة الاسدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

ذكر الحافظ وابن الاثير قال رواه ابن منده من طريق عتيق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابي بكر بن حزم عن ابيه عن جده عمرو بن حزم ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لحصين بن نضلة الاسدي ان له ارما وكنيفا لا يحاقه فيها احد۔ وكتب المغيرة۔

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثير ثرما بالمثلثة وكنيفا۔ وفي زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والميم وكتيفة ۔ بالتاء الفوقانية والفاء۔ وايما كان فهما اسم موضعين اقطعهما له۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معافی میں) ہے ارم اور کنیف نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے۔ یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثرما ثار مثلثہ و کنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور میم کتیفۃ۔ تاء فوقانیہ۔ اور فاء۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تھا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن الوليد في جواب كتابه رضي الله عنه حين بعثه الى نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

کتاب لحصین بن نضلہ

کتاب الی خالد بن الولید

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنۃ عشر الی نجران
وامرہ ان یدعوہم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثۃ ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منہم وان لم یفعلوا فقاتلہم
فخرج الیہم خالد حتی قدم علیہم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایہا الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیہ فاقام فیہم خالد یعلمہم شرائع
الاسلام وکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ
الذی لا الہ الا ہو اما بعد یا رسول اللہ
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتہم ان لا اقاتلہم ثلثۃ ایام
وان ادعوہم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منہم واعلمہم معالم الاسلام وکتاب
اللہ وسنۃ نبیہ وان لم یسلموا اقاتل
معہم وانی قدمت علیہم فدعوتہم الی
الاسلام ثلثۃ ایام کما امرتنی یا رسول
اللہ وبعثت فیہم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
و سنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسا کہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه و
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلے الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلے
الله علیه وسلم والسلام علیك یارسول الله
فكتب رسول الله صلے الله علیه وسلم فجوابه
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیك فانی
احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان كتابك جاءنی مع رسولك تخبران
بنی الحارث بن كعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام
علیك ورحمة الله وبركاته -

سے آؤ سلامت رہوگے پس وہ اسلام سے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس کو اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان لکھیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے)
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام سے آئے اور گواہی دی اونھوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے اونکو اور آگاہ کر چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمبر ۲۸ کتاب الی خالد بن ضماد الازدی

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذكر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وكتب رسول الله صلے الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزكوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں ایسے کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان باین مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا يووي محدثا ولا يرتاب وعلى ان ينصح لله ولرسوله وعلى ان يحب احباء الله ويبغض اعداء الله۔ وعلى محمد النبي صلى الله عليه وسلم ان يمنعه مما يمنع منه نفسه وماله واهله وان لخالد الازدي ذمة الله وذمة محمد النبي صلى الله عليه وسلم ان وفى وهذا الكتاب وكتبه ابي **قوله لا يووي محدثا**۔ اعلم انه كان من اكبر الكبائر كما ورد في حديث الصحيح من حديث علي رضي الله عنه لعن الله من اوى محدثا۔ ولهذا اعتنى به في مبادي الاسلام **قوله على محمد النبي** هذا و**قوله ان لخالد الازدي ذمة الله** كلاهما بالشرط۔ في قوله ان وفى۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ اون امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے **قولہ** لا یووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں **قولہ** علی محمد النبی۔ یہ قول اور **قولہ** ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

مکتوب بنام خزیمہ بن عاصم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخزيمة بن عاصم بن قطن العكلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذكره ابن الاثير وقال الحافظ اخرجه ابن شاهين من طريق سيف بن عمر عن البحتري بن حكيم العكلي قاضي سجستان عن ابيه عن خزيمة بن عاصم العكلي ورواه ابن قانع من طريق سيف بن عمر ايضا عن المنير بن عبد الله بن عدس ان عدسا وخزيمة وفدا على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب صلى الله عليه وسلم لخزيمة كتابا نسخته۔

ذکر کیا ہی اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے فرمان پس نقل اوسکا اس طریقہ پر ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله لخزیمة بن عاصم انی بعثتک ساعیا علی قومک فلا یضاموا ولا یظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا ہے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوٰۃ بناکر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے جاویں اور نہ ظلم کیے جاویں

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لذرعة بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

کتاب النبی لزرعة بن سیف

اعلم ان فی ھذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواه ابن الاثیر بروایتہ ابی جعفر عبید ابی اسحق فھو باسم ذرعه ھذا وحارث واخواته بنو عبد کلال جمیعا والذی اخرجه ابن منده وابو نعیم فھو باسم ذرعة وحده کما سنبین وھذا الکتاب علیحدة مستقلة لاجزء کتابه الذی فیه الحارث کما شبه علی البعض لما فیه من التشابه به فجعل ھذا الکتاب جزءه ولیس کذلک فروی ابن منده من طریق محمد بن عبد العزیز بن عفیر قال سمعت ابوی یحدثان عن ابیھما عن جدھما عفیر عن ابیه ذرعة بن سیف قال کتب الی رسول الله صلعم۔ الحدیث بطوله و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لھیعة عن ابی الاسود عن عروة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی ذرعة اذا اتاك رسلی [illegible] الحدیث [illegible] فلما [illegible] [illegible] ما بین [illegible] واسنانھا [illegible]

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے [illegible] روایت کرتے ہیں ابو الاسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ [illegible] نے لکھا ذرعہ [illegible] کہ [illegible] جب آئیں تیرے پاس میرے ایلچی [illegible] یہ [illegible] اصحاب اور [illegible] اور [illegible] [illegible] والعاد [illegible] اور [illegible]

وکذا ذکرہ فی زاد المعاد- وتمام نسخته
فی سیرة المحمدیة ھکذا-
ان اذا اتاکم رسلی فاوصیکم به خیرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زید و
مالک بن عبادة وعقبة بن نمر ومالک
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندکم من الجزیة من مخالفیکم وابلغوها
رسلی وان امیرھم معاذ بن جبل فلا
ینقلبن الا راضیا اما بعد فان محمدا یشھد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالک بن کعب بن مرارة قد حدثنی
انک قد اسلمت من اول حمیر وقتلت
المشرکین فابشر بخیر وامرک بحمیر
خیرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله ھو مولی غنیکم وفقیرکم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاھل
بیته انما ھی زکوة تزکی بها علی فقراء
المسلمین وابن سبیل وان مالکا قد
بلغ الخبر وحفظ الغیب وامرکم به خیرا
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمرو عن شھاب بن عبد الله
الخولانی ان ذرعة ذا یزن اسلم فکتب
الیه رسول الله صلعم- فاخرج طرفا من
ھذا الکتاب من قوله اما بعد الی قوله
فابشر بخیر وزاد بعده واتل خیرا وانشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش بعد اس کے معلوم ہو کہ محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقرا مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
واتل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف تا مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں

ایضاً فی ترجمة مالك بن مراراة و مالك بن عبادة وعقبة بن نمر الی هذا و کانوا رسله صلعم الیه- وقال فی ترجمة عقبة وکتب رسول اللہ الی ذرعة ذی یزن یوصیه بهم ویأمرهم ان یجمعوا الصدقة فیدفعوها الی رسله-

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد- روی البخاری ومسلم فی حدیث ابی هریرة انا لا ناکل الصدقة وفی روایة لمسلم- انا لا تحل لنا الصدقة واختلف فیه انه ما المراد بانا او لنا فقال الشافعی رحمه الله وجماعة من العلماء هم بنو هاشم و بنو مطلب واستدلوا بما رواه البخاری انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد وقال ابو حنیفة رحمه الله ومالك رحمه الله هم بنو هاشم فقط ویدل علیه ما رواه مسلم واصحاب السنن من حدیث عبد المطلب بن ربیعة ان هذه الصدقات انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم- وعن احمد فی بنی المطلب روایتان-

تھے رسول اللہ صلعم کے ذرعہ کی طرف- اور کہا ہے عقبہ کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ذرعہ ذی یزن کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے قاصدوں کو-

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد- روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ- اور مسلم کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ- اور اختلاف ہے اِس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ نہیں حلال ہے محمدؐ کو اور نہ آل محمدؐ کو- اور مراد آل سے اِس جگہ بنو ہاشم ہیں- اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ دو روایتیں ہیں-

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضيء - ان لهم اموالهم ونخلهم ورقيقهم واثارهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه - وان كل ماكان في ثمارهم من خير فانه لا يسأله احد عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية الجذامي -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہائے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین کے نالے جو حضرموت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابتہ کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل -

قولہ سواق- اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں- **قولہ شراج** جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں بہے-

قوله سدر- هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا مالا یضر وضال له شوك ونبقه صغار-

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جن میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں۔ مسئلہ ہے

المسئلة فی قوله ان کل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن لیس له ان ینتفع بما یحصل من منافع المرهون وقد اختلف فیه العلماء فقال الشافعی وابو حنیفة ومالك وجمهور العلماء لا ینتفع المرتهن من الرهن بشیٔ وان انتفع فعلیه الضمان وقال احمد واسحٰق واللیث والحسن وغیرهم انه یجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما یحتاج الیه ولو لم یاذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفیة وغیرهم انه یجوز ذلك باذن المالك مطلقًا

قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم میں۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علمائے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحٰق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلی اللہ علیه وسلم لربیع بن معوية ومطرف بن عبد اللہ وانس بن المنتفق وفد بنی عقیل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

كتاب الربیع بن معوية

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب یعنی الکلبی قال حدثنا رجل من بنی عقیل قال وفد مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقیل فبایعوه واسلموا وبایعوه علی من ورائهم من قومهم واعطاهم العقیق وهی ارض فی بلادهم فیها عیون ونخل فکتب صلی اللہ علیه وسلم بذلك لهم کتابًا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابت اون کے لیے ایک تحریر اسند

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اعطى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعا و
مطرفا وانسا اعطاهم النبي صلى الله عليه وسلم
العقيق ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة
وسمعوا واطاعوا ولم نعطهم حقا لمسلم
قال وكان الكتاب في يد مطرف -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپ نے
ربیع اور مطرف اور انس کو - دی آپ نے اونکو ارض عقیق
جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں
اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی
مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تھا وہ فرمان مطرف کے
قبضہ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرزين بن انس سلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثير حدثنا ابو الفضل بن ابي
الحسن بن ابي عبد الله الفقيه باسناده الى
ابي يعلى احمد بن على قال حدثنا ابو وائل
خالد بن محمد البصري قال اخبرنا فهد بن
عوف بمنزل بني عامر قال اخبرنا بابل بن
مطرف بن رزين بن انس السلمي قال
حدثني ابي عن جدي رزين بن انس قال
لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا
بئر فخفنا ان يغلبنا عليها من حولنا
فاتيت النبي صلعم فكتب لي بذلك كتابا
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم
بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان
صادقا -
قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبراني ايضا
هذا الطريق وكذا ذكره ابن عبد البر وقال
فهد بن عوف كذبه الفلاس وقد تكلم
فيه ابوزرعة وغيره اقول له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن
ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد
بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو
بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن
انس سے روایت کرکے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا
غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس
والے اوسکو ہم سے چھین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے
پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
(یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بعد حمد کے
وسلام کے) پس اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے
اور اونکے واسطے اونکا گھر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت
میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے
بھی اسی سند سے اور یہی ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے
اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب ہے فلاس نے اور کلام کیا ہے اوسمیں
ابو زرعہ وغیرہ نے کہتا ہوں میں لیکن اس روایت کے لیے

الحافظ روى محمد بن جميل عن بابل ابن
مطرف بن العباس عن ابيه عن جده
العباس قال استقطعت النبي صلى الله
عليه وسلم ركية - الحديث وقال ابن منده
رواه عبد السلام بن عمر الحسني عن بابل
بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمي قال حدثني ابي عن
ابائه ان الكتاب كتبه رسول الله صلى
الله عليه وسلم لرزين بن انس - قال
الحافظ ما ادري بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کر کے کہ فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبيني

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن اسحق
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاعة
ابن زيد فاهدى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود المسمى بمدعم المقتول بخيبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه
وفي كتابه -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة
ابن زيد اني بعثته الى قومه عامة ومن
دخل فيهم يدعوهم الى الله والى رسوله
فمن اقبل منهم ففي حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا)
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہو گیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیئے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اور اس فرمان میں تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہو جاتے اون میں بلاینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ گروہ اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرین ۔ قال فلما قدم رفاعة الی قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا الی الحرة حرة الرجلاء فنزلها ۔

حرة الرجلاء ۔ بفتح اوله ممدودة فی دیار جذام قاله البکری ۔ قال ابن عبد البر اهل النسب یقولون ۔ **الضبینی** بالنون من بنی ضبینة من جذام ۔ **ویستنبط** من قوله فله امان شهرین ان یجوز للامام ان یقید الامان بالزمان ۔

اقول ذکر ابن سعد فی الطبقات کتابا لزید بن رفاعة الجذامی ولم یخرج لفظه کرته سابقا فی الاسماء فلعل هذا هو واشتبه فی سمه ۔

دوس کے لیئے امن ہے دو ماہ تک ۔ کہا راوی نے جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور وہیں رہنے لگے ۔ **حرۃ الرجلا** بفتح اول الف ممدودہ دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے کہا ابن عبد البر نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ بنی ضبینہ میں سے ہے جو جذام میں ہے ۔ اور **مستنبط** ہوتا ہے قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے ۔

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسمار میں ۔ شاید یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لزمل بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمر عذری کو

ذکر فی زاد المعاد عن ابی الحارث محمد ابن الحارث بن هانی بن حارث بن هانی ابن ملیح بن المقداد بن زمل بن عمرو العذری قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده عن ابیه عن زمل بن عمرو قال کتب لنا النبی صلعم کتابا نسخته ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة وانی بعثته الی قومه عامة ۔ فمن اسلم ففی حزب الله ومن ابی فله امان شهرین

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن حارث بن ہانی بن ملیح بن المقداد بن زمل بن عمر عذری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے جو اوس کے ساتھ اسلام لائے ۔ بھیجا میں نے اسکو اسکی تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علي بن ابي طالب ومحمد بن مسلمة الانصاري۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

نقل کتاب النبی لزیادة بن جهور

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذاقي بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذاقي بن عامر ابن عياض بن محرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخي امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فاني اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليوضع كل دين دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روى الطبراني في الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔ ورواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن آبائه ايضا بهذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسیٰ بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعلی کو

[illegible]

[illegible]

الہ انتہی قال ۔
آعطی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سعید بن سفیان نخل السوارقیۃ فا
قصرھا لا یحاقہ فیہا احد ومن حاقہ فلا
حق لہ وحقہ حق وکتب خالد بن سعید
ذکرہ الحافظ ایضاً وقال فی مصباح المضئ
الرعلی بدل الرعینی ۔ لعلہ تصحیف لانہ
لم ینقلہ غیرہ ۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے
محل نہ جھگڑا کرے اس میں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا
کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے
اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی
اور مصباح المضئ میں رعینی کی جگہ رعلی ہے ۔ شاید وہ
کاتب کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے
نہیں کہا

هذا ما كتبه صلے اللہ علیہ وسلم لسلمۃ بن مالک السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرج ابن مندۃ وابو نعیم
وقال الحافظ روی البغوی والباوردی
من طریق عبد اللہ بن ابی عبیدۃ بن
محمد بن عمار بن یاسر عن ابیہ عن جدہ
عمار بن یاسر ان النبی صلے اللہ علیہ و
سلم اقطع سلمۃ بن مالک السلمی
وکتب لہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا ما اقطع
محمد رسول اللہ سلمۃ بن مالک اقطعہ
مابین الحباطی الی ذات الاساور ومن
حاقہ فھو مبطل وحقہ حق ۔
فی الاصابۃ قال ابن مندۃ غریب لا
نعرفہ الا من ھذا الوجہ ۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے باوردی
عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک
فرمان اکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر
دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو ۔ جاگیر میں دیا آپ نے
ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے
اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے
اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہنچی
ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق في السنن له ذكره ابن جريج عن ابن حسين ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى سهيل بن عمرو

ان جاء كتابي ليلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسين حتى تبعث الي من ماء زمزم قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعي حتى جعل مزادتين فملأهما سهيل من ماء زمزم وبعث بهما على بعير ورواه المفضل بن محمد الجندي عن ابن ابي عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع عن ابن ابي حسين نحوه - ويعلم مما رواه الفاكهي من طريق محمد بن سليمان ابن مسمول عن حزام عن هشام عن ابيه عن ام معبد ان المبعوث بذلك من عند سهيل مولاه ازهر -

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسی بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں تیار کریں اور بھرا انکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا انکو اونٹ پر لاد کر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر في السيرة المحمدية في المعجزات قال وكتب عليه السلام عهداً لحي سلمان هذا كتاب من محمد بن عبد الله رسول الله سأله الفارسي سلمان وصية باخيه مهاد بن فروخ بن مهيارة واقاربه و

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد نامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کی جانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى آخره وفيه وكتب علي بن ابي طالب - هكذا غير تام ذكره واني تفحصت في عدة كتب لكني ما وجدت فيما سواه -

اقارب و اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اولاد کیلیے جبتک کہ اونکی نسل باقی ہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونمیں سے اللہ کا سلام ہو بعد بیان کرتا ہوں تمہاری طرف اسکی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب نے اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں مینے اوسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سواء اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال قيل ذي رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم بن موسى حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنزي قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم بن موسى القنطري قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذي رعين

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسی قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ

زرعہ و معافیروہ سلالت ساما بعد فقد
رجع رسولکم واعطیتم من المغانم خمس
اللہ وما کتب اللہ علی المؤمنین من العشر
وما سقت السماء او کان سیحا او کان بعلا
ففیہ العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقی بالرشاء والدالیة ففیہ نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفی کل خمسة من
الابل سائمة شاة الی ان تبلغ اربعا
وعشرین فان زادت واحدة علی اربع
وعشرین ففیہا بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذکرا الی ان تبلغ
خمسا وثلثین فاذا زادت واحدة ففیہا
بنت لبون الی ان تبلغ خمسا واربعین
فان زادت واحدة علی خمس واربعین
ففیہا حقة طروقة الجمل الی ان تبلغ
ستین فان زادت علی ستین واحدة
ففیہا جذعة الی ان تبلغ تسعین فان زادت
واحدة ففیہا حقتان طروقتا الجمل الی ان
تبلغ عشرین ومائة فان زادت علی
عشرین ومائة ففی کل اربعین بنت لبون
وفی کل خمسین حقة۔ وفی صدقة الغنم
فی سائمتہا اذا بلغت اربعین الی عشرین
ومائة شاة فان زادت علی عشرین
ومائة ففیہا شاتان الی ان تبلغ
مائتین فان زادت واحدة ففیہا ثلث
شیاہ الی ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففی
کل مائة شاة لا یوخذ فی الصدقة ہرمة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک ہی تو اون میں زکوٰة بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوّے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک ہی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوٰة ہیں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسیں الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک ہی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوٰة میں بیکار اور بہت بوڑہا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوٰة کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطين فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمى المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوى
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیے کہ زکوۃ آپس میں
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمد کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے پر جالانکہ نہو اوسکے مونڈھے پر کچھ اور نہ احتباء کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
قتل کرے [illegible] تو [illegible] ہوگا
سے قصاص [illegible] وارث
مقتول [illegible] تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت ہے
[illegible] اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجاوے

وان فی النفس الدیة مائة من الابل وفی
الانف اذا اوعب جدعه دیة وفی اللسان
الدیة وفی الشفتین الدیة وفی الذکر الدیة وفی
البیضتین الدیة وفی الصلب الدیة وفی
العینین الدیة وفی الرجل الواحدة نصف
الدیة وفی المامومة نصف الدیة وفی الجائفة
ثلث الدیة وفی المنقلة خمسة عشر من
الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید
والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس
من الابل وفی الموضحة خمس من الابل
وان الرجل یقتل بالمرأة وعلی اهل الذهب
الف دینار۔

اخرجه الی قوله لا فی فرسه شئ فی جامع
الازهر وقال اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن
عمرو بن حزم وفیه سلیمان بن داؤد الجرشی
وثقه احمد وضعفه ابن معین وبقیة رجاله
ثقات۔ قلت وکذا رواه النسائی فی العقول
فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف
الناقلین له فروی طرفا منه فی العقول
وساق الکتاب بقوله اما بعد وکان فی
کتابه ان من اعتبط مومنا ۔ وفی اسناده
ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعه سلیمان
بن الارقم فیما رواه النسائی ایضا هناک من
طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال
حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی
زهری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم
عن ابیه عن جده ان رسول الله صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں
ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت
ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری
دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک
پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم ماموم میں نصف دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں
جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور
پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں
اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں
پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے
عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار
ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع ازہر میں اور
کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم
سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کیا
ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین
نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں کہتا ہوں میں اور اسیطرح
روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی
حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا
ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول
اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں
بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم
نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی
مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن
والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ
علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و
سلیمان بن ارقم متروك الحدیث و
قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری
مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت
کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی
کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و
کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب
رسول الله صلعم هذا بیان من الله و
رسوله یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود
فکتب الآیات فیها حتی بلغ ان الله سریع
الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی
النفس الحدیث **قلت** قد وهم النسائی
رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث
یونس عن الزهری مرسلا وذلك لان
النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران
کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی
بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد
رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و
کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی
کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصة وسنورده
فی حرف العین فهو غیر ذلك ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو
لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل
اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث
ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے
وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو
جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے
اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان
لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب
تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔
کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول
قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اس لیے
کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو
دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل
ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو
بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے
علیحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحاً ۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحاً السیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى سقى منها۔ **بعلاً**۔ هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب ماءها وترسخت عروقها فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار وغيرها **قوله عجفاً هرمًا**۔ العجف بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه وايضا كبر سن يودى الى تساقط بعض القوى وضعفها۔ **قوله وما كان من خليطان**۔ اى ما كان متميز الاحد خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان لاحدهما مائة وللاخر خمسون فاخذ الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثى قيمتها او من كل شاة رجع صاحب المائة بثلث قيمة شاة والاخر بثلثى قيمة شاة وصورته الاخران يكون لاحدهما مثلا اربعون بقرة وللاخر ثلثون بقرة ومالهما مختلط فياخذ الساعى عن الاربعين مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان كل واحد من السنين واجب على الشيوع كان المال ملك واحد وفى قوله بالسوية دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے ہو **بعلاً** وہ درخت ہاے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً هرماً** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔

قولہ وما کان من خلیطان یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدہی بکری کی قیمت واپس لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت کا ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ و تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول رسول اللہ کا بالسویۃ دلیل ہے اس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر زائد لیکر ظلم کرچکا ہے تو وہ زیادتی اپنے

التراجم دیل علی ان الخلطۃ تصح مع تمییز الاعیان عند من یقول بہ
اواقی - بشدۃ یاء وخفتھا جمع اوقیۃ بضم ھمزۃ وشدۃ یاء وقد یجیئ وقیۃ ولیست بغالبۃ وکانت قدیما اربعین درھما۔

شریک ہے وہیں نہیں لے سکتا اور تراجع میں دلیل ہے اشتباہ پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ اواقی بیاء تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا +

صحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفۃ عن علی رضی اللہ خطب علی المنبر وعلیہ سیف حلیتہ حدید یقول واللہ ما عندنا کتاب نقرأہ علیکم الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ اعطانیہا رسول اللہ صلعم فیہا فرائض الصدقۃ۔

ومن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہا صرف ولا عدل وان ابراھیم (علیہ السلام) حرم مکۃ وانی احرم المدینۃ حرام ما بین حرتیہا وفی نسخۃ ما بین عائر الی ثور وحماھا کلہ لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتہا الا لمن اشاد بہا ولا تقطع منہا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ ولا یحمل فیہا السلاح لقتال وان المؤمنون تتکافا دمائھم ویسعی بذمتہم ادناھم وھم ید علی من سواھم وان لا یقتل مؤمن بکافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے خطبہ پڑھا ممبر پر اور آپ ایک تلوار باندہے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اسکی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑہیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر لیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیڑیں سب کاٹا جائے اوسکا گہانس اور نہ بہگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جاتے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کر دے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ کھلائے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوسمیں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلہ میں

ولاذو عهد في عهده وان من ادعى الى
غير ابيه ومن تولى قوما بغير اذن مواليه
فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
لا يقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله
من ذبح لغير الله ولعن الله من سرق
منار الارض ولعن الله من لعن والديه
وفي رواية للبخاري عن ابي حذيفة قال
قلت لعلي رض هل عندكم كتاب قال لا
الا كتاب الله او فهم اعطيه رجل مسلم
او ما في هذه الصحيفة قلت وما في هذه
الصحيفة قال -
العقل وفكاك الاسير ولا يقتل مومن بكافر
وقد روى اطراف هذا الكتاب في مسلم
وغيره من السنن قال الحافظ والجمع بين
هذه الاحاديث ان الصحيفة كانت
واحدة وكان جميع ذلك المسائل مكتوبا
فيها فنقل كل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو
شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا
یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت
کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں
کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور
لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا
پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدوں
میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی
والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو حذیفہ سے
کہتے ہیں کہ کہا میں نے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب
کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دی گئی ہے یا وہ جو کہ
اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت
کا بیان اور چھوڑنا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض
میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن
میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ
ہے کہ صحیفہ ایک ہی تھا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے
حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

حاشیہ ف هذا القول باقي بعض هذه الصحيفة ١٢

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث - الحدث الامر
الحادث المنكر الذي ليس بمعتاد ولا
معروف في السنة والمحدث بكسر
الدال المهملة وفتحها فمعنى الكسر
من نصر جانيا او اجاره والفتح هو الامر
المبتدع وايواءه الرضاء عنه والصبر
عليه واقرار فاعله - قوله صرف

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا بُرا کام جو نہ عادات اسلام
میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ
کے فتح سے بھی ہے اور کسرہ سے بھی۔ کسرہ کے معنی وہ شخص
جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی
وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے
راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکھنا
قوله صرف ولا عدل. یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - اى توبة وقد قيل اونافلة وفريضة - **قوله حرتها** الحرة بتشديد الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار -

قوله عائر وثور - هما جبلان اما عير فمعروف بالمدينة واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه غار بات فيه لما هاجر وفى رواية قليلا مابين عير واحد فيكون ثورا غلطا من الراوى وقيل ان عيرا جبل بمكة والمراد انه حرم من المدينة قدر مابين عير وثور من مكة او حرم المدينة تحريما مثل تحريم مابين عير وثور بمكة على حذف مضاف ووصف مصدر محذوف -

قوله لا يختلى خلاها بضم اوله وفتح اللام اى لا يقطع والخلا بالقصر النبات الرقيق مادام رطبا يقال اخلت الارض اى كثر خلاها واذا يبس فهو حشيش -

قوله تتكافأ - اى تتساوى فى القصاص والديات والكفو النظير والمساوى -

اقول - واما المسائل فكل الصحيفة مملوة من المسائل الظاهرة لا احتياج لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا وهى من اهمها -

قوله حرتها حرة تشدید را سے پہاڑ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -

قوله عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تھی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ مابین عیر واحد پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں ... بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے -

قوله لا یختلی خلاہا - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھہ - چھوٹی گھانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اَخْلَتِ الْاَرْض یعنی بہت ہوگئی گھانس اوس کی اور جب سوکھہ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے -

قوله تتکافأ - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں -

کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دیئے ہیں میں نے اور یہ اہم مسائل ہیں -

متعلق بصحيفة النبي صلى الله عليه وسلم التي كان عنده علي رضي الله عنه

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تہا

قول علي رض او فهماً اعطيه رجل مسلم۔ فالمراد به فهم حكم الله الذي حكم به في كتابه او على لسان رسوله والتفقه فيهما وبذل الجهد واستفراغ الوسع ليتوصل به الى استنباط الاحكام التي ليست منصوصة في النصوص۔ اعلم ان الفهم والرأي في الدين من اعظم نعم الله التي انعم بها على عباده بل ما اعطي عبد عطاء بعد الاسلام افضل منه بل قيام الاسلام ونظامه عليه وبه بقاءه ثم ان الاجتهاد والاستنباط مما نطق به الكتاب وورد به السنة واطبق عليه الصحابة رضي الله تعالى عنهم فقال الله تعالى وَلَوْ رَدُّوهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔ قال في الاكليل هذا اصلٌ عظيمٌ في الاستنباط وقال الله سبحانه وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علی رض کا کہ او فہماً اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجہنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجہہ اور رائے سلیم دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجہہ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔ کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجہہ پیدا کرلیں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بہی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجہہ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - وَاَمّا السنة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرًا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - وَاما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتأخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمار بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رضه اكثروا عليه
يوم - الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں عمار سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ۔ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير
ذلك من الآثار التي رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذي هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذي
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرأي ثلثة اقسام
رأي باطل بلا ريب ورأي صحيح ورأي
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرأي الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا۔

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابت سلف صالحین نے پس چاہیے کہ اجتہاد
کرے اپنی راے سے. اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راے سے. اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسے کہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں . . . مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی. کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ راے کی
تین قسم ہیں. راے باطل بلا شک. راے صحیح بلا شک.
اور وہ راے جو محل اشتباہ ہو. اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
راے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر.
اور برائی کی راے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور کھولا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانیها هو الکلام
فی الدین بالخرص والظن من غیر النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرائ
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغیرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احکام شرائع الدین
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ایضا انواع الاول رای الصحابة الذین
شاهدوا التنزیل وعرفوا التاویل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة رایهم کنسبتهم
الی صحبته صلی الله علیه وسلم والثانی هو
الرای الذی یفسر النصوص ویبین
وجه الدلالة منها ویقررها ویوضح محاسنها
ویسهل طریق الاستنباط منها کما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارک
یقول لیکن الذی تعتمد علیه الاثر وخذ
من الرای مایفسر لک الحدیث ۔ وهذا
هو الفهم الذی یختص الله سبحانه به من
یشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
علیه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ماتواطئوا علیه من الرای لایکون الا
صوابا ۔ والرابع هو الرای الذی یکون بعد
طلب علم الواقعة من الکتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدین بان لم یجد فیها

واسطے کی مذمت میں۔ پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کرنے کے بغیر۔ تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوئیں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائے صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسکہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوس پر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہوگی گر صواب
چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں سے بانیطور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور دیکھے
اقرب اِس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرائے
الذی سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا عليه - **اقول** ان الامام
ابن القيم قد قسم الرای الى ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله فی صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام فی
تفاصيل القسمين الاولين وهو الرائ
الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات
منه الكلام فی القسم الثالث وهو الرای فی
موضع الاشتباه وهو الرای الذی هو فی
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان يكون نص مقتضاه قولٌ
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس
عليه وثم نص اٰخر قضيته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرائے
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به علے رضی الله تعالی عنه من قوله
اوفهمٌ اعطيه رجل مُسلم فاراده رضی
الله تعالی عنه الرای علے مقتضے النص
سواء كان من قسم الثانی او الثالث و
اما ما روی عن علے رضی الله تعالی عنه
ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضی
الله عنه لو كان الدين بالرای لكان اسفل
الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأيت
رسول الله صلے الله عليه وسلم يمسح
علے ظاهر خفيه رواه ابو داؤد وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو۔
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسیکہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں۔ پھر
اول دونو قسموں کی تفصیل بھی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت بایں طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کر کے یا اوسپر قیاس کر کے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا ہوں میں** کہ حضرت
علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْفہمٌ اعطیہ رجلٌ مسلمٌ
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اِس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولٰی
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگئی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الراى الباطل يعنى اذا ورد
النص علىٰ وجه فى مسئلة فلا فهم ولا
راى بخلافه فانه باطلٌ وليس من
الدين بل الدين هو وجه النص فالراى
فى مسئلة الخف ان اسفله يباشر
الارض ويلاقى النجاسة وقضيته ان
يمسح علىٰ اسفله راى باطلٌ لما يرده
النص وكذا ما قاله الشيخ فى الاعلام
ايضا قال الامام احمد حدثنا يزيد بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبى قال سئل ابو بكر عن الكلالة فقال
انى ساقول برائى فان يكن صوابا فمن
الله وان يكن خطأً فمنى ومن الشيطان
اراه ماخلا الوالد والولد **فان قيل**
كيف يجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله اىّ سماء تظلنى واىّ ارض تظلنى
ان قلت فى كتاب الله برائى وكيف يجامع
هذا الحديث الذى تقدم بمن قال
فى القرآن برايه فليتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الراى نوعان
احدهما راى مجرد لا دليل عليه بل
هو خرص وتخمينٌ فهذا الذى
اعاذ الله الصديق والصحابة عنه رضى الله
تعالى عنهم والثانى راى مستند الى
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص آخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رايه فى

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص۔
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی راے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہی تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس اگر اعتراض کیا جاوے**
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو
ابو بکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان ہے مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی را سے
کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم مَنْ قَالَ
فِی القرآنِ الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی راے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ راے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو راے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ راے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا اونکے حکم
سے جسکے ساتھ دوسری دلیل ملکر صریح ہو پس یہ باریک
بینی ہے ادلہ میں اور لطیف راے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ماعدا الوالد والولد فان الله سبحانه ذكر الكلالة فى موضعين من القرآن ففى احد الموضعين ورث معها الاخ والاخت من الام ولا ريب ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد والموضع الثانى ورّث معها ولد الابوين او الاب النصف والثلثين فاختلف الناس فى هذه الكلالة والصحيح فيها قول الصديق الذى لا قول سواه وهو الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔

شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة + عن ابنى مناف عبد شمس وهاشم +

اى انما ورثتموها عن الآباء والاجداد لا عن حواشى النسب وعلى هذا فلا يرث ولد [illegible] الابوين لا مع اب [illegible] مع الابن ولا ابنه واولاد [illegible] البنات لانهم عصبة فلهم ما فضل [illegible] الفروض - انتهى ما قال ابن القيم فى كتابه الاعلام۔

راے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔ نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق ہے لغت عرب کے جیسا کہ کہا شاعر نے کہ شعر

وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء واجداد سے نہ زوائد نسب سے اور اس بناء پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسا کہ نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جائے ذوی الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم الصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد ابن اسحق بن يسار عن الزهرى محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحكم قالا خرج رسول الله صلی الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدي
سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلی الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يا رسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم
يا ويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي ارادوا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهري الحمض على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش قترة الجيش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادۂ قتال
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی اپنے ہمراہ [illegible]
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ پوستین [illegible]
(یعنی چیتہ) پہنے ہوئے ہیں [illegible] آپ
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں [illegible]
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھا لیا کاش قریش [illegible]
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نہ کرتے اور [illegible] پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے تو لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کیا خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت [illegible]
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ [illegible] حمض کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو [illegible]
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا اجمعين الى
قريش فخرج رسول الله صلے الله عليه
وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت
ناقته فقال الناس خلأت فقال صلے
الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخُلُق
ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله
لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني
فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما
بالوادي من ماء ينزل عليه الناس
فاخرج صلے الله عليه وسلم سهما من
كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل
في قليب من تلك القلب فغرزه فيه
فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمان رسول الله
صلے الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء
في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله
لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش
فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على
محمد وان محمد الم يات لقتال انما
جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت
خزاعة في عيبة رسول الله صلے الله عليه
وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على
رسول الله صلے الله عليه وسلم شيئا كان
بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا
والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے
قسم بخدا نہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ
مقصود اونکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہوگئے۔ جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقار
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمدؐ پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحٰق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہو سکیں گے مکہ میں ہم زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔
پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

فتحدثت بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوي فلما راه رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلمه صلى الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدي في وجهه
فبعثوا الهدي فلما راى الهدي يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صده الهدي
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد واني ولد
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى آسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلادہ کی تانتیں اونہوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں بہی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی تانتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھپر ہمکو بدگمانی

بنفسہ قالوا صدقت ما انت عندنا بمتہم فخرج حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس بین یدیہ فقال یا محمد جمعت اوباش الناس ثم جئت بہم لبیضتک لتفضہا انہا قریش معہا العوذ المطافیل قد لبسوا جلود النمور یعاہدون اللہ ان لا تدخل علیہم عنوۃ ابدا وایم اللہ لکانی بھولاء قد انکشفوا عنک غدا قال وابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد فقال امصص بظر اللات انحن ننکشف عنہ قال من ھذا یا محمد قال ھذا ابن ابی قحافۃ قال اما واللہ لولا ید کانت لک عندی لکافاتک بہا ولکن ھذہ بہا ثم تناول لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمغیرۃ بن شعبۃ واقف علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدید جعل یقرع یدہ قال امسک یدک عن لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل واللہ لا تصل قال ویحک ما افظک واغلظک قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ھذا یا محمد قال ھذا ابن اخیک المغیرۃ بن شعبۃ قال اغدر ھل غسلت سوءتک الا بالامس قال فکلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ما کلم بہ اصحابہ فاخبرہ انہ لم یات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیئے اور پھر انکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابوقحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔ مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ کر اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑہی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچے نہیں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے ان برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوءً الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شئ الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشئ
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها - ولكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه ورد في

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کردیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلاکر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ انہوں نے
عرض کی یارسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زیادہ ان کو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ماكنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثني الزهري ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو واحد بني عامر بن لوئي
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون في
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبي
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابا بكر وقال يا ابا بكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين اوليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الذلة
في ديننا فقال ابو بكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فاني اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تھا اوسنے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بھیجا۔ جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمر اُچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں یا ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جوابدیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله اولسنا بالمسلمين
اوليسوا بالمشركين قال بلى قال فعلام
نعطى الذلة فى ديننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره ولن يضيعنى
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلى واعتق من الذى صنعت مخافة
كلامى الذى تكلمت به يومئذ حتى رجوت
ان يكون خيرا قال ودعا رسول الله على
بن ابى طالب فقال له رسول الله اكتب
بسم الله الرحمن الرحيم فقال سهيل لا
اعرف هذا ولكن اكتب باسمك اللهم
كما كنت تكتب فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم
فكتب الصحيفة نسخته هكذا-
باسمك اللهم هذا ما اصطلح عليه محمد
بن عبد الله وسهيل بن عمرو اصطلحا على
وضع الحرب عشر سنين يامن فيه الناس
ويكف بعضهم عن بعض على انه من اتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم من
اصحابه بغير اذن وليه رده عليهم ومن
اتى قريشا ممن مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم لم يردوه عليه وان بيننا
عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان يدخل فى
عقد محمد وعهده دخل فيه ومن
احب ان يدخل فى عقد قريش وعهدهم
دخل فيه والك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اسکا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اُسکے
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجاوے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے بیچ محمد اور اون عہد
(پناہ) میں تو داخل ہوسکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد پناہ ایں تو داخل

فلا تدخل علينا مكة وانه اذا كان عام قابل
خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فيهم
ثلاثا معك سلاح الراكب لا تدخلها
بغير السيوف في القراب۔
واخرجه ابن هشام برواية ابن اسحق
عن الزهري باختلاف يسير عن هذا۔

ذكر الاختلافات والروايات والالفاظ التي وردت في تحرير هذا الصلح ووجوه الروايات فيه۔

اقول روى البخاري في باب۔ كيف
يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان۔ من
كتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ
السيوف في القراب لا يدخلوها الا بجلبان
السلاح۔ وان كان ما قصدهما واحد ثم
ما رواه البخاري في هذا الباب من حديث
براء ايضا وفيه زيادة الفاظ لم يروها في
روايات اخرى وهي۔ ان لا يخرج من اهلها
باحد ان اراد ان يتبعه ولا يمنع احدا من
اصحابه ان اراد ان يقيم بها۔
ثم انه ورد الاختلاف في الكاتب انه من
كتب الصحيفة على قولين الاول انه كتبه
علي بن ابي طالب وهو الاصح رواه اسحق
ابن راهويه في مسنده والحاكم في مستدركه
من كتاب قتال اهل البغي في رواية ابن
عباس وكذا رواه الشيخان فالبخاري في
كتاب الصلح وغيره والمسلم في صلح الحديبية
في حديث براء بن عازب وكذا رواه عمرو بن

ہو سکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے
اس سال میں پس داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال
آئندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ
اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین
دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا
اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام
نے ابن اسحٰق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے
تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات
اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور معہ بیان روایات۔
کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح
باب کَیْفَ یُکْتَبُ ہٰذَا مَا صَالَحَ فلان بن فلان۔ میں حضرت براء
بن عازب سے روایت کرکے اور اوسمیں بجائے السُّیُوْف
فِی الْقِرَابِ کے یہ لفظ ہیں کہ۔ لَا یُدْخِلُوْہَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ
اگرچہ مقصود وہی ہے بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث
براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں
اَنْ لَا یَخْرُجَ الخ یعنی نہ بھجوائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں سے کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا
چاہے۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے
یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کاتب اس
صلح نامہ کے حضرت علی ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا
ہے اسکو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباس رض
اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے
کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث
براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

الاختلاف فی کاتب صحیفۃ الصلح

شيبة - والقول الثاني ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو الذي تولى الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه علي رضي الله عنه كما رواه
الشيخان وغيرهما ثم ان محمد بن مسلمة
بيضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ في
الفتح - ثم وقع الاختلاف في كتابة التسمية
فالبخاري وابن هشام والامام احمد وغيره
رووا في رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروي في البخاري من كتاب الشرط
في باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادري ما
هي ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت تكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع في
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسخته هكذا -

عمر بن شیبہ نے - اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا
جا سکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو
صاف کیا ہے اور ثانیا نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے
حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں - دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
صلح کی اوس سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فی ھذا الکتاب

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح
عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
قريشا صالحهم على ان لا اهلال ولا
امتلال وعلى انه من قدم مكة من اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم حاجا او معتمرا
او يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه
وماله ومن قدم المدينة من قريش عتبانا
الى مصر او الى الشام يبتغي من فضل الله
فهو آمن على دمه وماله وعلى انه من
جاء محمدا صلى الله عليه وسلم من قريش
فهو اليهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فهو لهم وعلى ان يعتمر
في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا
بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر في قرابه
يثوى فينا ثلث ليال وعلى ان هذا الهدي
حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا -

کہ کوئی ریخ کی بات ہو اور اس بات پر کہ جو شخص کہ مکہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے
یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے
مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت)
پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے)
اس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش
میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص
کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس
نہیں کرینگے اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں
سال آیندہ کے اسی مہینہ میں دور انحالیکہ نہ داخل ہوں
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے
ساتھہ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور
(صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم
نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑہائی جاوے -

واخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا
فقال بعد ما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سهيل
ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه على
ذلك وكتبوا بينهم -

هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن
عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين
يامن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض
على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا
عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل
في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان
يدخل في عهد قريش وعقدهم فعل (بقية صفحه ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر
میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے
سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کری آپسے
اس عہدنامہ پر اور لکھا آپس میں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور
سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس
برس تک بخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے
اس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے
درمیان میں [illegible] ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ
داخل ہو بیچ عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التی وردت فی ھذہ الروایات

اون لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنة۔ تقع علی الجمل والناقة والبقرة

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتی محمد امنہم بغیر اذن ولیه ردہ الیه و
انه من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوہ
وان محمدا یرجع عنا عامه ھذا باصحابه ویدخل
علینا قابلا فی اصحابه فیقیم بہا ثلاثا لا یدخل
علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی
القرب شہد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحویطب بن
عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف
وکتب علیؓ صدر ھذا الکتاب ثم ان ابن
سعد زاد فی خاتمة الکتاب مالم یروہ
غیرہ فقال اخبرنا سلیمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب
عن عکرمة قال لما کتب النبی صلی
اللہ علیه وسلم الکتاب الذی بینه و
بین اھل مکة یوم الحدیبیة قال
اکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
قالوا اما اللہ فنعرفه واما الرحمن
الرحیم فلا نعرفه قال فکتبوا
باسمک اللہم [illegible] رسول اللہ
فی اسفل الکتاب۔ ولنا علیکم مثل الذی
لکم علینا۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جاوے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اوسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدة بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علیؓ نے شروع اس فرمان
کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے
باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible] نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تم پر [illegible]
ہمارے تمہارے اوپر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ يريد النساء والصبيان اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت بعد ما وضعت اياما حتى يقوى ولدها وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل قد احشرت وساقت اموالها معها والمطافيل والمطافل۔ جمع المطفل الناقة القريبة العهد بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة ومطفل والمراد ان جاؤا بجمعهم كبارهم وصغارهم۔ **قوله او تنفرد هذه السالفة**۔ قال في مجمع البحار في رواية۔ لا قاتلهم حتى تنفرد سالفتي اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى يفرق بين راسي وجسدي۔ **قوله قترة الجيش**۔ قترة محركة غبرة الجيش۔ **قوله خلأت** اي حزنت وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران للدابة۔ **قوله كنانة** هي قربة يكون فيها النشاب۔ **قوله قليب**۔ بئر قلب ترابها قبل الطي۔ **قوله فغرزه**۔ الغرز هو النخس كذا في القاموس۔ **قوله وكانت خزاعة في عيبة رسول الله**۔ العيبة وعاء يجعل فيه افضل الثياب اي سر مكتوم بينهم۔ **قوله آسيتكم**۔ يقال اسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فهي مطفلة ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آ گئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله او تنفرد هذه السالفة**۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علیحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قوله قترة الجيش**۔ قترة محرکۃ لشکر کا غبار **قوله خلأت** یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قوله كنانة** ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قوله قليب**۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کہدنے سے اول۔ **قوله فغرزه**۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح ہے قاموس میں **قوله وكانت خزاعة في عيبة رسول الله**۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا **قوله آسيتكم** بولا جاتا ہے آسي الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی میں نے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسی۔ **قوله امصص بظر اللات** ۔ البظر بفتح الموحدة الهنة التی تقطعها الخافضة من فرج المرأة عند الختان۔ **قوله الزم غرزه** ۔ ای امسکه واتبع قوله وافعله کمن یمسك برکاب راکب ویسیر بسیره وجواب الصدیق وفق الرسول صلی الله علیه وسلم من دلائل فضله و رسوخه وشدة اطلاعه علی معانی امور الدین۔ **قوله بیننا وبینهم عیبة مکفوفة** ۔ ای بینهم صدر نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء بالصلح والمکفوفة المشرجة المشدودة وقیل ان بینهم موادعة ومکافة عن الحرب یجریان مجری المودة التی تکون بین المتصافین الذین یثق بعضهم الی بعض والمعنی انه صالح اهل مکة علی وضع الحرب عشر سنین و معنی عیبة مکفوفة علی ان یکون ماسلف منا فی عیبة مکفوفة ای مشدودة لا یظهر واحد منا ولا یذکره۔ **قوله ولا اسلال** الاسلال هو السرقة الخفیة یقال سل البعیر وغیره فی جوف اللیل اذا انتزعه من بین الابل وهی السلة واسل ای صار ذا سلة اذا اعان غیره علیه ویقال الاسلال الغارة الظاهرة وقیل هو من سل السیوف۔ **قوله لا اغلال**

قوله امصص بظر اللات ۔ البظر بفتح باء موحده۔ وہ ٹکڑا گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت سے ختنہ کے وقت **قوله الزم غرزه** یعنی مضبوط تھام اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قوله بیننا وبینهم عیبة مکفوفة** یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے۔ شامل ہے وفا اور صلح پر۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت ہے اور رُکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونہوں نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس برس اور معنی عیبة مکفوفہ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے اول وہ بیچ گٹھری بندی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قوله ولا اسلال**۔ اسلال۔ پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی جوف اللیل۔ جبکہ لیجائے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان سے اور بولا جاتا وہی السلة واسل یعنی ہوگیا صاحب سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوس پر۔ اور کہا گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں۔ لوٹنا ظاہر۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے **قوله لا اغلال**۔ خیانت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ قوله مجاز ا۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قولہ مجازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمائے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں یعنی ہدی واجب میں اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض۔ تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر قال نحرنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن تيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداود
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
علياء بن احمد عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة وقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض کہتا ہوں میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اس وجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابرؓ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض - اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور اعتراض ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علیاء بن احمد سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی عید ضحی پس شریک ہو گئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس - اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهو مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدى سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهد والحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدى كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدى وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن واقد عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب. کہا بیہقی نے کتاب المعرفہ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے انکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم او مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض. کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
او معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل. اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگونکی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی ہے حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں. اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن واقد روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباسؓ قال كنا مع رسول الله في سفر فحضر النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما الهدى فتجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا احاديث العشرة في الجزور على الاضحية وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل

اقول ويرده حديث الكتاب وما رويناه من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ فهذا صريح في انه كان هديا ولم تكن اضحية واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية السبعة اصح منه فالحق في هذه المسئلة مذهب الجمهور - **قوله قد رأيت ما لا يحل سده** - يدل على ان تعظيم شعائر الله كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان ابدال الهدى منهي عنه فان في الابدال سدا ايضا وقد روى عن ابن عمر قال اهدى عمر نجيبا فاعطى بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم فقال يا رسول الله اني اهديت نجيبا فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها واشترى بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزيمة في صحيحهما والبخاري في تاريخه

قوله عثمانؓ ما كنت لافعل هذا يدل على عدم وجوب طواف القدوم واختلف العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا یوم قربانی پس شریک ہوگئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے دس کے عوض لیکن ہدی پس کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس باب کی اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابرؓ کی کہ ذبح کیے ہم نے یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت اصح ہے اس سے۔ پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہی

قولہ قد رأیت ما لا یحل سدہ۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے میں بھی سدہ ہے۔ اور روایت کیگئی ہے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے تھے پس کیا اوسکو بیچدوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور ابوداود نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔

قول عثمان ما کنت لافعل۔ یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکے وجوب میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله تعالی فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ و قال ابو حنیفة هو سنة و قال الشافعی هو کتحیة المسجد۔ **قوله صلعم اکتب باسمك اللهم** ۔ فیه دلیل علی انه یجوز للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن فی الخلاف حرج شرعی و لم یکن هذا من اهم الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا لمعنی المشروع و یؤید ما روی عن عائشة رض قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت ثم بنیته علی اساس ابراهیم۔ فان رسول الله صلعم ارتکب الیسر الامرین دفعا لاکبرهما فان قصور البیت الیسر من افتنان بین المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نفل **قولہ صلعم اکتب باسمک اللھم** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہو اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس کے عوض اختیار کیا جاوے وہ بھی متضمن ہو شرع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا مینے کہ پھر اونکو کیا ہوگیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں ہے کہا مینے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل اگر داخل کرونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امر میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہو جاوے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانیسے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکر ابو عمر مختصرا واخرجه ابن السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حیان العبدی قال حضرت عمر او محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بکتاب و وضعوہ علی ید ثمامۃ بن خلیفۃ وکانوا تشاقوا فیہ فقالوا ان جدنا دفع الینا ھذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن عامر دفعہ الیہ وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لہ فاذا فیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبۃ بن عامر من اسلم منہم واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ واعطی خمس المغنم وسہم النبی والصیفی فھو آمن بامان اللہ۔ ذکرہ بھذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابۃ

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تہا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تہا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تہا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو سردار بنایا اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرجہ الامام احمد والترمذی بسندھما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاعراب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیّ۔ ان اورث امرأۃ الضبابی من دیۃ زوجھا۔ فرجع عمر عن قولہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت وارثی پر تقسیم کیجائے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تہا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ وارث دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

مکتوب کتاب لعامر بن اسود

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا الکتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا علیه من بلادهم ومیاههم ما اقاموا الصلوة و آتوا الزکوة وفارقوا المشرکین وکتبه المغیرة ذکره الحافظ وابن الاثیر قالا رواه سعید القرشی من طریق عبد الملك بن ابی بکر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو قال کتب النبی صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود کتابا فذکر وقال ابن الاثیر اخرجه ابوموسی ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے شہر اونکے اور پانی ان کے یعنی پانی سے چشمہ. نہریں. چاہات وغیرہ جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا ان دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے

مکتوب کتاب الی عامۃ المومنین

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم خطاباً لعامة المؤمنین

یہ وہ فرمان ہے جسمیں خطاب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثیر روی عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأیت مع رسول الله کتاباً فیه -

من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم - لا تبیعوا الثمرة حتی ینیع ولا السهم حتی یخمس ولا تطؤا الحبالی حتی یضعن - قال کذا ذکره ابن قانع -

قوله ولا السهم - هذا ما اشتمله حدیث حکیم بن حزام قال قلت یا رسول الله یاتینی الرجل فیسألنی عن البیع لیس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تہا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جبتک کہ خمس نہ لیا جائے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ابن قانع نے

قولہ ولا السہم - یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھ سے اوس چیز کے

عندی ما ابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لا تبع ما لیس عندک رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر
النهی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا
داخلا تحت مقدرته فکذلک بیع السهم
قبل التخمیس وروی ایضا عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یباع سهم حتی یعلم رواه الحاکم فی الکنی
قوله ولا تطؤا الحبالی - وهذا اما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعا
من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یسقی
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضا عن عرباض بن ساریة ان النبی صلی
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتی یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا ہو لیکر پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں نہیں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا بغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزوں کے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے - اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
ہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطؤا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابتؓ کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباضؓ
بن ساریہ سے بھی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا
قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جائیں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصابیح المضیء لم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلی الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی -
ان له ما اسلم علیها من ارضها واشاءها
یعنی نخلها ما اقام الصلوة وآتی الزکوة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ولمن تبعه من قومه وکتب الارقم بن ابی رقم المخزومی

ذکر کیا مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا میں نے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں
کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیزیں ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس ورنہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اوسکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبادة بن الاشیب العنزی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرجه ابن مندة من طریق مطرف بن ابی الحسین بن المصادق بن امیة العنزی عن ابیه عن جده عن عبادة ابن الاشیب قال خرجت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلمت فکتب لی کتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحیم ـ من محمد نبی الله لعبادة ابن الاشیب العنزی انی امرتك علی قومك ممن جری علیه عمالی وعمل بنی ابیك فمن قری علیه کتابی هذا فلم یطع فلیس له من الله معون ـ

قال واخرجه الاسماعیلی فی معجمة الصحابة وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اونکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق مینے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بہائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص کو سنای جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت کرے تو نہیں ہے اوسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی ـ بسکون النون والزاء المعجمة نسبته الی عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصی ـ وعنز ابو بکر بن وائل ـ **قوله ممن جری** ـ بیان القوم یعنی جعلتك امیرا علی قومك الذی ارسلت علیهم عمالی و ارسل علیهم عمال بنی ابیك من قبل ـ **قوله فمن قریٔ** ـ هذا یدل علی ان کتاب الامام مطاع وینبغی حامل الکتاب ان یقرأه علی من کتب الیهم حتی یعلم المطیع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ ممن جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا مینے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا مینے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے پہلے **قولہ فمن قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصي وان من ابى الكتاب قبل قراءة الكتاب عليهم فلا يعد من العصاة فانه صلى الله عليه وسلم رتب حكم عدم الاطاعة على قراءة الكتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جاوے گا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قراءۃ تحریر پر

كتابه صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عكيم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عکیم کو

اخرج ابو داود والطيالسي في مسنده قال حدثنا يونس قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن عكيم قال قرئ علينا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ارض جهينة ان لا تستمتعوا من الميتة بشيء اهاب ولا عصب اخرجه ايضا الامام احمد في مسنده وذكره ابن الاثير فقال قد روي عن عبد الله بن عكيم من غير وجه وفي بعضها يقول جاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال واخرجه الثلاثة اعني ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور نانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن منده اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما في هذا الكتاب والمسئلة المستنبطة منها

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اهاب هو الجلد وقيل قبل الدباغ

عصب بفتح العين المهملة هو اطناب مفاصل الحيوان وهو شيء مدور

اعلم ان الاستمتاع من اهاب الميتة وعصبها على وجهين اما بالاكل او بغيره من الاستعمال فاما الاول فهو حرام لا خلاف فيه عند الائمة وقد

اہاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی

عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند۔ اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو نانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اوس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا و نرم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا اختلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة واحتجوا بما قدم فی الاول وانما الخلاف فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی الیابسات وهو قول عن مالك وهذا التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لاتے ہیں اوسی حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے خشک مواقع پہ اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب علیه الصلوٰة والسلام الیه۔

ان مقامك بمکة خیر لك۔

واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عباس بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرة محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے

اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں کہا

محمد بن عمر قال حدثني ابن ابي سبرة عن
حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن
عباس رضه قال اسلم العباس بمكة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حينئذ و
كان مقامه بمكة انه كان لا يغبى على رسول
الله صلعم بمكة خبرا يكون الا كتب به اليه
وكان من هناك من المؤمنين يتقوون به
ويصيرون اليه وكان لهم عونا على اسلامهم
ولقد كان يطلب ان يقدم عليه صلعم فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن - فاقام بامر رسول
الله صلعم - **اعلم** ان الهجرة من مكة
كانت مفروضة الى فتحها فحينئذ مقام عباس
رضي الله عنه بها واجازة النبي صلى الله عليه
وسلم له يشكل بقوله سبحانه تعالى - إِنَّ الَّذِينَ
تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا
فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ
قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا
فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
قال في الخازن ان الله لم يقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبي حتى يهاجر اليه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مكة بقوله صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه في الصحيحين **اقول** فالجمع
في هذا المقام انه كان ممن استثناهم الله تعالى
عن هذا الحكم كولده وزوجته رضي الله
تعالى عنهم بقوله إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کر کے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رضہ سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے اونکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاهد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے - **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل - إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانا انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانا ہے - کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہو گیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرة
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہی شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ کہ حضرت عباس ان
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

يحتمل ان سبيلا او خصوصه النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه مكة من مصالح الاسلام۔	کی اور راہ مل سکتے ہیں۔ یا قاص کیا ہے اکفو رسول اللہ نے اس حکم سے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپکے سوجھی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بہی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذكر صاحب سيرة المحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتى به عمر رضي الله عنه -	ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔
اتفق العلماء على اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه ما رواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابابكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية اني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحترثته كان لك وانما هو اليوم مال وارث فاقتسموه على كتاب الله فهذا صريح على ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحترثته كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره يفيد على خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون	**اتفاق** کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تہی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو ان کو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

ہذا ایضا ما کتبہ لعمہ عباس بن المطلب رض

قصة الکتاب فی اوائل الاسلام و قصة
الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی
ان یکون من خصائصه صلی الله علیه وسلم
والثالث ان یکون من معجزاته صلی الله علیه
وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجراه
علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علماء کا مؤخر ہے اس سے پس ہو جائیگا
یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص
میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا
پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا
پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم
قبضہ کا۔

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

کتاب لعثمان بن عفان رضی

اخرج محمد بن سلیمان المرانی عن وحشی بن
حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب الی عثمان وهو بمکة۔
ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت
الیك دوسا (مولی رسول الله) وامرته
ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت
الیك خالد بن الولید لتسیر۔
ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة
ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده و
اخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ
مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بیجا ہو
میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور
حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا
لیکر اور بھیجی میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو
تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت
کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند
سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

کتاب لعداء بن خالد

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا
محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث
صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید
ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا
اقرأك کتابا کتبه لی صلی الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا
نہیں سناؤں تمکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لى كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اشترى العلاء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا اوامة (شك الراوى) - لا داء ولا غائلة خبيثة - بيع المسلم للمسلم -

واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسند الترمذى وايضا ابن عبد البر بسند آخر وذكره فى جامع ازهر فقال اخرجه البزار وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا فى لفظهم وخالفوا الترمذى فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فى الطبقات فى العداء فقال اخبرنا يحيے بن راشد قال حدثنى عباد بن ليث اليشكرى قال حدثنى عبد المجيد بن وهب قال حدثنى العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الى كتابا - فذكر الحديث -

علیہ وسلم نے بیٹے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اسکی کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خریدا آپسے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لئے۔

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فى السلعة الذى لم يطلع عليه المشترى - **غائلة** هى ان يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال مال مشتريه اى اتلفه وهى صفة اى خصلة مهلكة - **خبثة** - الخيانة ما فيه هلاك المال ككونه آبقا - اعلم ان هذا يدل على وجوب تبيين العيب او عدمه للمشترى

دار وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار نہ ہوسکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چور ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔
خبثہ۔ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع کان معیبا عند البیع یرد البیع ویؤیده ما روی عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ثم وجد به عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداؤد ویدل ایضا علی جواز الکتاب فی البیع الحاضر وهو ما استثنی فی قوله عز وجل الا ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح ان لا تکتبوها - وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص الله تعالی فی الکتابة فی هذا النوع من التجارة لکثرة ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها الکتابة لشق ذلک علیهم ولانه اذا اخذ کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلک المجلس لم یکن هناک خوف التجاحد الذی شرع له الکتابة فلا حاجة الیه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہو جائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہو جائیگی بیع - تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے - اور یہی دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارة میں - یعنی نہ لکھو تم تحریر اگر تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپس میں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں رہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں رہی اوسکی -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی ملک ذو خیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک ذوخیوان ہمدانی کیلئے

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن عامر بن الشهر قال اسلم ملک ذو خیوان فقیل له انطلق الی رسول الله فخذ منه الامان علی من قبلک ومالک وکانت له قریة بها رقیق فقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان مالک بن مرارة قدم بین عونی کان قدم فاسلمنا ولی ارض بها رقیق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا ملک ذوخیوان پس کہا گیا اوسسے کہ جا و رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے ہمارے پاس تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھ دیجیے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول
الله لعك ذو خيوان ان كان صادقا في
ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد
صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد
قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك
وهم والصواب خالد (اي في الكاتب) و
اخرجه ابو موسى وقال الحافظ رواه ابو
يعلى ايضا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال
وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره
يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق
يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل
في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح
ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا
بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط
الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه
ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان
صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون
مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب
والى كونه صادقا في تملكه الارض والمال
والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين
فالشرط لبيان الواقع فان كل امان
مرتب على الاسلام فهو معلق به و
ان لم يبين -

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کیطرف سے
عک ذی خیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزوں کی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے (کاتب کی بابت)
کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابو موسی نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے بھی اور تخریج کی ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ ان کان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اِنْ کَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں
پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان بھی نہ کی جاوے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى عمير ذى مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثير اخرج الطبرانى من
طريق مجالد بن سعيد بن عمير عن ابيه عن
جده قال جاءنا كتاب النبى صلى الله عليه وسلم
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى عمير ذى مران ومن اسلم من همدان
سلام عليكم فانى احمد اليكم الله الذى لا
اله الا هو اما بعد فانه بلغنا اسلامكم
مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله
قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهدتم ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم
الصلوة وآتيتم الزكوة فان لكم ذمة الله و
ذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى
ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها و
جبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته وان مالك بن مرارة الرهاوى قد
حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة
فامرك به خيرا فانه منظور اليه فى قومه
قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو
نعيم وابن عبد البر واخرجه ابن
سعد فى الطبقات فى ترجمة عمير +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد
بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے
وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر
ذی مران اور ان لوگوں کی طرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام
لائے ہوں۔ سلام ہو تم پر پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں
طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے معلوم ہو کہ ہم کو تمہارے اسلام لانے کا حال
معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر پس خوشخبری
حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ
گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے
اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی
تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے
رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس
زمین پر جس پر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور
پہاڑ وہاں کے۔ نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر
اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور
تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا
کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اس
سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم اور
ابن عبد البر نے۔ اور نیز تخریج کی ہے اس کی
ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم وهذا دليل من قال بان خبر الآحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما وهذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امران يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قولہ فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑہتے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنالو تم اوسکو پس متوجہ ہوگئے وہ کعبہ کی طرف - اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں ہے کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ! +

قولہ ان الصدقة لا تحل - اور وہ جیسا کہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے موںہہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ کلمہ توبیخ پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ - متفق علیہ - اور مذکور بیان کیا ہے میں نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال ابن محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم كان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم على نجران اليمن فولد له هنالك على عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وكناه ابا سليمان وكتب بذلك الى رسول الله فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سمه محمدا واكنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی ٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذكر السيوطى فى الدر المنثور انه اخرج البيهقى فى الدلائل عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عندنا الذى كتبه لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن يفقه اهلها ويعلمهم السنة ويأخذ صدقاتهم فكتب۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپ نے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تا کہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بے حرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اُن جانور کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا و
اذا حللتم فاصطادوا ولا يجرمنكم شنان
قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان
تعتدوا وتعاونوا على البر والتقوى ولا
تعاونوا على الاثم والعدوان واتقوا
الله ان الله شديد العقاب ٥ حرمت
عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما
اهل لغير الله به والمنخنقة والموقوذة
والمتردية والنطيحة وما اكل السبع الا
ما ذكيتم وما ذبح على النصب وان
تستقسموا بالازلام ذلكم فسق
اليوم يئس الذين كفروا من دينكم
فلا تخشوهم واخشون اليوم اكملت
لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت
لكم الاسلام دينا فمن اضطر في مخمصة
غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم ٥
يسئلونك ماذا احل لهم قل احل لكم
الطيبات وما علمتم من الجوارح مكلبين
تعلمونهن مما علمكم الله فكلوا مما
امسكن عليكم واذكروا اسم الله عليه
واتقوا الله ان الله سريع الحساب ٥ هذا
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله في امره كله
فان الله مع الذين اتقوا والذين هم
محسنون - وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلجاؤ تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو اونسے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوس پر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں اس وجہ سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لیں اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور بشارت
کا کہ خوشخبری دیں لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فيه وينهى الناس ان لا يمس القرآن احد
الا وهو طاهر ويخبر الناس بالذي لهم والذي
عليهم ويلين لهم في الحق ويشتد عليهم
في الظلم فان الله كره الظلم ونهى عنه فقال الا
لعنة الله على الظالمين - ويبشر الناس
بالجنة وبعملها وينذر الناس النار وعملها
ويتألف الناس حتى يفقهوا في الدين ويعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به في الحج الاكبر والحج الاصغر فالحج الاكبر
الحج الاكبر والحج الاصغر العمرة وينهى الناس
ان يصلي احد في ثوب واحد صغير الا ان
يكون واسعا فيخالف بين طرفيه على عاتقيه
وينهى ان يحتبي الرجل في ثوب واحد ويفضي
بفرجه الى السماء ولا يعقص احد شعر
راسه اذا صلى في قفاه وينهى اذا كان بين الناس
هيج ان يدعو بدعوى القبائل والعشائر
وليكن دعاؤهم الى الله تعالى وحده لا شريك
له فمن لم يدع الى الله تعالى دعوا الى القبائل
والعشائر فليعطفوا بالسيف حتى يدعو
الى الله تعالى وحده لا شريك له ويأمر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم
الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا
برؤسهم كما امرهم الله تعالى وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الركوع والخشوع وان يغلس
بالصبح ويهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حية بالارض والمغرب
حين يقبل الليل ولا يؤخر المغرب حتى

سکہائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکہائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونوں کندھوں پر ڈالے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنے کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیا ہے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیا نیکے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پہیر
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا۔ اور حکم کرے لوگوں کو وضو
کے کامل کرنے کا دہوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور
پیروں کو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقت میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامره بالسعی الی الجمعة اذا نودی بها
والغسل عند الرواح الیها وامره ان یاخذ
من المغانم خمس الله وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقة من العقار عشر ما سقی البعل
وسقت السماء وعلی ما سقی الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاه وفی کل اربعین من
البقر بقرة وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع او جذعة وفی کل اربعین من الغنم
سائمة شاة وانها فریضة الله التی افترض
علی المؤمنین فی الصدقة فمن زاد خیرا
فهو له وانه من اسلم من یهودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدین
الاسلام فانه من المسلمین له مثل الذی
لهم وعلیه مثل الذی علیهم ومن کان علی
نصرانیة او یهودیة فانه لا یفتن عنها وعلی
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار واف
او عرضه ثیابا فمن ادی ذلک فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنین جمیعا صلوات علی
محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته۔
کذا ذکره السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثنی عبد
الله بن ابی بکر عن ابیه ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال هذا کتاب رسول الله ساالحدیث
بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور خشوع اور خضوع سے کامل کر دینا اور اسباب [illegible]
صبح اور [illegible] ظہر جبکہ زائل ہو جاوے سورج اور پڑھیں
نماز عصر [illegible] ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کر دینا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ کہ فرض ہی مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں میں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچنے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے (یعنی بارانی) اور جو پلائے جائیں چرس سے او نمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ (یعنی نر یا مادہ) اور
ہر چالیس بکریوں میں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آوے تو وہ مسلمانوں میں ہے اوس کے لئے ہی وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اونکی۔ اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیانکی مجھکو عبداللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم متصلا - **اقول** ورواه النسائي مختصرا من طرق عديدة عن ابن شهاب قال قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على نجران وكان الكتاب عند ابى بكر بن حزم فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ - وكتب الآيات منها حتى بلغ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ - ثم كتب هذا كتاب الجراح فى النفس مائة من الابل وفى العين خمسون وفى اليد خمسون وفى الرجل خمسون وفى المامومة ثلث الدية وفى الجائفة ثلث الدية وفى المنقلة خمس عشرة فريضة وفى الاصابع عشر عشر وفى الاسنان خمس خمس وفى الموضحة خمس - واخرجه ايضا من طريق مالك عن عبد الله بن ابى بكر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذى كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم فى العقول ان فى نفس مائة من الابل وفى الانف اوعى جدعا مائة من الابل وفى المامومة ثلث النفس وفى الجائفة مثلها - **تنبیه** - فهذا الكتاب هو الذى وهم فيه النسائى وغيره من ارباب السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذى

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ پہونچی ہے کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر روایت کیا اسکو دوسرے طریقے سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل کہتا ہوں کہ روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا میں نے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے جبکہ بھیجا اونکو نجران اور تھا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تک - پھر لکھا یہ کتاب ہے بیان احکام اقصاص کی - جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس - اور زخم مامومہ میں ثلث دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور سرکے کھلے ہوئے کی دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ پانچ - اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ - اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں - پوری دیت کی تہائی اور جائفہ کی دیت مثل اوس کے۔

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلك بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایته کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔
پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔
پھر جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **منخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه - **متردیة** من الردی وهو الهلاك - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔
منخنقۃ بولا جاتا ہے خنقہ یعنی بھینچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پھر اوسکو بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے اور بعض

وقيل هو ثيصيونه فيه يحون عليه والمال
واحد **ازلام** جمع الزلم بفتح معجمة وضمها
وفتح اللام - وهى قداح كتب فيها افعل ولا
تفعل - ولا شئ - فى الجاهلية اذا ارادهم
سفرا او امرا اخرج منها زلما فان خرج الامر
يفعل وان خرج النهى امتنع وان خرج
لا شئ اعاد الاخراج - **يحتبى** - نهى عن
الاحتباء فى ثوب واحد هو ان يضم رجليه
الى بطنه بثوب - يجمعهما به مع ظهره ويشده
عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته
محتبيا بيديه هو ان يجلس بحيث يكون
ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعتان
على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه
ووجه المنع انه ربما تحرك او تحرك الثوب
فتبدو عورته - **يعقص** العقص
جمع الشعر وسط راسه او لف ذوائبه
حول راسه كفعل النساء - **غلس**
ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح -
هجر الهاجرة - التهجير التبكير الى كل
شئ والمبادرة اليه - وصلوة الهجير
والهاجرة هى صلوة الظهر - **تزيغ** لا تزغ
اى يميل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اى
عدل عنه - **عقار** - جاء فى الحديث
من باع دارا او عقارا بالفتح - الضيعة
والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم
ذراريهم وعقار بيوتهم اراد ارضيهم وقيل
متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ پہر کر گاڑتے تھے اوسکو او سفر پانی کرتے تھے اوس پر اوس
مقصود واحد ہے **ازلام** جمع زلم کی فتح زا معجمہ اور ضمہ اوسکا
اور فتح لام کا - اور وہ تیر ہوتے تھے جنپر لکہا ہوتا تہا - افعل
کر - ولا تفعل نکر - ولا شئ کچہ نہیں - زمانہ جاہلیت میں جبکہ
ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں
سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی
تو رک جاتا اوس سے اور اگر نکلتا لا شئ - تو پہر تیر نکالا جاتا تہا
یحتبی منع کیا ہے احتبا سے ایک کپڑے میں اور معنے
اوس کے یہ ہیں کہ ملا وے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ
ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس
کپڑے کو اوسپر اور کبہی ہوتا ہے احتبا ہاتوں سے پس بولا
جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ - اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح
کہ ہوں اوس کے دونو گہٹنے کہڑے اور تلوے زمین پر
ہوں اور دونو ہاتہ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت
کی یہ ہے کہ ربا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت
کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں
کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے
غلس اندہیری آخر شب کی جو ملجاے صبح کی روشنی کے ساتھ
ہجر الہاجرۃ - تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف
اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ - سے مراد نماز ظہر -
تزیغ بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو
ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق - یعنی پہر گیا
راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او
عقارا بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گھر یا عقار - مکانات اور
کہجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد
علیہم یعنی واپس کردے اونکو اونکی اولاد اور اونکے گھروں کی عقار
مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھروں کی پونجی اور اوس کے

متاعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض وما یتصل بها ومنه خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن هنا المراد منه الارض حیث یعلم مما بعدہ۔ **غرب** ۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة هو الدلو العظیمة تتخذ من جلد ثور۔ **تبیع** ۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم** ای بالجزیة علی کل بالغ احتلم او لم یحتلم۔ **راف** ۔ یقال کان فاہ یرف ای تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔ **المامومة** ۔ والآمة شجة بلغت ام الراس۔ **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل ماله قوة محیلة کالبطن والدماغ۔ **الموضحة** ۔ هی الطعنة التی توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو۔ لیکن مراد اس سے اس فرمان میں زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون راء مہملہ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے۔ **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **ماموم** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله اوفوا بالعقود ۔ فیه دلیل علی انه لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلا خیار وهو مذهب ابی حنیفة ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغیرهما والحجة لهم فی ذلك ما ثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فكل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیار

قولہ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہوجاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا
منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته
شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود
والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد
بالافتراق فى حديث ابن عمر الافتراق
بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما
رواه النسائى والحاكم والبيهقى عن سمرة
ان النبى صلے الله عليه وسلم قال البيعان
بالخيار حتى يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما
من البيع ما هوى ويتخايران ثلث مرات
يعيده قوله تعـ وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ
فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فى
المجلس نبقاء الخيار ينافى التوثق ۔

قوله تعـ احلت لكم بهيمة الانعام
البهيمة كل حى لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم
الازواج الثمانية والحق به الظبى والبقر
الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فى
الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت على
عمومها لكان اولى ليكون استثناء قوله تعـ
الا ما يتلى عليكم تحريمه فى اية التحريم كذا
فى التفسير الاحمدى ۔ **قوله تعـ اذا حللتم
فاصطادوا** ۔ يدل على ان الاصطياد
للمحرم حرام ما دام محرما لكن هذا فى
صيد البر خاصة واما فى صيد البحر فلا
لانه حلال لقوله تعالى اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ
الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو تمام عقد بیع کے بعد ہو اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد
کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام
وفاء عقد سے ہے جسکی تاکید ہے آیت میں۔ اور جواب حنفیہ
اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی
حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان یعنی
انکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں۔ اور دلیل
اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم
اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دونوں بیع و شراء کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ
وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے
وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہو اونکو تین مرتبہ۔ اور تائید کی
قول اللہ عزوجل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید
فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عزوجل نے گواہی کی
مضبوطی کا عقد کیلئے پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی
رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قولہ تعالیٰ** احلت
لکم بہیمۃ الانعام۔ بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ اور بعض نے کہا ہے
کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملادی گئی ہیں اوسکے ساتھ
ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء
میں اور اس بات میں کہ ان کے ناب نہو وہ دانت جسکو نوکیلے
کہتے ہیں اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا اپنے عموم
پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنیٰ قول اللہ عزوجل الا ما یتلیٰ علیکم میں
استثناء متصل جو اصل ہے باب استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے
لیے تمام بہائم چوپایہ کے جنکی تحریم بیان کی گئی ہے آیت تحریم میں اسطرح ہے
تفسیر احمدی میں **قولہ تعالیٰ**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا
ہے اسبات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے
لیکن خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال
ہے بوجہ قول اللہ عزوجل کے کہ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

علی الاتصال الذی هو الاصل یعنی احلت لکم جمیع بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم

الذی الیہ تحشرون ھکذا فسرہ فی التفسیر الاحمدی۔

قولہ وما علمتم من الجوارح

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور والائمۃ الاربعۃ منھم وحجتھم ما روی عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ۔ من تفسیر ابن کثیر مختصرا۔ **قولہ وینھی ان یحتبی**۔ وقد صح فیما رواہ جابر رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم۔ **قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ**۔ عن ابی رافع قال نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد وابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ۔ چوپایہ اور پرندے جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرندے جیسے باز وغیرہ پس جسکو پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کہا تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنیٰ کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا مارڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن کثیر مختصر۔

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود وانه دخل المسجد فرأى فيه رجلا
يصلي عاقصا شعره فلما انصرف قال عبدالله
اذا صليت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك بكل شعرة اجر فقال
الرجل اني اخاف ان يتترب قال تتريبه
خير لك - قال العراقي هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة يجب
ستره في الصلوة - **قوله يامر الناس**
باسباغ الوضوء - اي ابلغوا مواضعه
واوفوا كل عضو حقه وقد ورد في الحديث
بصيغة الامر - روى النسائي عن ابن
عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقيط بن سمرة مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ
في الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه
احمد وابوداود والترمذي وقال حسن
صحيح - **قوله وايديهم الى المرافق**
قال الله تعالى وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ - وفي
حديث عثمان رضي الله عنه البخاري و
مسلم ان النبي صلعم غسل يديه الى
المرفقين ثلث مرات وهو بفتح الميم وكسر
الفاء وعكسه ايضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الى وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابو بكر بن داود الظاهري واستدلوا
بما رواه الدارقطني والبيهقي من حديث
جابر رض مرفوعا ان النبي صلى الله عليه وسلم
ادار الماء الى مرفقيه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کو جو نماز پڑھ رہا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیئے. کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قوله یامر الناس باسباغ**
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر. اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ. روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو. اور روایت ہی
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے. **قوله وایدیہم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل
نے دھوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک. عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں. اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دارقطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز

لايقبل الله الصلوة الا به - وفيه القاسم
بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن
الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا
ايضا بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة
انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولكن فيه انه لايدل على الوجوب وروى
الدار قطني عن عثمان رض فغسل وجهه و
يديه حتى مس اطراف العضدين وفي
اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن
وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده
اليمنى حتى اشرع في العضد ثم غسل يده
اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث
رواه مسلم وهذا ايضا لايدل على الوجوب

قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء
في مسح الراس فقال الشافعي وعطاء
بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة
اخرجه الشيخان انه توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث
عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن
خزيمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقياس المسح على الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بھی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ لیکن اسمیں یہ بات ہو کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی۔ اور روایت کیا ہے دارقطنی نے عثمانؓ سے پس
دہویا اپنا مونہہ اور دونو ہاتہہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن و جو مدلس مقبول نہیں
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتہہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دہویا
اُلٹا ہاتہہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے۔ اور یہ بھی نہیں دلالت کرتی وجوب پر۔

قولہ مسحوا برؤسکم۔ اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی حدیث عثمانؓ کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابوداود نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ۔ کہا ابوداود نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح بھی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو نقل ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا الخ والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناؤه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي
اسفروا بالصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دہوئے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب ہے اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابتہ آئی ہیں اونہیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسکو سے

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله هجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس - واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔

قولہ ہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت سے ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسکہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈھل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹھنڈ
ہونے دے پھر ارادہ کیا کہ اذان دے پھر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص دموسم کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی ٹھیک نصف النہار پر

ايصلي الظهر في ايام الشتاء وماندلى
ام ماذهب من النهار اكثر ومابقي منه
قوله والعصر والشمس حية
اى صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر مالم يصفر
الشمس ويسقط قرنه الاول **قوله
والمغرب حين يقبل الليل**
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابى بصرة رضي قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل هذا ايضا روى ابو ايوب
بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره
قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروى عن عقبة بن عامر قال
لا تزال امتي بخير مالم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية يعنی صاف رنگ میں الانہیں تغیر ہوتا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا ہوئے آفتاب اور نہ گرجائے اوسکا اول کنارہ۔

قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت ستارہ دکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ سے کہا کہ نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تہی اول کی امتوں پر پس ضائع کردیا اونہوں نے اوسکو اور جو شخص کہ حفاظت کریگا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قوله الشاهد النجم مدرج ہے اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بہی ہوجاوے تو مراد شاہد سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کریگی (نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہوجاویں سب ستارے روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہوجائے [illegible] وقت واحد ہے نہیں ہے [illegible] اوس کے بعد

رواه احمد وابو داود واختلفوا فی آخر وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا واحدا لا صلوة بعدها وحجته مارواه جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام انه جاء النبی صلعم فقال قم فصل فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل عنه رواه احمد والنسائی والترمذی وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط الشفق۔ **قوله والعشاء اول اللیل** یؤیده مارواه عن عائشة قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا بحدیث عبد الله بن عمرو مرفوعا وقت صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة عند مسلم وفیه لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من لم یصل الصلوة حتی یجیء وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابر نے حدیث جبرئیل علیہ السلام کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے بوجہ حدیث ابو موسیٰ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے اوقات اور اوسمیں ہے پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے جاتے رہنے کا وقت۔

قولہ والعشاء اول اللیل تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت اونکی وہی حدیث جبرئیل کی ہے اور کہا بعض نے آدہی رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ہے مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے دوسری نماز کا وقت۔

قولہ والغسل عن الثلث [illegible] یوم جمعہ [illegible] نہیں [illegible] کہا بعض علماء نے [illegible] ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ وغیرہ سے [illegible] ابو ہریرہ اور عمار [illegible]

قوله والغسل عند الرواح

اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وغيره حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيء الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابو داؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

باب كتاب الصدقات عند عمر رضي

وهذا الكتاب لم يكتبه النبي صلى الله عليه وسلم لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرج ابو داؤد ذلك منه والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لئے۔ اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفیان بن حسین عن الزهری عن
سالم عن ابیه قال کتب رسول الله
صلے الله علیه وسلم کتاب الصدقة
لم یخرجه الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه
فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به
عمر حتی قبض فکان فیه ـ
فی خمس من الابل شاة وفی عشر
شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه
وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس و
عشرین ابنة مخاض الی خمس
وثلثین فان زادت واحدة ففیها
ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا
زادت واحدة ففیها حقة الی ستین
فاذا زادت واحدة ففیها جذعة
الی خمس وسبعین فاذا زادت
واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدة ففیها حقتان
الی عشرین ومائة فان کانت الابل
اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة
وفی کل اربعین ابنة لبون وفی
الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی
عشرین ومائة فان زادت واحدة
فشاتان الی مائتین فان زادت
علی المائتین ففیها ثلاث شیاه
الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من
ذلك ففی کل مائة شاة شاة
لیس فیها شیٔ حتی تبلغ المائة ولا

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے
باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب
الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل
کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوسپر
حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ
پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں
اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں
بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجاوے اوس سے
ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک ۔
پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے
ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں
جذعہ ہے پچھتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی
تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوّے تک پس جب زائد
ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک
پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک
حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ۔
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو
بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو
تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں
تین بکریاں ہیں تین سو تک ۔
پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں
ایک بکری ہے نہیں ہے اون میں کچھ جب تک کہ تعداد
سو تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ
جمع کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور
جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپسمیں برابر
نہ لیا جائے زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار ۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب ۔

اعلم ان الكتاب الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابي بكر الصديق رضي الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما كذا قاله الزرقاني في شرح المواهب ۔ ولما استوفيت الكلام في كتاب ابي بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة في الحديث استغنيت من تكرارها ههنا ۔

جان لو کہ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علیحدہ جیسے کہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونوں کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اِس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

* * *

* *

*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

اخرج هشام بن الكلبي قال حدثنا ابي عن ابراهيم بن سعد بن ابي وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبي صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور سنائے ... رسول اللہ کی اسنے قول ... [illegible]

اشعار

رأيتك يا خير البرية كلها
نبتّ نضارا في الارومة من كعب
اغر كان البدر سنة وجهها
اذا ما بدا للناس في الحلل العصب
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها
وربيت الناس في السقاية والجدب

ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته هذا كتاب من محمد لعمائر كلب و احلافها ومن ظاءره الاسلام من غيرهم مع قطن بن الحارثة العليمي باقام الصلوة لوقتها و ايتاء الزكوة بحقها في شدة عقدها ووفاء عهدها بمحضر من الشهود المسلمين منهم دحية بن خليفة الكلبي و سعد بن عبادة وعبد الله بن انيس - عليهم من الحمولة الراعية البساط الظؤار من كل خمسين ناقة غير ذات عوار والحمولة المائرة لهم لاغية و في الشوي الوري مسنة حامل او حائل - و فيما سقى الجدول من العين المعين العشر وفي العثري شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم وظيفة و لا يفرق - شهد على ذلك الله و رسوله ... ثابت بن قيس بن شماس ...

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل۔ مجبت بینہ ثابت درجہ پر قبیلہ کعب کی نسل میں۔
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو۔ جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری لباس میں۔
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہو جانیکے اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں۔

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔ یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدین اور اون لوگوں کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھ جمع کر دے قطن بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری عقد و وفاء عہد اور لکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن انیس ہیں۔
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب۔ اور اونکی باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں میں دوسالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو۔ اور اوس زمین میں جو نہر سے پانی جاوے زکوۃ میں کا دسواں حصہ ہے اور بارانی میں اوسکا نصف۔ عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق ... سے زائد اون پر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے۔
... اس پر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے ... نے ... لکھا اور اوسکا ...

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔

کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت۔ الحجة البينة قصار۔ المنتهى۔ الارومة۔ الاصل سنة۔ ای اضاء۔ العصب هو السيد المطاع۔ ظأره۔ ای جمعه۔ همولة بفتح الهاء المهملة هی الراعية الماشية فی المرعى المباح ابساط۔ الناقة التی ترعى ولدها معها۔ ظار۔ بكسر الظاء المعجمة هی الناقة تألف بولد غيرها حمولة هی الحاملة للحوائج۔ المائرة هی الحاملة للميرة وهی الطعام طاغية۔ بالطاء المهملة والغين المعجمة ای خارجة عن حساب الزكوة۔ الشوىّ بشد الياء التحتانية جمع شاة۔ الورىّ بشد الياء۔ السمينة۔

اقول يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغناناً عن اعادته وتكريره هنا۔

الثبت۔ دلیل ظاہر۔ قصارے۔ منتہی۔ الارومة۔ اصل سنہ۔ یعنی چمکا۔ العصب اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے ظأره۔ یعنی جمع کیا اوسکو همولة بفتح ہاء مہملہ معنی چرنیوالے جانور۔ حلال وجائز بیڑ میں۔

ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں ظار۔ بکسر ظاء معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر۔ حمولة۔ وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں۔ المائرة۔ وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھ لے جانے کے کام آویں۔

طاغية۔ طاء مہملہ اور غین معجمہ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔

الشوىّ۔ یاء تحتانیہ مشدد۔ جمع ہے شاة کی۔ بکری۔ الورىّ۔ بہ تشدید یاء تحتانیہ۔ موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کردیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لیئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا
حجاجا في الجاهلية في جماعة من
قومي فرأيت في المنام وانا بمكة
نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لي
جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت
صوتا في النور وهو يقول انقشعت
الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء
ثم اضاء لي اضاءة اخرى حتى نظرت الى
قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت
صوتا في النور وهو يقول ظهر الاسلام
وكسرت الاصنام ووصلت الارحام
فانتبهت فزعا فقلت لقومي ليحدثن في
هذا الحي من قريش حدثا واخبرتهم لما
رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء
الخبران رجلا يقال له احمد قد
بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته
بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة
انا النبي المرسل الى العباد كافة
ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن
الدماء وصلة الارحام وعبادة
الله وحده ورفض الاصنام وبحج
البيت وصيام شهر رمضان شهر
من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله
الجنة ومن عصى فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت
حج پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ
ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہوگئے میرے
لیے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے)
اور سُنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تہا
جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے
خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لیئے دوسری مرتبہ
یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض
کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تہا کہ ظاہر
ہوگیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا
میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش
میں کوئی نئی بات ہوویگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب
کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی
جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے پس نکلا میں حتی کہ حاضر
ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے
کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بہیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف
بلاتا ہوں انکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں انکو خون ناحق
سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے
اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس
شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور
جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے پس
ایمان لائے آخر [illegible]

يومئذ الله من جرجهم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله
امنت بكل ما جئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني
لآلهة الاحجار لا شك تارك
شمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك
قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول
الله صلى الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال وحرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے مینے وہ شعر جو مینے آپ کی خبر سنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تہا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑدوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کررہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتیلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات وبالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔
فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا مینے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکہنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب الي
غيركم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين والغزاة في الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوي بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الآخرة فما جاء الي
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امر الله عيشك اتأمرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دين
اباءنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعر

ان ابن مرة قد اتى بمقالة
ليست مقالة من يريد صلاحا
اني لاحسب قوله وفعاله
يوما وان طال الزمان ذباحا
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى
من رام ذلك لا اصاب فلاحا

قال عمرو الكاذب مني ومنك
امر الله عيشه وابكم لسانه واكمه
اسنانه قال فو الله ما مات حتى
سقط فوه وعمي وعرف ذوابة الجيب
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں ہی اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ۔
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول وفعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا اور سٹھیا
گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حق اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم فحباهم ورحب بهم وكتب
لهم كتابا هذه نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله العزيز على لسان رسوله
بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو
ابن مرة لجهينة بن زيد - ان لكم
بطون الارض وسهولها وتلاع
الاودية وظهورها على ان ترعوا
نباتها وتشربوا ماءها على ان تؤدوا
الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان
اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على
اهل المثيرة صدقة ولا على
الواردة لبقة والله شهيد على
ما بيننا ومن حضر من المسلمين
كتاب قيس بن شماس -

اورده في كنز العمال وقال اخرجه
الروياني وابن عساكر في تاريخه -

اون لوگوں کو ساتھ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام
لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس
مرحبا کہا آپنے اونکو اور اکرام کیا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی
جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر بحکم کیا گیا حق
صادق اور کتاب ناطق کے ساتھ عمرو بن مرہ کے ساتھ
جہینہ بن زید کے لیئے تمہارے لیے پست اور نشیب کی
زمینیں ہیں اور ٹیلے جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ
تم اپنے جانوروں کو اوسکا گھاس اور پیو تم اوسکا پانی اس
شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑھو اور پانچ اونٹوں میں
چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو
بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس
پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی کے
جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گھر کے پلے ہوئے
جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جاوے اور اللہ اور مسلمان
جو موجود تھے گواہ ہیں اوپر ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر۔ یہ
تحریر ہے قیس بن شماس کی بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا
کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر - هو اسم جبل - **انقشعت**
يقال تقشع السحاب اى تصدع واقلع
وكذا اقشع وقشعته الريح - **حقن**
يقال حقن له دمه اذ منعه من
قتله - **سادن** - سدانة الكعبة
خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے
تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح
اقشع اور قشعته الريح **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه
جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔
سادن سدانة الكعبة. خادم اوس کے۔ اور جو شخص
کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کھولنے

بابها واغلاقه سدان فهو
ساون جمعه سدانة - **اجوب**
من الجوب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اى شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهل ودكدك هي ماتلبد
من الرمل بالارض ولم ترتفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد ويقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التبيعة** - هي اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم [illegible]
وعشرون شاة [illegible]

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوسکی
جمع سدنۃ - **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت -
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہل ودکدک وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت
اونچا نہ ہو -
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ - مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے - اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرع کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے -
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے
پستی اور ذلت سے - **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی - **التبیعۃ**
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس -
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی - اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے اکیس
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں -
المشیرۃ کھیتی کے بیل -

[illegible] مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بنو الحرث - الواردة - من الورود علے الماء اراد بها ما یحبس فی البیت من المواشی فلا تکون سائمة - لبقة اللبق الخلط یعنی لا یخلط الواردة بالسائمة فی الزکوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔
لبقة - لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط واشترط لهم

یہ معاہدہ ہے آپسمیں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اِس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرطیں کیساتھ

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من محمد النبی صلے الله علیه وسلم بین المؤمنین والمسلمین من قریش ویثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قریش علے ربعتهم یتعاقلون بینهم وهم یفدون عانیهم بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عوف علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو ساعدة علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الحرث علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو جشم علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مؤمنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کرلی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے۔ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المؤمنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے [illegible] فدیہ [illegible] انصاف بین المؤمنین [illegible] ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وكل طائفة منهم تفدي عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه
بالمعروف في فداء او عقل وان
لا يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلم او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
في كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالي بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دیں اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتہہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انمیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجائے گی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواء
وعدل بینہم وان کل غازیۃ غزت
معنا تعقب بعضھا بعضا وان المؤمنین
یبئ بعضہم علی بعض بما نال دماءہم
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین
علی احسن ھدی واقومہ وانہ لا
یجیر مشرک مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من
اعتبط مومنا قتلا عن بیّنۃ فانہ قود
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیہ کافۃ ولا یحل لھم الا قیام علیہ
وانہ لا یحل لمؤمن اقر بما فی ھذہ
الصحیفۃ وآمن باللہ والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویہ وانہ من
نصرہ او آواہ فان علیہ لعنۃ اللہ و
غضبہ یوم القیمۃ لا یؤخذ منہ
صرف ولا عدل وانکم مہما اختلفتم
فیہ من شئ فان مردہ الی اللہ و
الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وان الیھود ینفقون مع
المؤمنین ماداموا محاربین وان
یھود بنی عوف امۃ مع المؤمنین
للیھود دینہم وللمسلمین دینھم و
موالیھم وانفسہم الا من ظلم واثم
فانہ لا یوتغ الا نفسہ واھل بیتہ
وان لیھود بنی النجار مثل ما لیھود
بنی عوف وان لیھود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کیساتھ مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے (یعنی نوبت
بنوبت جماعتیں مسلمانوں کی جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اِس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اوس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اِس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جاوے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اِس عہد کی اور اِس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اِس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لاوے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دیگا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اِس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر (لی)
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اِس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

فالیهود بنی العوف وان لیهود بنی
ساعدة مثل مالیهود بنی عوف
وان لیهود بنی جشم مثل مالیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الاوس
مثل مالیهود بنی عوف وان
لیهود بنی ثعلبة مثل مالیهود
بنی عوف الا من ظلم واثم فانه
لا یوتغ الا نفسه واهل بیته و
ان جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم
وان لبنی الشطنة مثل مالیهود
بنی عوف وان البر دون الاثم وان
موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة
یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم
احد الا باذن محمد صلی الله علیه
وسلم وانه لا ینحجز علی ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا
وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین
نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب
اهل هذه الصحیفة وان بینهم
النصح والنصیحة والبر دون الاثم
وانه لم یاثم امرأ بحلیفه وان النصر
للمظلوم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ماداموا محاربین وان
یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة
وان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس عہد
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور باہم ان میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی رکھیں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جاوے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دی جاوے کسی کے آبرو کو [illegible] کے [illegible]
سے اور [illegible] [illegible]

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من ضارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالی رضامند ہی
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اِس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپمیں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر، جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مدد گاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھہ اِس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالی
خوش ہے اِس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

ربعہ۔ ویروی۔ علیٰ رباعتہم من ربع ای ثبت درباعۃ الرجل وربعتہ شانہ وحالہ التی ھو رابع ای ثابت علیہا فالمراد انہم علیٰ امرھم الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون** العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلہا بفناء اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلہا لیسلمہا الیھم ویقبضوھا منہ یقال عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ والاقارب من قبل الاب الذین یاتون دیۃ قتیل۔ **المعاقل** جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو فلان علیٰ معاقلہم التی کانوا علیہا والمراد یکونون علیٰ ما کانوا علیہ من قبل فی اخذ الدیات واعطائہا عانیھم۔ العانی ھو الاسیر وکل من ذل واستکان وخضع فقد عنی یعنی ومنہ حدیث فکوا العانۃ وفکہ تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار۔ **قولہ بالقسط**۔ ای بالعدل فالعطف تفسیری۔ **قولہ مخرجا** قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا حال اور اوس کی شان۔ التی ہو رابع یعنی جسپر وہ ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون**۔ عقل یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندہا جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل** جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اِس سے یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں **عانیہم**۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے عنی یعنی۔ اور اسی سے ہے حدیث فکوا العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا فدیہ دے کر کفار کے ہاتھوں سے۔ **قولہ بالقسط**۔ یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری ہے۔ **قولہ مخرجا**۔ کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاتے جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بيت المال ولا يبطل دمه وقيل
من لا عشيرة له وقيل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دية او
فداء او غرم - **قوله وسيعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا على سبيل الظلم فاضافه
اليه وهو اضافة بمعنى من ويجوز ان
يراد بالدسيعة العطية اى ابتغى منهم
ان يدفعوا اليه على وجه ظلمهم
اى كونهم مظلومين او اضافها الى
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله
يجبر** - من جبر العظم المكسورة
وفي الحديث واجبرني وفي حديث
آخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحه وجبرة المصيبة اذا فعلت
مع صاحبها ما ينساها به ورددت
عليه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط في الاصل
الموت بغير علة يقال مات عبطة
اى شابا صحيحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غير مرض والمراد من
قتله بلا جناية ولا جريرة - **قوله
لا يوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غيره
اى هلكه او اهلكه ومنه حديث
الامارة حتى يكون عمله هو الذي
يطلقه او يوتغه اى يهلكه - **قوله
بطانة يهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے یہ
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ بار مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ لے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مارڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا واوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مرواڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره ودخلته امره الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر

قوله لا یحجز - الانحجاز الحیلولة

قوله لا یحجز انحجاز حائل ہو جانا

والثأر القصاص **والفتك** الغدر والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو المنازعة ومنه المشاجرة -

ثأر. قصاص - اور **فتک**. غدر اور مکر

قوله اشتجار جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت۔

وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین بعضهم مع بعض -

اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کر لینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لضجیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملک بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه وسلم فقال اکتبوه ولم یمله علینا وزعم ان ایمن بنت الضجیع حدثته به فاذا فیه -

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوسمیں تھا کہ۔

هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم للضجیع ومن تبعه من اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتاب لطف ضجیع بن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغانم
خمس الله ونصر نبي الله واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم
قال الحافظ ورواه ابن شاهين من
طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي
عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع
نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس نے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت
کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو
اپنے اسلام پر اور علیحدہ رہے مشرکین سے پس وہ امن
میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے
عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس
کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس
کہا کہ آئے وہ ضجیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

۲۲ کتاب الی فروۃ بن عمرو

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي
عن معمر وغيره عن الزهري عن
عبيد الله عن ابن عباس وساق من
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي
الحجة سنة ست ارسل رسله الى
الملوك يدعوهم الى الاسلام
فذكر القصة وفيها قال وكان فروة
عاملا لقيصر على عمان من البلقاء
فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم باسلامه وارسل اليه
بهدية مع رجل من قومه يقال
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے
وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے
وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے
سنہ ۶ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد پادشاہوں
کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے
قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس
لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس
پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا
ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ وقیل ھدیتہ
واجاز رسولہ خمسمائۃ درھم ۔ انتھی
وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ
القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن
رامل بن عمرو الجذامی وقال
فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلے اللہ
علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار
واثواب وقباء سندس فکتب الیہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔
من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو
اما بعد فقد قدم علینا رسولک و
بلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم و
اتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک
بھداہ ۔
وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ
وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانک
تعلم ان عیسے قد بشر بہ فحبسہ ثم
اخرجہ فصلبہ ۔

انتہی ۔ اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اِس
قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے
اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ صلعم
کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے
اور ایک سندس کی قبا۔ پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے
فروہ بن عمرو کی طرف۔
حمد بعد اس کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس
تمہارا قاصد۔ اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے
اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے
اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی
جانب سے۔
اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس
بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا
کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری
دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ
من طریق عمرو بن یحیے بن عمرو بن
سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن
ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ
نے عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا
کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیك اما بعد فانی استعملتك
علی قومك عربهم وجمورهم وموالیهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتی صاع
ومن زبیب خیوان مائتی صاع جار
ذلك لك ولعقبك من بعدك ابدًا ابدًا ابدًا
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهین من طریق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسین
بن محمد عن هشام بن الکلبی بسنده
وفیه - انه رجع الی النبی صلی الله
علیه وسلم قیس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
الیه وکتب عهده علی قومه همدان
عربها وموالیها وخلائطها ان
یسمعوا له ویطیعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزکوة
واطعموثلثمائة فرق جاریة ابدا من
مال الله عز وجل -
کذا ذکره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بین هذا وبین
ما روی فی هذا الوفد ان امر
علیهم مالك بن نمط واستعمل
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرك مع قیس بعد ذلك مالك
ابن نمط - جمورهم - جاء فی الحدیث
بعثت الی الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب علی العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے معلوم ہو کہ عامل بنایا میںنے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پہ اور مقرر کیا
میںنے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع - جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ - کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کرکے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے کہ مانیں انکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اونکے
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیا
اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عز وجل کے مال سے۔
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھ مالک بن
نمط کو - جمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اسوجہ
سے کہ غالب ہے رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبیاض وعلی العرب الادمۃ والسمرۃ	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن
مندة من طريق عبد الله بن حسان
العنبري عن صفية ودحيبة
ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة
كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت
تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب
فولدت نساء ثم توفي فانتزع
بناتها منها اثوب بن ازهر وهو
عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم في اول
الاسلام اى اسلام قومها
فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن
حديباء كانت قد اخذتها
الذمة عليها سبيج من صوف
فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان
الجمل اذا انتفجت الارنب فقالت
الحديباء القصبة لا والله لا نزال
كعبك اعلى (من كعب اثوب) في
هذا الحديث ابدا (ثم سنح الثعلب
سمته اسما غير الثعلب) فقالت
فيه ما قالت في الارنب فبينما هما
يرتكبان الجمل اذ برك واخذته
رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے
عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ
کی اور وہ دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ
اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے
کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے
بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پہر مرگئے
اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے
اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تہا پس نکلیں یہ
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم
کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون
میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا رسے لیا تہا
اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہ لے لیا
اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک
خرگوش۔ پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچھے لگ
جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے
اس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا
نام اوس نے ثعلب کے سوا کچھہ اور لیا تہا۔ پس
کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش
کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر
کہ وہ بیٹہ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی۔ پس کہا
حدیبا نے کہ تجہپر مصیبت آگئی اور امانت
لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے۔ پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطربت ايها ويحك ما اصنع
قالت قلبی ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتني به فانتفض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اداتك) ففعلت ثم
خبا يرتك فاذا اثوب يسعى على اثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية) طائفة
من فروتية فقال القى الى ابنة اخى
يادياء فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لى ناكح فى بنى شيبان ابتغى الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالى
حيث الى نائمة اذجاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختى
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (عاويًا) ذا اصياح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے اُلٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کر دے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں الپس بجالائی
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونوں ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کھوہ کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سورہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جارہا ہے۔

ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختى الويل لى لا تخبر
هذا اختى فيذهب معها فى بكر بن
وائل (من سمع الارض وبصرها)
ليس معها من قومها رجل قال لا اذكره
لها قالت وانا غير ذاكرة لهذا فغدوت
فشددت على جملى وسمعت قائلا
يقول - فنشدت عنه فوجدته
غير بعيد وسالته الصحبة فقال نعم
وكرامة (وركابه مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلى بالناس صلوة الغداة قد اقيمت
حين شق الفجر والنجوم شابكة فى
السماء والرجال لا تكاد تعارف مع
ظلمة الليل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حديثة عهد بالجاهلية
فقال لى الرجل الذى يلينى من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك كدت
تفتنينى فى الصلوة فصلى وراءك
فى النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اكن
رأيته حين دخلت فكنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فكنت
اذا رأيت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح اليه بصرى لارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوق الناس فلما

میری ست خبر کرتا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا کہ میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ ا پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور
کھڑی ہوئی تہی۔ نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے۔ پس میں داخل
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تہی پس پوچھا مجھسے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں رجب توجہ کی میں نے اتو پیدا ہوگئی تہی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو توجاتی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها اشخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول الله انه لم
يسالك السوية في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی۔
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے۔ پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزہ
ہو گئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ جب آپنے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیئے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنا نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لیئے اے لڑکے دہنا۔ پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنا کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے نہیں
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا۔ دہنا
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رأى حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها تحترصان بظلفها)
فقلت انا والله ما علمت ان كنت
لدليلا في الظلماء جواد ايدي الرجل
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمني ان اسأل حظي اذا
سألت حظك فقال وما حظك في
الدهناء لا ابا لك فقلت مقيد
جملي يسأله يحمل امرأتك فقال
لا جرم اني اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم اني لا ازال لك اخا ما
حييت (اذا اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام اهل
ودان يفصل للحظة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولدت حراما)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيري من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذي نفس محمد بيده لو
لم تكوني مسكينة لجررناك على وجهك
(التغلب) احدا كن ان تصاحب صويحبته
في الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال رب أنسنى ما امضيت واعنى على ما بقيت فوالذى نفس محمد بيده ان احد اكن لتبكى (فتستعيذ) اليه صويحبته فيا عباد الله لا تعذبوا اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع والترمذى فى كتاب الآداب من طريق عبد الله بن حسان طرفا منه واخرجه الامام احمد من طريق عاصم بن بهدلة عن ابى وائل عن الحارث بن حسان البكرى قال مررت بعجوز بالربذة الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

يا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔ پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر مومن مسلمان انکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبداللہ بن حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحديث (وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج ـ هو تصغير سبيج كرغيف قميص بالفارسية وقيل ثوب صوف اسود ـ قوله انتفجت معناه وثبت اى ظهرت ـ قوله القصة ـ القص تتبع الاثر منه قوله تعالى فقالت لاخته قصيه ـ

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع اثارها سنح - اى ظهر - حلس - كساء على ظهر البعير تحت القتب دیّار - الدير خان النصارى و صاحبها الديار - كانه سمّيها بتعييره فى دينه - السامر - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - قوله ذاقشر - القشر بالكسر مايلبس وجمعه قشور - قوله طمح اليه بصرى - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - اسمال - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - مليتين - مليئة تصغير ملاءة وهى الازار - قوله قد نفضتا - اى نصل لون صبغهما ولم يبق الا الاثر - قرفصاء - هى جلسة المحتبى بيديه - قوله شخص بى - يقال شخص به كعفى اى اتاه امر ازعجه - اقول

هذا كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جس میں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضہ سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

فی ثنیتین بعید تی الغور فیهما هلك
اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج
یوما كتابا فقال وهو یقرأه۔
هذا كتاب من الرحمن الرحیم فیه
تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی
آخره لا ینقص منهم فریق فی الجنة
وفریق فی السعیر۔
ثم اخرج كتابا آخر فقرأ علیهم۔
كتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة
اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی آخره
لا ینقص منهم احد فریق فی الجنة و
فریق فی السعیر۔
واخرج الطبرانی فی الكبیر عن ابی الدرداء
وواصلة وابی امامة قالوا اخرج علینا
النبی صلی الله علیه وسلم ونحن نتذاكر القدر
فقال مه مه اتقوا الله وادیان عمیقان
قعیران مظلمان لا تهیجوا علی انفسكم
وهج النار۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا الكتاب
من الله الرحمن الرحیم باسماء اهل
النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربكم فرغ ربكم فرغ ربكم اعددت
ابلغت انی قد انذرت۔
واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم الله
الرحمن الرحیم۔ هذا كتاب من الله الرحمن الرحیم

ایسی دو گہاٹیاں (یعنی قضا وقدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہو گئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر وقبائل
کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں۔
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالے ہیں گہری (یعنی قضا وقدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکا ؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب
فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب۔
بیان کردیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

اخرجه الطبرانی ۱۲
اخرجه البزار ۱۲

فيه اهل الجنة باسماء هم واسماء آبائهم احصاهم ثم اجمل على آخرهم الى يوم القيمة لا ينقص منهم احد ولا يزاد فيهم احد وقد يسلك بالسعيد طريق الشقاء حتى يقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم يدركه الى سعادة قبل موته ولو بفواق ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا - وفي اسناده عبد الله بن ميمون القداح ضعيف وقال البزار هو صالح الحديث وبقية رجاله رجال الصحيح -	جنتیں اہل جنت میں گنتی وار اور ان کے نام اور ان کے حسب مہر کر دیگئی ہے ان پر قیامت تک نہیں کم ہوگا انہیں سے کوئی نہ زائد ہوگا انہیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ انہیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اوسنے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ انجام پر ہے۔ فرمایا اسکو تین مرتبہ اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن میمون قداح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ؛

كتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا يدخل الجنة احد الا بجواز - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالية قطوفها دانية - التخريج اورده في كنز العمال وقال اخرجه عبد الرزاق وابن المنذر والشيرازي في الالقاب واخرجه الطبراني وابن مردويه والخطيب عن سلمان -	روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں۔ تخریج بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے۔

كتاب من الله في لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامة ان اول شیء کتبه الله	روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ۔
بسم الله الرحمن الرحيم- اني انا الله لا
اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم
لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي
كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين
يوم القيمة۔
اورده في كنز العمال قال واخرجه
ابن النجار عن علي رضي الله عنه۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی
معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے
نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پہ اور راضی ہوا میرے حکم پر
لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اُٹھاؤں گا اوسکو صدیقین
کے ساتھ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی
ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي
وقال في مصباح المضيء ان نسخته
عند ابن الجوزي هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس
سلام على من اتبع الهدى وامن
بالله ورسوله وشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله
ادعوك بدعاية الاسلام فاني
رسول الله الى الناس كافة لانذر
من كان حيا ويحق القول على الكافرين
اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم
المجوس۔ اخرج البخاري من حديث
ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم
بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله
بن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا
بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن
الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے کسریٰ پادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس
شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ
اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ
کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف
کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ
ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے
دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام
ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لا
سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا
بھی۔ تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبداللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعہ عظیم البحرین
الی کسریٰ فلما قرأہ مزقہ فدعا علیہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وھکذا ذکرہ محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمۃ عبد اللہ بن
حذافۃ قال اخبرنا یعقوب بن
ابراھیم بن سعد الزھری عن
ابیہ عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ
بن عبد اللہ بن عتبۃ ان ابن عباس
اخبرہ ان رسول اللہ صلعم بعث
بکتابہ الی کسریٰ مع عبد اللہ بن
حذافۃ السھمی وامرہ ان یدفعہ الی عظیم
البحرین فدفعہ عظیم البحرین الی کسریٰ فلما
قرأہ خرقہ قال ابن شھاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیہم رسول
اللہ صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجہ ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعلہ کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیدہ روایۃ
الخطیب عن ابی معشر الذی اوردہ
فی جمع الجوامع وفیہ ذکر الکتاب
بلفظ آخر من ھذا الفسحۃ ھکذا -
بسم اللہ الرحمن الرحیم - من محمد
رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسریٰ کی طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑھا تو پھاڑ ڈالا پس بد دعا کی آپ نے اوس کے لئے. باین لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسریٰ کی طرف عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے کسریٰ کے پاس پس جب کسریٰ نے اوسکو پڑھا تو پھاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ مسیب نے کہا کہ بد دعا کی رسول اللہ نے اون کے لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض کے ہاتھہ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ ثابت ہوجائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا ہوں** میں کہ تائید کرتی ہے اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر کیا ہے جمع الجوامع میں، اور اوس میں ذکر فرمان کا بھی الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس مدعی ونسخہ کے اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف.

ان اسلم کسلوم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی رواية عمرو بن شبة انه بعثه مع خنيس بن حذافة ۔ اخو عبدالله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل فی سنة سبع انتهی قد ذكرت كتاب كسرى الى باذان فی امره صلے الله علیه وسلم و قصته مضی فی امر باذان ۔

یہ کہ اسلام سے اسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت اور مؤمنہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبداللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ انہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی ۔ اور ذکر کر دیا ہے مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسى بن اسمعيل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن يقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتى النبی صلے الله عليه وسلم فكتب له كتابا۔ ان ماعز البكائی اسلم اخر قومه وانه لا يجنی عليه الا يده ۔

قال ابن الاثير فی الاسد روى حديثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسى بن اسمعيل عن الهنيد بن القاسم عن الجعيد ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتى النبی صلعم ۔ فذكر قال واخرجه ابن مندة وابی نعیم ۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبداللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اونپر مگر اونکا ہاتھ یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جائینگے کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسیٰ ابن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبداللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من محمد رسول الله لمالك بن احمر
ولمن تبعه من المسلمين امان لهم
ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة واتبعوا
المسلمين وجانبوا المشركين وادوا
الخمس من المغنم وسهم الغارمين و
سهم كذا وسهم كذا فهم امنون
بامان الله وامان محمد رسول الله
ذكره في جامع الازهر وقال اخرجه
الطبراني في الاوسط وفيه سعيد
ابن منصور الخزامي لم اقف له على
ترجمته واخرجه ابن الاثير قال
اخبرنا ابو موسى اذنا قال اخبرنا
الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعيم
قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط
قال اخبرنا محمد بن هارون قال
حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا
ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا
سعيد بن منصور الخزامي عن جده
مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد
اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب
له كتابا يدعوه الى الاسلام
فكتب له في رقعة من ادم - فذكر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے
مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک
کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں
کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال
غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلان اور فلان
کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اوس کے
رسول محمد کے۔

ذکر کیا اس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے
اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں
سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف
نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے کہا کہ
خبر دی ہمکو ابو موسی نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد
نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان
بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے
کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے
اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ
جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو
حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام
سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان
لکھدیں۔ آپ نے ایک اوموڑی کے ٹکڑے
پر لکھدیا۔ ابن ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الکتاب بلفظ المذکور وقال ایضًا رواہ یزید بن عبد ربہ اخا بن عبد اللہ الحمصی عن الولید قال حدثنی سعید بن منصور بن مخرز بن مالک بن احمر العوفی ثم الجذامی او الخزاعی عن جدہ انہ لما بلغہ مقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک فذکر الحدیث وقال اخرجہ ابو عمر وابو موسی وقال الحافظ اخرجہ ابن شاھین بطریق یزید بن عبد ربہ لما بلغہم مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک وفد الیہ مالک بن احمر فاسلم وسأل ان یکتب لہ کتابا فکتب لہ فی رقعۃ من ادم قال الولید فسألت سعید بن منصور ان یقرأنی الکتاب فذکر کبرہ وضعف بصرہ وقال ابو ایوب بن مخرز بن منصور بن مخرز فسل عنہ فلقیتہ فاخرج لی رقعۃ من ادم عرضہا اربعۃ اصابع وطولہا قدر شبر قد امّاح ما فیہا فقرأ علی ابو ایوب ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد رسول اللہ الی ابن عمر ومن تبعہ من المسلمین ۔ فذکر الکتاب مثل لفظ ابن اثیر وقال وکذا اخرجہ البغوی من طریق ھارون بن عمر والمخزومی عن الولید وقال لا

اوسیا ابن اثیر نے بہی کہاہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن عبد ربہ ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور بن محرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اِس کی ابن شاہین نے یزید بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدین اون کے لیے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال کیا مینے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو عذر کیا اپنے بڑہاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا مین اوسنے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا جسکا عرض چار اونگل اور طول تقریبًا ایک بالشت تہا۔ تحقیق مٹ گیا تہا اوس مین کا لکہا ہوا پس سنایا مجھکو ابو ایوب نے۔

بسم الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لیے جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے اس کی بغوی نے ہارون بن عمر و مخزومی کے طریقہ سے و[illegible] سے روایت کرکے [illegible] ہے۔ اور کہا کہ نہین جانتا ہین

اعلم هذا الاسناد غير هذا واخرجه الطبراني في الاوسط من طريق صفوان بن صالح عن الوليد وساقه كله مدبجا غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم في اللغة ما يشق على النفس وسمي الدين غرما لكونه شاقا على الانسان والمراد بالغارمين المديون وهم قسمان قسم ادانوا لانفسهم في غير معصية فيعطون من مال الصدقات بقدر ديونهم اذا لم يكن لهم مال يفي بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا يعطون وقسم ادانوا في المعروف واصلاح ذات البين فيعطون من مال الصدقات ما يقضون به ديونهم وان كانوا اغنياء لما روي عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغاز في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغني اخرجه ابو داود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدبج غیر مفصل جیسیکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبد ربہ نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق ورفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہوجاویں اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جاسکے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہوجاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے صلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے اوسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو۔ لڑنے والا خدا کے راستے میں۔ یا عامل اوسپر یا قرضدار دلانی فی سبیل اللہ۔ یا قیدی کی اعانت کیجاوے اوس کی۔ یا وہ شخص کہ جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو تخریج کی اسکی ابو داود نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

(وعن عطاء لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا بمعناه اما من كان في معصية فلا يعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطار بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الحسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات)

نقل کتاب من ... عبید بن الحسحاس

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم وابن منده من طريق الحصين بن ابي الحر عن ابيه مالك وعميه قيس وعبيد انهم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الحسحاس انكم امنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايديكم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأيته في نسخة معتمدة من كتاب ابن شاهين بالمهملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قوله ولا تؤاخذون۔ هذا يدل على ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره نحو جناحا من الكفار على المسلمين ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ هذا

قولہ ولا تواخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے اسکے۔ کوئی اور اونہیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى فقال - حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربی کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسی نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل - پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رض سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں - اور تھا اوس فرمان میں کہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد نبی کا

ابو اربعة آلاف شعير و اربعة آلاف تمر و كان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه ۔

قوله عقبة من اخيه ۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطي من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعد به و لكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوافى به ابو بكر رضي الله عنه من بيت المال ۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کر دیے ہیں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بھائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمى

یہ فرمان بھی لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة بن بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تہے اور لکہا اس بابت اون کے لیے ایک فرمان۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میننے

انی اعطیتہ الغوارۃ فمن حاجہ فیہا
فلیأتنی۔ وقال ایضا اخرجہ الطبرانی
وابن مندۃ ایضا من طریق ہلال بن
سراج بن مجاعۃ عن ابیہ وذکر الحدیث
وفیہ انی اعطیتك ارض کذا وکذا
وفیہ۔ وکتبہ یزید۔ قال الحافظ
یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانہ
کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وذکر ہذا ابن الاثیر وابن عبد
البر ایضا۔

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اوسنے اس بارہ
میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا
کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے
بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس
میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین
اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ
احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ
کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو
ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمسیلمۃ الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواہب وزاد المعاد وسیرۃ
المحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحق ان
وفد بنی حنیفۃ اتوا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وخلفوا مسیلمۃ فی
رحالہم فلما اسلموا ذکروا لہ مکانہ
فقالوا یا رسول اللہ انا خلفنا صاحبنا
فی رحالنا ورکابنا یحفظہا لنا فامر لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما
امر بہ القوم وقال لہم انہ لیس بشرکم
مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما
قدموا الیمامۃ ارتد عدو اللہ دینا
وقال انی شرکت معہ فی الامر ثم جعل
یسجع السجعات مضاہاۃ للقرآن و
کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے
ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت
میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں ۔ پس جب
اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے
رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو
اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کررہا ہے
اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیے وہ جسکا
حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے
برا حفاظت کرتا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے
وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہو گیا عدو اللہ
دین سے اور کہا کہ میں شریک کیا گیا ہوں اون کے
ساتھ امر نبوت میں پھر تک بندی کرنے لگا قرآن کے
مقابلہ کے لیے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف کہ۔

كتاب الكذاب الى رسول الله

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول
الله اما بعد فانى اشركت معك فى
الامر وان لنا نصف الامر ولقريش
نصف الامر ولكن قريشا قوما يعتدون
فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم
اليه فى جواب كتابه -

جواب رسول الله صلعم اليه

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى مسيلمة الكذاب سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فان
الارض لله يورثها من يشاء
من عباده والعاقبة للمتقين
قال فى جمع الجوامع واخرجه الطبرانى
عن نعيم بن مسعود وذكر فى مصباح
المضى انه قال ابن سعد وكتب
رسول الله اليه وكان فيه -

لفظ الكتاب بر واية ابن سعد ۱۲

بلغنى كتابك الكذب والافك والافتراء
على الله -
ورد فى الصحيحين مكالمة صلى الله
عليه وسلم اياه **فان قيل**
كيف يجتمع خبر ابن اسحق مع هذا
الحديث الصحيح **فالجواب** ان المصير
الى ما فى الصحيح اولى ويحتمل ان يكون
ان مسيلمة قدم مرتين الاولى كان
تابعا وكان رئيس بنى حنيفة غيره فلهذا
اقام فى حفظ رحالهم ومرة
متبوعا وفيها خاطبه النبى صلى الله عليه
وسلم او القصة واحدة وكانت اقامته

رخط ہے مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ
کی جانب بعد اس کے معلوم ہو کہ شریک کر دیا گیا
ہوں میں تمہارے ساتھہ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے
نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے لیکن
قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے
جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف سلام ہو اوس شخص پر
جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے معلوم ہو کہ زمین
اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں
سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔
کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے
نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں
کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف
اور تھا اوس میں کہ
مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور
بہتان ہے اللہ پر۔
اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھہ رسول اللہ
کی گفتگو کرنے کا **پس اگر** کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی
خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھہ تو **جواب**
یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے
اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ
تھا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا اور اسی
وجہ سے رہگیا تھا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے
لیے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو
کی اوس سے رسول اللہ نے یا قصہ ایک ہی ہے
اور تھا اوسکا ٹھہرنا عمداً بوجہ برا جاننے اس

فی رحالہم باختیار راہ استکبار ان یحضر مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعاملہ صلی اللہ علیہ وسلم معاملۃ اکرام علی عادتہ فارا د استیلافہ بالقول حیث قال لیس بشرکم مکانا وبالفعل حیث اعطاہ مثل ما اعطی قومہ فلما لم یفد توجہ بنفسہ الیہ یقیم علیہ الحجۃ ۔ ھذا قالہ الحافظ ویستفاد من ھذہ القصۃ ان الامام یاتی بنفسہ الی من قدم یرید لقاءہ من الکفار اذا تعین ذلک طریقا لمصلحۃ المسلمین ۔

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں ۔ اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھ معاملہ اکرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکانا سے اور اپنے فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو ۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور معلوم ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے بلکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے ۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمصعب بن زبیر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذکر فی سیرۃ المحمدیۃ اخرج الدارقطنی عن ابن عباس قال اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجمعۃ قبل ان یھاجر ولم یستطع ان یجمع بمکۃ فکتب الی مصعب بن عمیر ۔ اما بعد فانظر الیوم الذی یجھر فیہ الیھود بالزبور فاجمعوا النساء کم وابناء کم فاذا مال النھار عن شطرہ عند الزوال من یوم الجمعۃ فتقربوا الی اللہ برکعتین ۔

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباس سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول ۔ اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں بوجہ غلبہ کفار کے تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ ۔ وبعد حمد کے اپس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور ۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو پس جب دن ڈھلے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين
فقال قال عمرو بن مالك قال اخبرنا
المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد
ابن علي قال حدثنا علي بن محمد
المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن
رومان عن محمد بن اسحق عن
شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن
الباهلي احد بني قريظ على رسول
الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح
فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام
وشهدنا دين الله في سمواته وانه
لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل
ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له -
من محمد رسول الله لمطرف بن
كاهن ولمن سكن بيشة من باهلة
ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح
الانعام فهي له وعليه في كل ثلاثين
من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم
عتود وفي كل خمس من الابل مسنة -
قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي
ورواه ابن الاثير منسوبا الى
ابي احمد العسكري -

اللغات

مراح - بالضم مواضع تاوي اليه
الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس
کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر
سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے
محمد بن اسحق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے
کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ
میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے
رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے
اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق
کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے
فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ
نے اونکے لئے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب
سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت
کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہیں کہ جو شخص کاشت کرے
پڑت زمین جس میں بیٹھک ہو چارپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے
اور اوسپر زکوٰۃ کی ہر تیس بقر میں ایک فارض ہے اور ہر
چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ
کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب
کرکے **شرح لغات**۔ مراح۔ بالضم۔ وہ جگہ جہاں ٹھکانا
پکڑیں جانور رات کو۔ **فارض** مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - **عتود** - هي الصغير من اولاد المعز - اذا قوي ورعى واتى عليه حول - **مسنة** - تقع على البقرة والشاة معناه طلوع سنها في السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا - جبکہ قوی ہو جائے اور چرنے لگے اور اوس پر ایک سال گذر جائے - **مسنہ** اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے - وہ جو داخل ہو جائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هي التي لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمد شخص الى ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقي او الزرع او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه - والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الى اذن فيما قرب مما لاهل القرية اليه حاجة من مرعى ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - **قوله في كل ثلثين** هذا يدل على ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون و الابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكى عن ابن جرير الطبري انه قال صح الاجماع المتيقن المقطوع به الذي لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیاء یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگاکر یا مکان بناکر تو ہو جاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اذن اہل دیہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لئے۔ اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان۔ **قولہ فی کل ثلثین**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر زکوٰۃ ایک بقرہ ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر [illegible] امام نے

فيه ان في كل خمسين بقرة بقرة
وتعقبه صاحب الامام بحديث عمرو
ابن حزم الطويل في الديات وغيرها
فان فيه في كل ثلثين جاموسة تبيع
جذع اوجذعة وحكى ايضا عن ابن
عبد البر انه قال في الاستذكار -
لاخلاف بين العلماء ان السنة في
زكوة البقر ما في حديث معاذ قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى اليمن وامرني ان أخذ من كل
ثلثين من البقر تبيعة او تبيعا -
رواه اصحاب الخمسة يعني مسلم
واصحاب السنن - قال عبد الحق ليس
في [illegible] البقر حديث متفق على
صحته [illegible] لكن حديث معاذ صححه ابن
حبان والدار قطني والحاكم وصححه
ايضا من رواية ابي وائل عن مسروق
عن معاذ ويقال ان مسروقا لم يسمع
من معاذ [illegible] ابن حزم في تقرير
[illegible]
الاحتمال [illegible]
[illegible]
قال ابن عبد البر في التمهيد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے
بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر زکوۃ، ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔
کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو۔ لیکن حدیث معاذ کی تصحیح کی ہے اس کی
ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح
[illegible] روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے
[illegible] میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
[illegible] مسروق عن معاذ)
[illegible] الضال
[illegible] ابن عبد البر
[illegible] اوس کی اسناد متصل ہے
[illegible] ہوا ہے عبد الحق
[illegible] نہیں ملا معاذ سے
[illegible] معلوم ہے
[illegible] ہو گیا کہ نصاب
[illegible]

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل بالمحاقة وقيل بالنون

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة - وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور كانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة - فخرج ییر الاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف بن نهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندك امرأتی فادفعها الی قال لیست عندی ولو كانت عندی ما دفعتها الیك و كان مطرف اعز منه فخرج حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فعاذ به وانشاء یقول -

اشعار

یا مالك الناس ودیان العرب + انی اشكو ذربة من الذرب +
كالظبیة الشغباء فی ظل السرب + خرجت ابغیها الطعام فی رجب +
فنزعتنی بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو ان ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بہی تجہے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑہنے لگا۔ اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی + جو شل اور سرکش کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں + پس لڑی مجہہ سے اور بہاگ گئی۔

اخلفت العهد ولطت بالذنب
وقذفتني بين عصب مؤتشب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتمثلها
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن نهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعراً
لعمرك ما حبي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ينادونها بعدي
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي واحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم الحديث
وقال ايضا راوي حديثه عبد الله

بدعہدی کی اور دم دبا کر بھاگ گئی - اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہیں اوس شخص کے لیے جو
اون پر غلبہ چاہے - پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اس مصرعہ کی "وھن شر غالب من غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دو اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کردیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس
بارہ میں شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکادیں اوسکو
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کہمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعدہ قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسنادہ الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اونسے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ کو بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصة بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے جنید بن امین بن ذروۃ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضیء ولم اجد فیما سواه انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة۔ ان له ما اسلم علیه ارض خولان افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیره۔

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ فائدہ دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہیکہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اوسکا غیر کو۔

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی کو

قال الحافظ اخرجه ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سهل ابن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبی صلی الله علیه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

مکتوب لمعدیکرب بن ابرهة
مکتوب لمعاذ بن جبل

عمال اليمن ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه
اني عرفت بلاءك في الدين والذي ذهب من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدي لك
شئ فاقبله -

قوله فاقبله - هذا يدل على ان
ما اهدى له رضي الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبراني
عن ابي حميد الساعدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول - وما روى عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول - ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضي الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلى الله عليه وسلم في امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داود عن
عمر رضي الله عنه - رفعه - اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق - ويمكن التوفيق
ان في حديث عمر رضي الله عنه
كانت عمالة للتي رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التي فيها النهي محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا میں نے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجھ پر
تیرا دین اور حلال کر دیا میں نے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکو
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہے
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہے
بریرہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مومنین کے لئے اور تائید اسکی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رض سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاوے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اس طور سے کہ حدیث
عمر رض کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے
امام عاملوں کے لئے۔
اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لمعاذ بن جبل رضي الله عنه حين توفي ابنه

یہ نامہ بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ انکا بیٹا مر گیا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا من مواهب الله وعواريه المستودعة متع الله به في غبطة وسرور وقبضه منك باجر كثير - الصلوة والرحمة والهدى - فان احتسبه فاصبر ولا يحبط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا وما هو نازل فكان قد والسلام - ذكره في جامع الزهر وقال اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط - واخرجه الحاكم في المستدرك فقال حدثنا ابو علي الحسين بن علي الحافظ قال اخبرنا الحسين بن عبد الله ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو بن بكر السكسكي قال حدثنا مجاشع ابن عمرو الاسدي قال حدثنا الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ بن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے دلتعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم کر کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عیوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت۔ پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج و غم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو۔ اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام۔ ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

لفظ الکتاب صحیح اخرجہ الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان عیاش بن عمرو
لیس من شرط ھذا الکتاب واخرجہ
ابو نعیم فی الحلیۃ باختلاف یسیر
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری
قال حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعید عن
عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شھدت مع معاذ بن جبل
حین اصیب ولدہ و وجدہ علیہ
فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فکتب الیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو
امابعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک
الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔
ان انفسنا واھلینا واموالنا واولادنا
من مواھب اللہ عز وجل الھنیئۃ
وعواریہ المستودعۃ یمتع بھا الی
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم
ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر
اذا ابتلی فکان ابنک من مواھب
اللہ الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ متعک
بہ من غبطۃ وسرور وقبضہ منک
باجر کثیر۔ الصلاۃ والرحمۃ ان

حسن ہے مگر عیاش بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اِس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑا ہے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض ہے ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لانہ اگر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ تخریج ابو نعیم فی الحلیۃ ۱۲

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فتحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمر بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه ۔ فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منبت الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل [illegible] کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف [illegible] ثابت نہیں ہیں۔ اس [illegible] کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
[illegible] ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منبت جرشی نے اون
کا اسلام اور ہونا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فی
حياته صلى الله عليه وسلم الا الى
اليمن فقدم بعد وفاته صلى الله عليه
وسلم۔ وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد روايتهما ومفاريدهما
انتهى كلام ابى نعيم۔ وذكره ابن الجوزی
فی الموضوعات فی باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردی
وابو سعد احمد بن محمد البغدادی
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروری قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه۔ وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذی صلب فی الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه فی مواضع۔ وقد
روی هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من نجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الى
معاذ وهو باليمن۔ من محمد رسول
الله الى معاذ فذكر نحوه مختصراً۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفارید قابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابو نعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیت میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابو نعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہا لکھا رسول اللہ
[illegible]
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالکذب و وضع الحدیث وکل هذه الروایات باطلة انما کانت وفاة ابن معاذ فی سنة الطاعون سنة ثمانی عشر بعد موت رسول الله بسبع سنین وانما کتب الیه بعض الصحابة تعزیة - انتہی کلام ابن الجوزی وذکر فی لآلی المصنوعة - اخرج الخطیب قال اخبرنا ابو القاسم طلحة بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان بن مدرك قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی معاذ بن جبل وهو والی بالیمن -

من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنیئة وعواریه المستودعة یمتعنا بها الی اجل معدود ویقبضها لوقت معلوم وحقه علینا هنالك اذا ابلانا الصبر فعلیك بتقوی الله وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یوخر

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو سنہ ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطاء سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ یہ ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مر گیا پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا ہونیکے وقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو (مصیبت میں) صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

کتاب ابن معاذ ... تاریخ الخطیب ۹۹

ابجلاو ان الاسف لا یرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح
کذاب انتهی ما قاله الخطیب و قد
اخرج هذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبهانی (هو ابو داؤد الظاهری)
فی کتاب الزهرة قال حدثنا القاضی
ابراهیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
بن عمرو - ابوداؤد النخعی عن مهاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث اخرج
الفقیه ابو اللیث فی تنبیه الغافلین
اسناده من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراهیم بن الحسن بن علی
بن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد (هو
الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن
ابیه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلك فجزع علیه جزعا شدیدا فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم -
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلنا و
اولادنا من مواهب الله الحسنة وعواریه

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں، وکرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابوداؤد اصبہانی نے (یعنی ابوداؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابوداؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابواللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مرگیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابونعیم۔
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبلؓ کا ایک لڑکا مرگیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف (تعزیت نامہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام والحاصل** - ان هذا الحديث مروی عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن طریق مجاشع عن اللیث عن عاصم عن محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث السمرقندی - واما روایة ابن عباس فمن طریق اسحق بن نجیح عن عطاء عن ابن عباس عند الخطیب واما روایة جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن سعید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد وفات النبی صلی الله علیه وسلم وروایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں۔ لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔

لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور روایت ابن عباس کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع **کہتا ہوں** میں کہ اس حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة وزمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزّى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور ابی سعیدؓ وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھ کہ کہا ہی ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں دوسرے ہوں اور وہ بیٹے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپ کے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتہ مرے ہیں۔ واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

[illegible] کتاب المقوقس صاحب مصر

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکہا ہے کہ جبکہ سنہ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا ہی

الحديبية بعث الى الملوك ثم قال حدثنا
ابن مردويه قال حدثنا عبد الله بن
وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن
ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن
عبد القاري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قام ذات يوم على المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني اريد ان ابعث بعضكم الى ملوك
العجم فلا تختلفوا على كما اختلفت بنو
اسرائيل على عيسى قال المهاجرون
يا رسول الله والله لا نختلف عليك
في شئ ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابي بلتعة الى مقوقس بكتابه قال
الحافظ اسم المقوقس جريج (مصغرا)
ابن مينا ۔ ونسخة الكتاب هكذا ۔
من محمد رسول الله وفي رواية عبد الله
ورسوله الى المقوقس عظيم القبط سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتيك الله
اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم
القبط ۔ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۔ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا
اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۔
فمضى حاطب بكتابه صلى الله عليه وسلم
ولما انتهى الى اسكندرية وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر۔
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں)
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک جھروکے میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفینۃ وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب
الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ
بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما
منعہ ان کان نبیا ان یدعو علی
من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب
ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ
ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب
انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب
الاعلی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی
فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک۔
قال ان لنا دینا لن ندعہ الا لما ھو خیر
منہ فقال حاطب ندعوک الی دین
اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فان ھذا
النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش
واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری
ولعمری ما بشارۃ موسی بعیسی الا کبشارۃ
عیسی بمحمد وما دعائنا ایاک الی القران
الا کدعائک اھل التوراۃ الی الانجیل
وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیھم
ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا
النبی ولسنا ننھاک من دین المسیح ولکن
نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت
فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود
فیہ ولا ینھی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ
بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب
ووجدت معہ اٰیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامۂ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑہا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بددعا کریں پس مسلط ہو جائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہو جاتے اونپر پس چپ
ہو گیا تو کہا حاطب نے کہ تجہسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجہسے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چہوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجہکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہے
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجہکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجہکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالمجوسی وسائر الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلى الله عليه وسلم فجعله في حقة
من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته

كتاب المقوقس الى النبي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام
هكذا نقله في زاد المعاد و سيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا - وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ آخر فقال روى الواقدي بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته

كتاب النبي الى مقوقس ملك مصر بروايت الواقدي

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلني رسولا وانزل علي
قرآنا وامرني بالاعذار والانذار و
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بديني ويدخل

مینے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور دیکھا پایا میں نے اسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار
اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی
چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب. نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم. یہ خط ہے محمد بن عبداللہ کے
لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑھا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تھا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو
چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ قبط میں ہے اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں. والسلام.
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی. اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تھا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم. فرمان ہے محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
جسکا کہ ڈراؤں میں اونکو اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرا دین اختیار کریں

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة یعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة او ناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعا من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
والاکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کر لیگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور دلالت کرتا ہے خط
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔

اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنۃ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا۔ روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما اهدى له خاصة والقبول فيما اهدي للمسلمين وفيه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية فيه له صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع غيره بان الامتناع في حق من يريد بهديته التودد والموالاة والقبول في حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه على الاسلام. قال الحافظ وهذا اقوى من الذي قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره من الامراء ويجوز له خاصة وقال بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة بحديث العياض عكس ما قال الخطابي ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال وكذلك الاختصاص وقد اورد البخاري في صحيحه حديثا استنبط منه جواز قبول هدية الوثني ذكره في باب قبول الهدية من المشركين من كتاب الهبة والهدية قال الحافظ في الفتح وفيه فساد قول من حمل رد الهدية على الوثني دون الكتابي وذلك لان الواهب المذكور في ذلك الحديث وثني +

میں باینطور کہ واپس کرنا تو ان ہدیوں میں تھا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول انمیں تھا جو عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بھی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ امید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امراکو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى ملك بحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدي

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسناده عن عكرمة وذكره صاحب
مصباح المضئ فقال روى صاحب
الهدى المحمدى باسناده عن عكرمة
انه قال وجدت كتابا فى كتب ابن
عباس بعد موته فاذا فيه بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم
العلاء الحضرمى الى المنذر بن
ساوى وكتب اليه كتابا يدعوه
فيه الى الاسلام وانى مع تفحصى
فى عدة كتب ما وجدت هذا الكتاب
بلفظه وهكذا بغير لفظ ذكره محمد
بن سعد فى الطبقات فى ترجمة العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى
ابوبكر بن عبد الله بن ابى سبرة عن
محمد بن يوسف عن السائب بن
يزيد عن العلاء الحضرمى ان رسول
الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة
الى المنذر بن ساوى معه كتابا
يدعوه فيه الى الاسلام - انتهى
فلما وصله الكتاب أمن وكتب اليه
صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته -
اما بعد يا رسول الله فانى قرأت
كتابك على اهل البحرين فمنهم من
احب الاسلام واعجبه ودخل فيه
ومنهم من كرهه وبارضى يهود
ومجوس فاحدث الى فى ذلك امرك
فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی مینے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اِس فرمان کے لفظ نہیں
ملے -

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ اما بعد کے
یا رسول اللہ میں نے سنایا آپ کا فرمان [illegible] بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا - اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجئے -
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

وسلم كتابا فى جواب ذلك -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى المنذر بن ساوى
سلام عليك فانى احمد اليك الله
الذى لا اله الا هو واشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله اما
بعد فانى اذكرك الله عز وجل فانه
من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه
من يطع رسلى ويتبع امرهم فقد
اطاعنى ومن نصح لهم فقد نصح لى
وان رسلى قد اثنوا عليك خيرا وانى
قد شفعتك فى قومك فاترك
للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت
عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك
مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك
ومن اقام على يهودية او مجوسية
فعليه الجزية -
هكذا بهذا اللفظ فى زاد المعاد
وفى سيرة المحمدية -

جواب میں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر
پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے اسے اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے
رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے
اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے
اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں
کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے
اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس
اوسنے خیر خواہی کی میری- اور میرے قاصدوں نے تیرے
اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش
کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جس پر کہ وہ
اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطا کاروں کو پس قبول کر تو
اوسنے اسلام یا عذر گناہ اور جب تک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں
معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا
اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوس پر جزیہ ہے- اسیطرح ان ہی
لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

هذا ايضا المنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذكر الزرقانى تخريج ابن مندة
عن زيد بن اسلم عن المنذر بن
ساوى ان النبى صلى الله عليه وسلم
كتب اليه - ان افرض على كل رجل
ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت
کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے
کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔
کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین
نہ ہو چار درہم اور عبا (ٹکس جزیہ)

هكذا ذكره الحافظ في الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضا ما كتبه لمنذر في مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندة وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ في ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر- اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا تؤكل ذبائحهم- هكذا ذكره الزرقاني۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اونسے جزیہ بایں طور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضا الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبراني من طريق ابي مجلز عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔

من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وذكره في المواهب ايضا هكذا۔ **اقول** قد حررت في اول كتاب الذي ذكرت باسمه اني ما وجدت كتابا الذي كتبه رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) منذر بن ساوے کی طرف۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا میں نے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام
فيحتمل ان يكون هو هذا ويؤيد هذا
القول الفاظ كتابه صلے الله عليه وسلم
الذي سبق باسم كسرى برواية الخطيب
فهى ايضا الدعوة الاسلام ولفظه
يشبه بهذا الكتاب والله اعلم۔

کی بابت لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو
اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ
سے ہوتی ہے جو کسری شاہ ایران کے نام بروایت
خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی
بابت ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس
فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

ذكر في مصباح المضىء منه صلے الله
عليه وسلم كتابا الى منذر لم يسنده
ولم نره فيما سواه من الكتب نسخته
اما بعد فانى بعثت اليك قدامة و
ابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع
عندك من جزية ارضك والسلام
وكتبه ابى۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ
کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور ہم
نے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے میں نے تمہاری
طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدان دونوں کو وہ
مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور
لکھا اسکو ابی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية في وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

... لمهاجر بن امية

قال الحافظ اخرج الطبراني من طريق
محمد بن حجر بن عبد الجبار بن
وائل بن حجر عن عمه سعيد بن
عبد الجبار عن ابيه عن امه ام
يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت
على رسول الله صلے الله عليه وسلم
فرحب بي وادنى مجلسي فلما اردت
الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن
عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے
باپ سے وہ اپنی ماں ام یحیی سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا
گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپ نے
اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ
کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری
بابت تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر

بی فضلنی فیه علی قومی - **اقول** و منها هذا الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی المهاجر بن امیة ان واثلا یستسعی (سیستبعنی) ونوفل علی الاقیال حیث کانوا من حضرموت - الحدیث - هکذا ذکره ولم اجده فیما سواه وهکذا ذکره صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ ان ہی میں سے یہ فرمان ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے میری تابعداری کرلی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضرموت پر جہاں وہ ہوں - الحدیث -

اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بے سند -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن سعد انه قدم وفد مهرة علیهم مهری بن ابیض علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرض رسول الله صلعم علیهم الاسلام فاسلموا و کتب لهم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله لمهری بن الابیض علی من امن به من بنی مهرة لا یؤاکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب الله ومن امن به فله ذمة الله وذمة رسوله - اللقطة مزادة والسارحة معداة والنغث الشیبة والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ اونسے لڑائی کیجاوے - اور واجب ہے اونپر قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا اسپر اوس کے لیے ذمہ اللہ کا ہے اور اوس کے رسول کا - لقطہ توشہ ہے - (راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور معاف ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

مکتوب بنام مہری بن ابیض

غرائب ما فی ہذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس قرآن میں آئی ہیں

لا یواکلوا - نہی عن المواکلۃ وھو ان یکون لاحد دین علے اٰخر فیھدی الیہ شیئا لیوخرہ فکان کل منہما یوکل صاحبہ - لا یعرکوا - من العرک ای لا یقاتلوا ومنہ المعرکۃ - المزادۃ والمزودۃ - ما یجعل فیہ الزاد للسفر والمراد ھنا الزاد - السارحۃ والسارح والسرح سواء الماشیۃ - معداۃ یقال عدی عنہ ای تجاوز والمراد انھا عفو یعنے ان مواشیکم اللتی ترعے فی المسارح لا یوخذ عنہا الزکوۃ - قولہ النفث الشیبۃ والرفث لفسو - الشیبۃ ھو سن الشیخوخۃ من عمر الانسان والنفث ھو کالنفخ وفی الحدیث ان روح القدس نفث فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من النفث ما بفمہ وھو شبیہ بالنفخ وھو اقل من التفل لان مع التفل شیئا من الریق ومنہ اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ وفسر بالشعر المذموم وفی الکتاب فسر النفث بالشیبۃ کانہ اشارۃ الی ما ورد فی حدیث الاستعاذۃ من النفث ان المراد بہ ھو السن الذی یعرض فیہ زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس وہ یہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو لا یعرکوا مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ المزادۃ والمزودۃ۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے۔ السارحۃ اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ معداۃ بولا جاتا ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیڑون چرتے ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ قولہ النفث الشیبۃ والرفث الفسق۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہو کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور منہ سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ سے اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنے تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کئے گئے ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہو جائے اور قویٰ بالکل ساقط ہو جاویں (اللہ پناہ میں رکھے اوس سے) اور لفظ شیبہ

القوى أو هو تصحيف الشعر - والرفث قال الزهرى هو كل ما يريده الرجل من المرأة وفى الحديث فلا يرفث اى لا يفحش فى الكلام فلهذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے زہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورتوں سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم الى النجاشى ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبى صلے الله عليه وسلم الى النجاشى ذكره فى المواهب وقال الزرقانى اخرج الواقدى وروى البيهقى عن ابن اسحق ان لفظه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى النجاشى ملك الحبشة اما بعد فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن المهيمن واشهد ان عيسے بن مريم روح الله وكلمته القاها الى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسے فخلقه من روحه ونفخه كما خلق آدم بيده وانى ادعوك الى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته وان تتبعنى وتؤمن بالذى جاء نى فانى رسول الله وانى ادعوك وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتى وقد بعثت اليكم ابن عمى جعفرا ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اونکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا مینے تجھے اور نصیحت کر دی مینے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذی
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعوانی من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذی لا اله الا هو الذی هدانی
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك وبايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

كتاب النجاشي الى النبي صلى الله عليه وسلم

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ۔ اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہی
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی و کافی نہیں ہے۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھا لوں اور لوگوں
کے دل نرم کر لوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی ہے مجھے اسلام کی ۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے ۔ اور بیعت کی میں نے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں

الیک بابنی وان شئت اتیتك بنفسی
فعلت فانی اشهد ان ما تقول له حق
والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته
وهذا هو اصحمة الذی هاجر الیه
المسلمون فی رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلی الله علیه وسلم الیه
عمرو بن امیة بهذا الکتاب فاسلم کما
صراحت سنة ست علی ید جعفر و
توفی فی رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبی صلی الله علیه وسلم یوم
توفی وصلی علیه بالمدینة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب ۵ھ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا وہ جیسے کہ صراحت کی ہے میں نے ۶ھ
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب ۹ھ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑھی انکی مدینہ میں۔

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم الی النجاشی (هذا غیر النجاشی الذی ذکرت

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روی البیهقی عن ابن اسحق انه قال
هذا الکتاب من النبی صلی الله علیه وسلم
الی النجاشی الاصحم عظیم الحبشة سلام
علی من اتبع الهدی وآمن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك
له لم یتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بدعایة الله فانی انا رسوله فاسلم تسلم
یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء
بیننا وبینکم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شیئا ولا یتخذ بعضنا
بعضا اربابا من دون الله فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ انہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ
کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے
ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فوٹو کتاب النبی الی النجاشی هذا غیر النجاشی الذی سبق

فان ابیت فعلیك اثم النصارٰی من قومك
تنبیه - ماورد فی الکتاب من اسم
النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر
لعله مقحم من الراوی بحسب ما فهمه
انتهی **اقول** هذا هو الصحیح فان
النجاشی الذی کتب الیه النبی صلی الله
علیه وسلم واسلم وصلی علیه النبی صلی الله
علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی
هذا الذی لم یسلم لما روی فی صحیح
مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی
صلی الله علیه وسلم کتب الی کسرٰی
والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار
عنید - یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی
الذی صلی علیه - وکذا ما قال الزهری
کانت کتبه صلی الله علیه وسلم (الی
النجاشی) واحدة وکلها فیها هذه
الآیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی
قال الزرقانی ومراد الزهری کتبه الی
اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل
والمقوقس انتهی **اقول** قد روینا انه
کتابه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی
اصحمة لیس فیه تلك الآیة فهذا یدل
علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلك
الکتاب فی بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولی - قال فی المواهب و
قد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما
فظنهما واحدا فهذا کما تری وقد

سو اپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصاریٰ کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑھی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کسریٰ اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑھی
رسول اللہ نے - اور اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلاخلاف انتہی قول الزہری - کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تھا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتداء اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تھا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونو میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبرانى عن المسور قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ان الله بعثنى للناس كافة فادوا عنى ولا تختلفوا على فبعث عبد الله بن حذافة الى كسرى وسليطا الى هوذة واليمامة والعلاء الى المنذر بهجر وعمرو بن العاصى الى جيفر وعباد ابنى الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع ابن وهب الى ابن ابى شمر وعمرو بن امية الى النجاشى فرجعوا جميعا قبل وفاته صلى الله عليه وسلم غير عمرو بن العاصى۔ اقول عرفت هذا ان عمرو بن امية هو المبعوث الى النجاشيين وان الاول قد اسلم كما ثبت من صلوته صلى الله عليه وسلم عليه بعد وفاته وان الثانى هذا لم يسلم لما ثبت عن انس فى صحيح مسلم والله اعلم۔

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک دن اپنے اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر وعباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔ کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونوں نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمرو بن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة ابن مسلم بن عمرو والحصين الوائلى عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه بلغه ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب لنهشل كتابا۔ وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو والحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن مندة لكن لم ين كر لفظ الكتاب فذ كرد صاحب مصباح المضى فقال قال ابن سعد وكتب النبي صلعم كتابا لنهشل بن مالك الوائلي من باهلة نسخته هكذا باسمك اللهم - هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك ومن معه من بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة واتى الزكوة واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله وسهم النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه امن بامان الله وبرئ اليه محمد صلى الله عليه وسلم من الظلم كله وان لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ والے بنی وائل کے لئے جو شخص کہ اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض نے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذكر في مصباح المضى بتخريج ابن سعد في الطبقات - قال وائل بن حجر يا رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت لي في الجاهلية وتشهد له اقيال حمير واقيال حضرموت - قال وكان الاشعث وغيره من كندة نازعوا وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ فرمان لکھدے مجھے میری اوس زمین کی بابتہ جو میرے قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب به رسول الله لوائل بن حجر - وكان كتابه

هذا كتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قيل حضرموت وذلك انك اسلمت وجعلت لك ما في يديك من الارضين والحصون وانه يوخذ منك من كل عشرة واحد ينظر في ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فيها ما قام الدين والنبي والمؤمنون عليه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعویٰ رد پاس کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اوس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لیے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرموت کے لئے۔ اور یہ اسلیے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا ہمنے وہ جو اول تیرے قبضہ میں تہا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا تجہہ سے ایک عشر کہ غور کریں گے اس میں بسبر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکہو تم دین کو۔

اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذكرت في حرف الميم في اسم مهاجر بن امية قال وائل انه كتب لي ثلث كتب كتاب فضلني فيه على قومي فهو هذا الكتاب كما ستطلع - قال صاحب مصباح المضي قصة اسلامه وقدومه على رسول الله كما قال ابن الظفر في كتاب البشر روي ان وائل بن حجر وكان ملكا مطاعا وكان له صنم من العقيق يعبده ويحبه ولم يكن يكلمه الا انه كان يرجي كلامه وكان يكثر السجود وينحر له الذبائح يتقرب اليه فبينما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجہے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسکہ ابہی تجہے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر بایں طور اکہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو امید تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

فبينما انا في الظهيرة ايقظ صوت
منكر من المخدع الذي فيه الصنم
فقام وسجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

وا عجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترتجي من نحيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي فكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +

قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال -

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم بوجهه فاندق
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما راني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا۔
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تہا کہ شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا امید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں عقل ہے
نہ سمجھ۔ اور جو نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔
منتقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور
نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہترین رسل۔

پھر وہ بت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تہا پس احسان کیا اللہ نے مجھپر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

علے ان رفضت ذلك كله واثرت دين الله قال صدقت اللهم بارك فی وائل بن حجر وولده وولد ولده انتہى وقال ابن عبد البر قدم وائل ويكنے اباهنيدة وكان قيلا من اقيال حضرموت فلما دخل عليه صلے الله عليه رحب به وادناه من نفسه ودعى له فقال اللهم بارك فی وائل وولده وولد ولده - واستعمل علے الاقيال من حضرموت وكتب معه ثلث كتب - منها هذا الكتاب الے الاقيال العباهلة - نسخته هكذا الى الاقيال العباهلة والارواع المشابيب فی التيعة شاة لا مقورة الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة وفی السيوب الخمس ومن زنى مم بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه بالاضاميم ولا توصيم فی الدين ولا غمة فی فرائض الله وكل مسكر حرام ووائل بن حجر يترفل علے الاقيال -

فرمایا کہ سچ ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر اور اوس کی اولاد اور اوس کی اولاد کی اولاد میں انتہی

اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی اباهنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں - اور عامل بنایا اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے تین فرمان -

اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی طرف - نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

(فرمان ہے اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی کھال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی - اور دو تم زکوۃ میں اوسط مال اور معدن میں پانچواں حصہ -

اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دو اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں سب سرداروں پر -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ بادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - اروع
بفتح الهمزة وسكون المهملة وآخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - مشابيب
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسآء والسادات - التيعة
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - مقورة
الالياط - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - ضناك
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - الثبجة - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے اروع بفتح ہمزہ وسکون را مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔
مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔
التیعہ۔ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔
مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔
ضناک۔ بالکسر موٹی۔ انطوا۔ طاء مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) الثبجہ ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔
السیوب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خیار المال ولا من رذالته بالسیوب بالسین المهملة والتحتانیة والموحدة الرکاز۔ **قوله مم بکر فاصقعوه** فی لغة الیمن یبدلون لام التعریف میما فتکون راء بکر مکسورة بلا تنوین لان اصله من البکر فلما ابدل اللام میما بقیت الحرکة بحالها۔ فاصقعوه ای اضربوه واصل الصقع الضرب علی الراس وقیل الضرب ببطن الکف **واستوفضوه** ای غربوه واطردوه من وفضت الابل اذا تفرقت۔ **فضرجوه بالاضامیم** ای ادموه وارجموه بالحجارة فهو جمع اضامة۔ **لا توصیم فی الدین** ای الوصم الفترة والوهن ای لا تفتروا فی اقامة الحدود ولا تحابوا فیها۔ **لا غمة فی فرائض الله** ای لا تستر ولا تخفی فرائضه دفعًا للتهمة۔ **یترفل** ای یتسود ویترأس استعارة من ترفیل الثوب وهو اسباغه واسباله۔ **قوله من زنی مم بکر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما ومن زنی مم ثیب فضرجوه بالاضامیم** ای اضربوا الزانی البکر مائة وغربوه عاما وارجموا الزانی الثیب۔ فاعلم ان التغریب هو

رکاز معدن۔

قوله مم بکر فاصقعوه۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ سے مارو تم اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپڑ مارنا)

واستوفضوہ۔ یعنی جلا وطن کردو اوسکو اور بھگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ علحدہ ہو جائے۔

ضرجوہ بالاضامیم یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم کرو پتھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔

لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا خیال کرو۔

لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔

یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے مشتق ہے ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)

قوله من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسے سو کوڑے اور جلا وطن کرو ایک سال اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتھروں سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے سو کوڑے اور جلا وطن کردو اوسکو ایک سال اور رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک مدت

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
ما يطلق عليه اسم الغربة قيل
هي مسافة قصر - وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب - كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك - واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر اقسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تع ثم قال انه
عليه جلد مائة وتغريب عام و
هو المبين لكتاب الله تع وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑھی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی رو سے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنوارے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کھائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑھا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی رو سے یہی

والصادق وابن ابي ليلى والثوري و
مالك والشافعي واحمد واسحق
والامام يحيى واحد قولي الناصر
وحكى عن القاسمية وابي حنيفة
وحماد ان التغريب والحبس غير
واجبين واستدل لهم بقوله إذ لم
يذكر في آية الجلد وبقوله صلى الله
عليه وسلم اذا زنت امة احدكم
فليجلدها - الحديث وظاهر احاديث
التغريب انه ثابت في الذكر والانثى
واليه ذهب الشافعي وقال مالك
والاوزاعي لا تغريب على المرأة
لانها عورة وهو مروي عن امير
المؤمنين علي رض وظاهرها انه لا
فرق بين الحر والعبد واليه ذهب
الثوري وداود والطبري والشافعي
في قول له والامام يحيى - وقد ذهب
بعضهم الى انه ينصف في حق الامة
والعبد قياسا على الحد وهو قياس
صحيح وفي قول للشافعي انه لا ينصف
فيهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعي في قول له وهو
مروي عن الحسن الى انه لا تغريب
للرق واستدلوا بحديث اذا زنت امة
احدكم المتقدم - واما في الزاني
الثيب فالرجم مجمع عليه وحكى
في البحر عن الخوارج انه غير واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اِذْ لَمْ یَذْکُرا۔ اور قول رسول اللہ کا اِذَا زَنَتْ الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ
کوڑے مارے اُسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے مرد وعورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذَا زَنَتْ سے جو اوپر گذر گئی۔
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا من بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداؤد من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها اية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداؤد
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل کیا ہے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اُتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عیوض میں جو حاصل کی ہے اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقرہ کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروی عن احمد بن حنبل و تمسکوا بحدیث سمرة فی انه صلی الله علیه وسلم لم یجلد ماعزا بل اقتصر علی رجمه قالوا وهو متاخر عن احادیث الجلد فیکون ناسخا۔

طرف گئے کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے۔ تو کوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فی زاد المعاد قال الواقدی وقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقیع غرقد وهو یومئذ اثل ثم انطلقوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتی سارق فسرق عیبة لاحد هم فیها اثواب له وانتهی القوم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلموا علیه واقروا له بالاسلام وکتب لهم کتابا فلم یذکر لفظه وقال لهم من خلفتم فی رحالکم قالوا احدثنا سنا یا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعکم حتی اتی آت فاخذ عیبة احدکم فقال رجل من القوم ما لاحد من القوم عیبة غیری فقال صلی

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاڑ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چرالی اون میں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔ اور پوچھا اونے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو نے رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله عليه وسلم قد اخذت ورجعت
الى موضعها فرجع القوم سراعا
حتى اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومى ففقدت
العيبة فقمت فى طلبها فاذا رجل قد
كان قاعدا فلما رآنى صار يعدو
منى فلما انتهيت الى حيث انتهى
فاذا اثر حفر واذا هو قد غيب
العيبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا اليه صلى الله عليه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذى
خلفوه فاسلم وامر النبى صلى الله
عليه وسلم ابى بن كعب فعلمهم
قرآنا واجازهم كما يجيز الوفود وانصرفوا
قال ابن الاثير فى ترجمة عمير
ابن الحارث الازدى انه رواه
ابن شاهين باسناده عن اسمعيل
ابن خالد الازدى عن ابيه عن
حضيرة بن عبد الله عن ابى ظبيان
عمير بن الحارث الازدى انه اتى النبى
صلى الله عليه وسلم فى نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع وابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سليم وعبد
شمس بن عفيف سماه النبى صلى الله
عليه وسلم عبد الله وجندب بن زهير
وجندب بن كعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھری اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھری کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بھاگ گیا جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو مینے گٹھری کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھری چھپادی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب رض کو پس
سکہایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبداللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبداللہ بن سلیم اور عبدشمس بن عفیف جنکا نام
رکھا رسول اللہ نے عبداللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محشی اور حارث بن عامر پس لکھا رسول اللہ نے

بن الحارث ونهشيربن المحشي والحارث بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لايحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه۔ اقول هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیئے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسی نے۔ لایحشروا لیکن بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زادالمعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔

جیسے کہ کہا ہے صاحب زادالمعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلى الله عليه وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بددعا کیجے ثقیف کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلہ ثقیف کو اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جبکہ لوٹے وہانسے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک آپ کو پا لیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں اپنی قوم کی طرف اسلام سے کر پس جب اونپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم صلى
عليه وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم وراوا انهم لا طاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
ابن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جہروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرد اگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرجیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز انکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فیہ فلما اسلموا وکتب لہم الکتاب
امر علیہم عثمان بن ابی العاص وکان
من احدثہم سنا لکنہ کان من
احرصہم علی التفقہ فی الاسلام و
تعلّم القرآن فرجعوا الی بلادہم
ومعہم ابو سفیان بن حرب والمغیرۃ
ابن شعبۃ لہدم الطاغیۃ فلما دخل
المغیرۃ علیہا علاہا یضربہا بالمعول
وخرج نساء ثقیف حسرًا یبکین
علیہا واخذ المغیرۃ بعد ان کسرہا
مالہا وحلیہا وکان کتاب رسول اللہ
صلعم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
المؤمنین ان عضاہ وج وصیدہ
حرام۔ لا یعضد من وجد یفعل
شیئا من ذلک فانہ یجلد وتنزع
ثیابہ فان تعدی ذلک فانہ یوخذ
فیبلغ النبی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
وھذا امر النبی محمد رسول اللہ و
کتب خالد بن سعید بامر محمد بن
عبد اللہ فلا یتعداہ احد فیظلم
نفسہ فیما امر بہ محمد رسول اللہ۔
ھکذا ذکرہ شیخ الدحلان فی سیرتہ
وغیر واحد من اصحاب السیر ھکذا
ولہ ذکر فی طبقات محمد بن سعد
فی ترجمۃ خالد بن سعید بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے
پس واپس ہوئے وہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں
اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا اور تھا
رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خار دار درخت
وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے
کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے
تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اِس
بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس
چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں
جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔
اِسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت
میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات
میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا
تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ
میں بھی لکھا کر خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

عثمان بن ابی العاص وقد امرہ علیہم وکان احدثہم سناو ۳

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدینۃ وکان یکتب لہ وھو الذی کتب کتابا لوفد الثقیف وھو الذی مشی فی الصلح بینھم وبین رسول اللہ صلعم۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔ اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ ۔ بمھملۃ مکسورۃ ثم معجمۃ واٰخرہ ھاء لا تاء شجر ذی شوک۔

عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہا ہوز نہ تار فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

وج بفتح الواو وشد الجیم واد بالطائف لا بلد بہ وغلط الجوھری حیث قالہ بلد کذا فی القاموس۔

وج۔ بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قولہ وضرب علیھم قبۃ فی المسجد ۔ یفید جواز انزال المشرک فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامہ وتمکینہ من سماع القرآن ومشاھدۃ اھل الاسلام وعبادتھم قولہ امر علیھم یستفاد منہ ان المستحق لامارۃ القوم وامامتھم افضلھم واعلمھم بکتاب اللہ وافقھھم واحرصھم فی دینہ ولو کان من احدثھم سنا۔

قولہ وضرب علیھم قبۃ فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہو مشرک کا اتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ قولہ امر علیھم معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث اباسفیان

قولہ الا ان یبعث اباسفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع شرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يفيد اجى انهدام مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بار بابها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها بجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذور لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه - اعاذنا الله منه

قوله عضاه وج وصيده
حرام - اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
الدنيا حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر، اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکریوں
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مومنین میں۔
اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا او نسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔
اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچاوے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کا ٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں سوا مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابت پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہین

وخالفهم ابو حنيفة في حرم المدينة
فاباح صيده وقطع شجره وهو محجوج
بالاحاديث الصحيحة في البخاري
وغيره وقال الشافعي في احد قوليه
وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا
هو القول الجديد عنه واحتج لهذا
القول بحديثين احدهما هذا
الكتاب واجاب عنه الجمهور
بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند
والثاني حديث عروة بن الزبير
عن ابيه ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان صيد وج وعضاهه
حرم محرم لله رواه الامام احمد
وابو داود ولكن في سماع عروة
عن ابيه نظر وان كان قد رآه
فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی
نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں
کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے
اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ
حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ
یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے
بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت
حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا
اس کو امام احمد اور ابوداؤد نے ولیکن اس میں
کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی
یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو
پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع
کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

وصیت نامہ آدم علیہ السلام

قال الحافظ يروى عن سليمان
الاشج صاحب كعب الاحبار عن
كعب الاحبار ان الخضر كان وزير
ذي القرنين وانه واقف معه على
جبل الهند فرأى ورقة مكتوب
فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم
ابي البشر الى ذريته - اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشج سے جو
شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں
کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے
وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ
پر غالباً کوہ سراندیب پس دیکھا ایک ورق جسمیں لکھا ہوا تھا
کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصیت ہے آدم ابو البشر
کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوى الله واحذركم من كيد عدوى وعدوكم ابليس فانه انزلنى هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابى هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبى وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح - ونسخة الكتاب -

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله - عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم يوتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف. سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہی ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اونسے کہ گواہ ہو جاؤ تم اِس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون ۔
رواه البخاری فی مواضع كثيرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وكثير من اصحاب السير
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحية الكلبی قال اخبرنا
يعقوب بن ابراهيم بن سعد الزهری
عن ابيه عن صالح بن كيسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم كتب الی قيصر
يدعوه الی الاسلام وبعث بكتابه
مع دحية الكلبی وامره صلعم ان
يدفعه الی عظيم بصری ليدفعه الی
قيصر فدفعه عظيم بصری الی قيصر
قال محمد بن عمر لقيه بحمص فدفعه
كتاب رسول الله صلعم وذلك فی
محرم سنة سبع من الهجرة ۔
والذی رواه ابو عبيد القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما كان نسخته علی اختلاف ما
روينا اوردناه بلفظه لانه يمكن
ان يكون مرة اخری ويؤيد هذا القول
قول الزهری كما ذكرناه فی كتاب
النجاشی الذی لم يسلم من كون
الاية فی الكتب وليس فی رواية

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں وحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر وحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول اللہ کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کہ۔
وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الى عبيد هذه الآية فالظاهر انه مرة اخرى او الى قيصر آخر فانه لم يسم قيصر في الكتاب۔

پس ظاہر ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ايضا الى هرقل كما رواه ابو عبيد

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابو عبید

من محمد رسول الله الى صاحب الروم انى ادعوك الى الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمين وعليك ما عليهم فان لم تدخل في الاسلام فاعط الجزية فان الله تبارك وتعالى يقول قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ۔ والا فلا تحل بين الفلاحين وبين الاسلام ان يدخلوا فيه او يعطوا الجزية +

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق کو یہ اون لوگوں میں سے ہیں جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ دست بدست اور وہ ذلیل ہوں ورنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لهرمزان الفارسي ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضي اسمعيل بن اسحق قال حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال حدثنا عباد بن العوام عن حصين عن عبد الله بن شداد قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى الهرمزان من محمد رسول الله الى الهرمزان انى ادعوك الى الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کو (طرف فرمان) کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ سلامت رہیگا +

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لهلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضی انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی هلال صاحب البحرین نسخته -
سلم انت فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو لا شریك له وادعوك الی الله وحده تؤمن به وتطیع وتدخل فی الجماعة فانه خیر لك والسلام علی من اتبع الهدای -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لهوذة بن علی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی صاحب الیمامة هوذة بن علی وارسل به مع سلیط بن عمرو العامری هکذا ذکره محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة سلیط فقال وشهد سلیط احدا والمشاهد کلها مع النبی صلی الله علیه وسلم وکان صلعم وجهه بکتابه الی هوذة بن علی وذلك فی المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته -
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی هوذة بن علی سلام علی من اتبع الهدی واعلم ان دینی لیظهر الی منتهی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما تحت یدیك -
فلما قدم علیه سلیط بکتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مختوما انزله وحیاه واقراه علیه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ۔ اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپ نے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہاں تک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور رہیں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا۔
جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الکتاب فردّ رداً دون ردّ وکتب للنبی صلی اللہ علیہ ما احسن ما تدعوا الیہ واجملہ والعرب تہاب مکانی فاجعل لی بعض الامر اتبعک - کانہ اراد شرکتہ فی النبوة والخلافة بعدہ واجاز سلیطا وکساہ اثوابا من نسج ھجر فقدم بذالک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال لوسالنی سیابة من الارض ما فعلت باد رباد ما فی یدیہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفتح جاءہ جبرئیل ع بان ھوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو نہیں کیا اور بھیجا نامہ رسول اللہ کو کہ

کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کردیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دئے۔ پس آگئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا ✣

غرائب ما فی ھذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخیل والبغال وغیرھا والمراد انہ یصل الی اقصی ما یصلان الیہ وفی المصباح انتھی الامر الی بلغ النھایة وھی اقصی ما یمکن ان یبلغہ - قولہ حباہ - بفتح مھملة وموحدة خفیفة ای اعطاہ کما فی النور ولا یتکرر مع قولہ بعد اجازة لانھا عند السفر وھذا الحبا عند القدوم قولہ اقترأ - ھو لغة ای تلاہ قالہ السھیلی - تھاب مکانی - تجلہ وتعظمہ - ھجر - بفتحتین بلد بالیمن مذکر منصرف وقد یؤنث ویمنع وھو اسم لجمیع ارض البحرین کما فی القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور حافر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ قولہ حباہ بفتح حاء مہملہ و بائے موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت قولہ اقترا۔ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو بیان کیا اسکو سہیلی نے تہاب مکانی یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں ہجر بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف و کہیں مونث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے جمیع ارض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد هنا - سيابة - بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اي ناحية وقطعة - باد - بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ اور تخفیف یاء ساکنہ پھر الف پھر باء موحدہ مفتوحہ پھر تاء تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین یا د۔ باء موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر في مصباح المضيء انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثي ان له المقنسة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنسہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے ۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن المحجل الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لیے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن المحجل ويزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله في وفد بني الحارث مع خالد بن الوليد فاسلموا وذلك في سنة عشر وفي المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن المحجل الحارثي - ان لهم نمرة ومساقيها ووادي الرحمن من بين غابتها وانه على قومه بني مالك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لیے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو اور لکھا مغیرہ بن شعبہ نے ۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لیے

ذكر في المواهب في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم
ليحنة بن رؤبة صاحب ايلة لما اتاه بتبوك
وصالح رسول الله صلى الله عليه وسلم
واعطاه الجزية - ونسخة الكتاب هكذا
بسم الله الرحمن الرحيم - هذه امنة من الله
ومحمد النبي رسول الله ليوحنا بن رؤبة واهل
ايلة اساقفتهم وسائرهم في البر والبحر لهم ذمة الله
وذمة النبي ومن كان معه من اهل الشام واهل
اليمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا
يحول ماله دون نفسه وانه طيب لمن اخذه
من الناس وانه لا يحل ان يمنعوا ماء يريدونه
ولا طريقا يريدونه من بر او بحر - هذا كتاب
جهيم بن الصلت وشرحبيل بن حسنة باذن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الزرقاني لعل
حكمة تعدد الكاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد
او ان كلا منهما كتب نسخة او ان احدهما كتب
بحضور الآخر فنسب اليهما - وهذا الكتاب
بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التيمي
في غزوة تبوك وكذا ذكره ابن سعد عن
الواقدي رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن
رؤبہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رؤبہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر میں جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ کہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونوں کیطرف
اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور
متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ايضا ليحنة بن رؤبة

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رؤبہ کو

ثم قال وذكر ابن سعد ايضا انه صلى الله عليه وسلم
كتب الى يحنة بن رؤبة وسراة اهل ايلة
سلم انتم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا
هو واني لم اكن لاقاتلكم حتى اكتب اليكم فاسلموا

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحنہ بن رؤبہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمھارے اوسی اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم اراسلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما فاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل يحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب بمذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تھا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پسر اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بھیجا تھا یحنہ کو
اوس سے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اور اوسنے
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر قناعت نہ کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے پاس اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپنے اوس سے تب لکھی گئی
اوسکے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

أخرجه أبو داؤد في باب القسم بالقسامة قال
حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح قال أخبرنا ابن
وهب قال أخبرني مالك عن أبي ليلى بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل
ابن أبي حثمة أنه أخبره هو ورجال من
كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة
خرجا إلى خيبر من جهد أصابهم فأتى محيصة
فأخبر أن عبد الله بن سهل قد قتل وطرح
في فقير أو عين فأتى يهود فقال أنتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فأقبل
حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم
أقبل هو وأخوه حويصة وهو أكبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم
تكلم محيصة فقال إما أن يدوا صاحبكم وإما أن
يؤذنوا بحرب فكتب إليهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم بذلك فكتبوا إنا والله ما قتلناه فقال
صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن
أتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال
فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث إليهم مائة
ناقة حتى أدخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب
[illegible]

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلیٰ بن عبد اللہ
بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی انکو ابو حثمہ اور اوسکی قوم
کے بڑے بوڑھوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو انکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے
گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی جو اونسے بڑے
تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبر کبر مراد آپ کی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا یا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کی یا لڑائی کا اعلان
دے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو انہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ
کیا قسم کھاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی دیکھا رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بھیجے اونکو سو اونٹنی یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہنچائے
گئے [illegible] جیسے کہ [illegible] کہا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى
الحراني هكذا۔
انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه

ہی باب ترک القود بالقسامت میں عبد العزیز بن یحیی
حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
پایا گیا ہے تم میں مقتول پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ايضا ليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحق
وابو نعيم عن ابن عباسؓ قال كتب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله صاحب موسى واخيه
والمصدق بما جاء به موسى الا ان
الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة
وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد
رسول الله والذين آمنوا معه اشداء
على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا
يبتغون فضلا من الله ورضوانا وانى انشدكم
بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم
بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى
وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون
وعمله الا اخبرتموني هل تجدون فيما انزل
الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد قد تبين الرشد
من الغي وادعوكم الى الله
والى رسوله۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحق اور
ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے
فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمدؐ رسول اللہ کی
جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے رسالت میں اور بھائی ہیں
اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے
موسیٰؑ اے گروہ یہود اور اے اہل توریت کیا اللہ نے تم سے
نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمدؐ اللہ کے
رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار
پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو رکوع و سجدہ
کی خواہش کرتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم
دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توریت
اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں
کو من و سلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے
یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی برائی
نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل
کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمدؐ پر۔ اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت
گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول
کی طرف

تمت بالخیر

کتبہ احقر المولف

هذا ما كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ثمامة بن اثال فى قريش

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو دربارِ سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثير فى الاسد اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد بن على باسناده الى يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال كان اسلام ثمامه بن اثال الحنفى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا الله حين عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم بما عرض ان يمكنه منه وكان عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو على شركه حتى دخل المدينة فتحير فيها حتى اخذ فاتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به فربط الى عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه فقال مالك يا ثمامة هل امكننى الله منك فقال قد كان ذلك يا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاكر وان تسأل مالا تعطه فمضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه حتى اذا كان من الغد مر به فقال مالك يا ثمامة قال خير يا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس بن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاكر وان تسأل مالا تعطه ثم انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا المساكين تقول بيننا ما نصنع بدم ثمامة والله لاكلة من خبز ورسمنية من فداثه احب الينا من دم ثمامة فلما كان من الغد مر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة قال خير يا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاكر وان تسأل مالا تعطه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس في المسجد فقال يا محمد لقد كنت وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين ابغض الى من دينك ولا بلد ابغض الى من بلدك ثم لقد اصبحت وما وجه احب الى من وجهك ولا دين احب الى من دينك ولا بلد احب الى من بلدك وانی اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تہوڑا سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد۔ اگر آپ قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثمامہ کو کہول دو۔ اس لئے کہ میں نے اس کا قصور معاف کر دیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل کیا اور اپنے کپڑے پاک کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکہتے تہے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انى كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومى
فأسرنى اصحابك فى عمرتى
فسيرنى صلى الله وسلم
عليك فى عمرتى فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكننى اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذى
نفس ثمامة بيده لا ياتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى ياذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسالونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلى لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفى —

عرض کیا کہ اے محمد کوئی منہ آپکے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے۔ پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپنے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمد کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں۔ بلکہ اسلام لایا ہوں اور محمد پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش۔ پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
فحبس عنهم ما كان
يأتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تأمر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتنا واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
فافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

٭٭٭

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجے ثمامہ کو غلہ کی
باربرداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اِس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبد الرزاق نے اونہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اسطرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ کہا تھا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تھے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا اور منافع تجارتی بھی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکھا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجیے۔ اِس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

٭٭٭٭

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی و البغوی برجال ثقات عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعالیٰ عنه قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفنی فیها فالنار وکتب یزید- هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرۃ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معانی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سنداً یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہے کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو آئیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہے۔ آمین

کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الغورة و اغوانة والجبل وکتب لی- بسم الله الرحمن الرحیم انی اقطعتك الغورة و اغوانة والجبل فمن حاجك فأتنی - ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضا عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیه هذا الکتاب فقبله و وضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اغوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اغوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونھوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونھوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا +

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پُورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات وحسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت اونکی اس سلیقہ کی تہی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھہ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تہا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ وسُرخ وسپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھہ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث وسیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تہا جو محاورہ آپنے ذومشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے ٭

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۲

اس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی نے انہوں نے کہا کہ مجس ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور انکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ سبیجہ۔ یہ تصغیر ہے سبیج کی جو وزن اغیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القصہ۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالی نے فقالت لاخته قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تہے خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بسنے یعنی ظاہر ہوا۔ حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصاریٰ کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیاس کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے۔ اوس کے دین کی۔ دساھر۔ عرب کا محاورہ ہے تمر المال شیئة اللبنات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشش۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھنا۔ ادمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل الثوب۔ سمول یعنی کپڑا پرانا ہو ملیلتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاۃ کی معنی تہبند۔ قولہ نفضتا۔ یعنی جاتا رہا ہوگیا رنگ۔ فسر قصاء جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا واقعہ حادث ہونا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ٭

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	عنہ وعط علی	عنہ وعظ علی	۲۴	۱۳	فی الکنی	وفی الکنی
۱	۱۴	امیز المؤمنین	امیرا لمؤ منین	۲۵	۱۹	اعتق	اعتق
۴	۱۵	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء التی	۲۶	۶	.عمائۃ	.عمائہ
۵	۸	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	״	۱۹	بعص	بعض
۷	۱۱	شوکانی	الشوکانی	۲۷	۱	فاتینا الشیخا	فاتینا شیخا
״	۲۲	ابونا	ابینا	۲۸	۱۲	موسی ابن سلیمان عن ابن [illegible]	موسی بن سلیمان
۸	۳	خیرالمکاتیب	خیرالمکاتیب	۲۹	۱۶	لایقرأۃ	لایقرأہ
۹	۲	سمان	سلیمان	۳۰	۱۵	حزار	ضرار
״	۸	وفد النبی	وفد علی النبی	۳۷	۲	البتحتری	البحتری
״	۹	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	۳۸	۵	مایحیبکم فقالو الیرجم	مایعجبکم فقالوا نرجع
۱۰	۴	والغنزی	والعنزی	״	۶	فنجزہم	فنخبرہم
۱۱	۲	یا ؤہم	یا وبہم	۳۹	۱۱	وازہذہ	وازہدہ
״	۳	ان تقدما	ان یقدما	۴۰	۳	جاذیۃ	جاریۃ
۱۲	۳	البندایجی	البندنیجی	۴۱	۳	اوردہ	التخریج اوردہ
۱۳	۱۱	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	۴۳	۲	عن	علی
۱۴	۲۴	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	۴۴	۱۶	وامام	والامام
۱۵	۲	لحدیث	الحدیث	۴۵	۱۵	وابن للبون	وابن اللبون
״	۱۲	الہندی	النہدی	״	۲۵	منفوق	متفرق
۱۸	۸	قال وقدمنا	قال وفدمنا	۴۶	۱۸	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
״	۱۵	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	۴۷	۲۰	فالاولی	فاولی
״	۱۹	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	۵۱	۲	ابن سعد	ابن سعدو
۱۹	۱	ابتس	ربتس	״	۲۳	والتیم	والیتیم
״	۱۸	اوردالجیش	اردد الجیش	۵۲	۹	بکرۃ	ببکرۃ
۲۰	۴	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	۵۳	۱۶-۱۷	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
״	۱۱	وحیۃ	دحیۃ	۵۶	۶	للافاقی	للافاق
״	۱۳	دجیۃ	دحیۃ	״	۲۲	دینازا	دینارا
۲۱	۹	والشتیہ	والتشبیہ	۵۸	۱۰	وابی	والی
۲۲	۶	لعث	بعث	״	۱۶	سرداۃ	سروات
״	۲۰،۲۱	سبز	ستیر	۵۹	۱۱	اذانہم	اذاہم
۲۳	۱۰	وقد فاسلم	وفد فاسلم	۶۰	۹	ماحسن	باحسن
״	۱۸	مالک فی نصر	مالک فی نفر	۶۲	۱۸	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحه	سطر	غلط	صحيح	صفحه	سطر	غلط	صحيح
٦٢	٣٦	معلوة	معلى الاو	١٠١	٢٥	[illegible]	[illegible]
٦٣	٨	وزعا	دربعا	〃	٢٦	جلسيها	جلسها
〃	٩	مذرة	مضذرة	١٠٣	٧	معاذان القبيلة حليتها	معاذان القبيلة جليسها
〃	٢٦	بآمرة واصلحوا	بامرة مانصحوا وصلحوا	〃	٨	حليسيتها	جلسها
٦٥	٢٥	احيوار	احبوا	〃	٢٦	ة	و
٦٧	٢٢	اليعل	البعل	١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
٦٩	٧	وزاط	وزاط	١٠٥	١٠	وقد	وفد
〃	١١	يعتسر	بنعسر	〃	١٢	فقال	فقام
٧٥	٢٣	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عبد البر	〃	١٧	ماثله	غائلة
٧٦	١٦	نهايته	نهاية	〃	١٩	الايلوح	الايلوج
〃	٢١	وخيلا	دخيلا	١٠٦	١٣	حكم	لكم
٧٧	٢٠	وانفقوا	وانفقوا	〃	١٥	الركوب القلو	الركوب والغلو
٧٨	٣	ايدا	احدا	١٠٧	٥	رابعث	وابعث
٨١	٢١	عن	لمن	١٠٨	٢٣	لحضرة	حضرة
〃	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر	١٠٩	١٩	الادل	الاذل
٨٣	٢٢	الى	اى	〃	٢٠	الشوية	الشوبة
〃	٢٣	يشرب	ليشرب	١١٠	٨	بخضبة	مخبضة
〃	٢٦	طبيخ	طبخ	١١١	١٨	فعليها	فلها
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى	١١٢	٢٧	وفتهها	وفقها
〃	١٣	والسلا	والسلاح	١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
٨٨	٦	اعطك	اعظك	〃	١٧	حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحته	بيان فصاحته صلعم
〃	١٧	اكنر	اكثر				
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة	١١٤	٥	لهم	له
٩١	٦	عنبة	عنابست	١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
٩٤	٦	بيعته	يبعته	〃	١	بمقنته	بمقنتة
〃	حاشية	هرمز	شرويه	١١٧	١٣	المتبرع	المتربع
٩٦	٧	سودات	سروات	١١٨	٩	يحرجه	ليحرجه
٩٦	٢٦،٢٧	ورقاء بسر وسودات	ورقاء وسروات	١١٩	٣	بأ منهم	با نهد
٩٧	٦	عمر	محمد	〃	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
〃	٢٢	يجفنة	جفنة	〃	٨	رسوله متعلق بكتاب بنى ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
٩٨	١	انصرة	نصرة				
〃	٣	المسلم	لسلم	١٢٠	٦	يخرج	تخرج
١٠٠	١٣	الكفر كالحبشة بينهم	الكفر كالحبشة	〃	١٧	ان لابى	ان صارت لابى
١٠١	١	من	بن	١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل	۱۴۵	۱۴	لاتخاونوا	لاتخاذلوا
〃	۲۵	فیہا	فیہا	〃	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحوم	〃	۱۹	العیب	الغیب
〃	۱۲	وزیر	وزیراً	۱۴۶	۳	عقیة	عقبة
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح	〃	۱۱	فیہ	فی
〃	۱۹	نحوصا	نحوصا	〃	۱۹	ربیہ	ربیعة
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	۱۴۸	۲۱	وقد	وفد
۱۲۶	۱۸	لہ	لنا	۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
۱۲۷	۱۲	ابی عبیدة الجراح	ابی عبیدة بن الجراح	〃	۱۳	بایل	بابل
〃	۱۵	قری	قری	〃	۱۸	اتیت والنبی	اتیت النبی
۱۲۷	۱۷	فیزرعوها	فلیزرعوها	۱۵۰	۹	لزذیل	لرذیل
۱۲۸	۱۴	اباحة	اباحته	۱۵۱	۱۳	فی سمه	فی اسمه
۱۲۹	۱۴	الی النبی	اتی النبی	۱۵۲	۱۳	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
۱۳۰	۶	اموالکم	اموالکم	۱۵۴	۲۵	صیادة اقاربه	صیادة واقاربه و
〃	۱۲	ابن اجزم	ابن حزم	۱۵۶	۲۳	ساة	شاة
〃	۱۳	حرم	حزم	〃	۲۴	ومائة ففیها الخ ففیها	ومائة ففیها
۱۳۱	۲۳	الیهقی	البیهقی	۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
۱۳۳	۲	یصرح	یصرخ	〃	۱۱	ولاعمالها	ولا بعمالها
〃	۳	احرقتنا	احرقتنا	۱۵۹	۱۹	بنو	بنی
〃	۲۶	ونبتکما	ولیتکما	۱۵۹	۲۲	لنفسه	بنفسه
۱۳۶	۸	بنو	بنی	۱۶۱	۴	اوتیتة	اوتبة
〃	۲۶	ابنا	ابنی	〃	۲۴	تتکافا	تتکافأ
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی	۱۶۴	۹	التی	اللتی
۱۳۸	۴	بنو	بنی	〃	۱۴	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
۱۳۹	۲۲	العشری	العثری	〃	۱۵	نظام	نظامه
۱۴۰	۲۲	موصعین	موضعین	۱۶۵	۱۲	الشعبئ	الشعبی
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد	〃	۲۷	یوم	یوما
۱۴۳	۷	وفی وبهذا	وفی بهذا	۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
〃	۲۱	الکلی	العکلی	〃	۱۵	عانما	عالما
〃	۲۳	المنیرین	المتیرین	〃	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیه
۱۴۴	۸	بروایته	بروایة	۱۶۷	۱۲	وعرقوا	وعرفوا
〃	۸	عبید ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق	۱۶۸	۲۵	املاة	اعلاة
〃	۹	بنو	بنی	۱۶۹	۱۶	ارض تظلی	ارض تقلی
۱۴۵	۷	ابلغوها	ابلغوها	۱۷۳	۹	الحالسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سجعتم	سمعت
۱۷۴	۲۰	واللہ لاتصل	واللہ ان لاتصل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
"	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبۃ	شیتۃ
۱۸۰	۷	عبتاز	مجتازا
"	۱۳	یخیل	بخیل
"	۲۲	عمرو ور اصطلی	عمرو واصطلیا
۱۸۲	۱	الشبہ	اشبہ
۱۸۳	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیۃ	التیمیۃ
"	۲۲	جبان	حبان
۱۸۸	۷	جرج	حرج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
"	۲۰	اسھم	السھم
"	۲۱	حنی	حتی
"	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجمۃ الصحابۃ	معجم الصحابۃ
۱۹۵	۱	وبتجوا	واختبوا
"	۱۱	للانتفاع	الانتفاع
۱۹۷	۲	سیرۃ	السیرۃ
۱۹۹	۹	جامع ازھر	الجامع الازھر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۳	۱۲	اذاجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
۲۱۰	۲۱	تزیع	تریغ
۲۱۳	۱۵	تحموھا	[illegible]
۲۱۷	۱۵	ھذا الکتب	ھذا الکتاب
۲۱۹	۱۴	برو بتبہ	[illegible]
"	۱۶	نضیعہ حوھا	[illegible]
"	۲۳	بادمر	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۲۶	عقبۃ بن	علبۃ بن
"	۲۷	امی	اصتی
۲۲۱	۳	فقرنہ	وقرنہ
۲۲۲	۲۵	حازثۃ	حارثۃ وقد
۲۲۳	۲۱	سفنۃ	مسنۃ
"	۲۳	العشوی	العشری
۲۶۴	۲۴	یمتمتعا	یمتعنا
۲۷۶	۲۰	عند	عند ابی داؤد
۲۷۷	۵	الوضائین	الوضاعین
"	۷	"	"
۲۷۹	۹	انہ رب	انہ الرب
۲۸۰	۱	بالجوفی	بالجوزی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
"	۲۳	الھدیہ	للھدایہ
"	۲۴	بسبب	لسبب
"	۲۵	بقبول	لقبول
۲۸۰	۲۰	قساد	فساد
"	۲۱	الکنانی	الکتابی
۲۸۶	۱۰	لم یستھلالا	استھلالۃ
۲۸۸	۱۲	تزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقہ	ورقہ
"	۲۶	البش	البشر
۳۱۵	۹	باور باد	بادو باد
۳۱۷	۲	اھلۃ	ایلۃ
"		سرارت	سراۃ
۳۱۸	۲۰	فاضوک	قاضوک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۳	۱	مردی ہیں سے	مردی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۸	۱۲	والا اس سیلے	والا اسی سیتے
؍؍	۱۴	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
؍؍	۲۲	بھی شمار میں آتے ان کے سوا	بھی اوس شمار میں آتے جنکی گنتی اوپر بیان ہو چکی لیکن ان کے سوا۔الخ
۷	۲۷	اونپر قسم	اونپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں و ساعدہ
۱۱	۱۶	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند بلجی	بند نجی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قولہ اکرق عرب کا محاورہ ہے فی رق منشور رق وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	سے
؍؍	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبزا لاراشی	سنبرا لاراشی
۲۴	۴	بالون	الون
۳۰	۱۴	حزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
؍؍	۵	مروبانی نے	مرزبانی نے
؍؍	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۲	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	تولے	توڑے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	یثرت	یثرت یعنی اقفاء
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوہن	گوہن کے
۸۳	۱۵	بنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شہیا	ستھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	مشکریں	لشکروں	۱۸۸	۹	صیفی	صفی
۱۰۵	۱۷	برسے	ابرسے	؍؍	۱۲	صیفی	صفی
۱۰۶	۲۷	اسس ہتھوڑے	اس کے مثل ہتھوڑے	؍؍	۱۶	معیب	مسیب
۱۱۱	۴	مزاد	مراد	۱۹۲	۱۴	معجمۃ	معجم
۱۱۵	۱۷	اول اورسے	اوس چیزسے	۱۹۵	۱۴	دماغ	دیاغ
۱۱۶	۱۱	لیا ہیں اور	لیا ہیں سے اور	۲۰۵	۳	مددگاری	مُدّد
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے	؍؍	۴	مددگاری	مُدّد
۱۲۳	۱۹	کہا ہے کو کیا	کہا ہے کہ لیا	؍؍	۱۰	ہو	ہوں
۱۲۴	۲	کو	کہ	۲۰۷	۶	جانے	جاتے
؍؍	۲۴	سیکیجئے	سیجئے	۲۱۰		فروق	فروت
؍؍	۲۵	نہ	کہ	۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
۱۳۲	۲	بنہبناہٹ	بہنہناہٹ	؍؍	۷	کاہو	کے
؍؍	۶	چھاؤ	جھاؤ	۲۳۲	۱۹	عرفہ	صرفہ
؍؍	۹	ابرائی	بُراہی	۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
؍؍	۱۵	کے	کے لیئے	؍؍	۲۰	سعنے	عنے
۱۴۴	۳	گیئے	کیئے جائیں	۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۱۵۶	۲	اللہ	اللہ کے	۲۴۹	۲۱	اورمردویہ	اورابن مردویہ
	۳	سیجہ	سیجہ	۲۵۴	۲۰	مرط	مط
۱۵۷	۱۳	•	•	؍؍	۲۵	تلفظ	بلفظ
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوتھی	۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی	۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر	۲۵۸	۴	عیوض	عوض
۱۷۹	۱	شیبہ	شبۃ	؍؍	۸	عیوض	عوض
؍؍	۲	شیبہ	شبۃ	۲۵۹	۲۵	قیافہ	قافیہ
؍؍	۴	تولوں	قولوں	۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۱۸۰	۹	کے	کی طرف	۲۷۵	۲	- د	رو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۲۸	ہیں اور کہا	ہیں اور معنی نفث کی بڑھا پا سے اور معنی رفث کی فاحش کلام
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی
۲۹۲	۱۴	روپے	وار وپے
۲۹۴	۱۳	ارعایت	
۲۹۸	۵	اروعاد	روعاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۱۷	کو	کے
۳۰۲	۲۰	صورت	سورۃ
۳۱۷	۶	تریں	تری
//	۱۷	ہیں	میں
۳۱۸	۱	آاور	آیا
//	۵	ہر	پر
//	//	کہ	کر
۳۱۹	۱۸	وہ ثبت	وہ ریت

اطلاع

بخدمت جملہ اہلِ مطابع و تاجرانِ کتب وغیرہ

التماس ہی کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا قصد نفرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اُٹھانا

پڑے گا۔ ہان جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون وہ کتب خانہ

ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

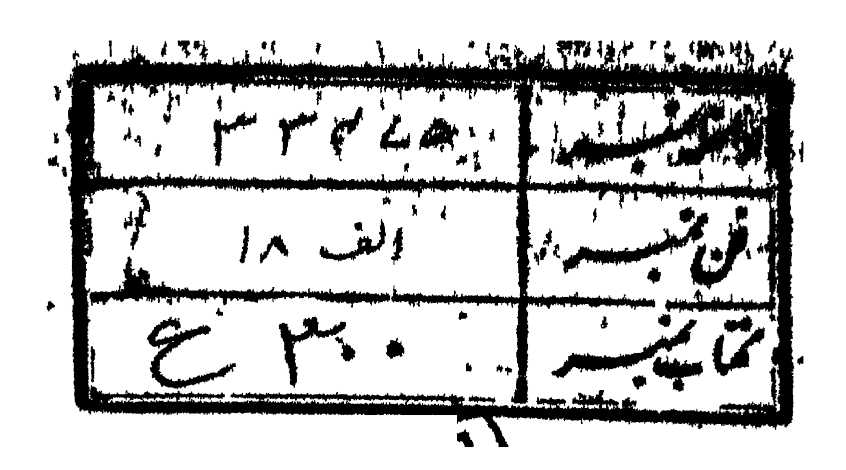
مین درخواست ارسال فرماکر طلب فرمائین ۔

المطلع

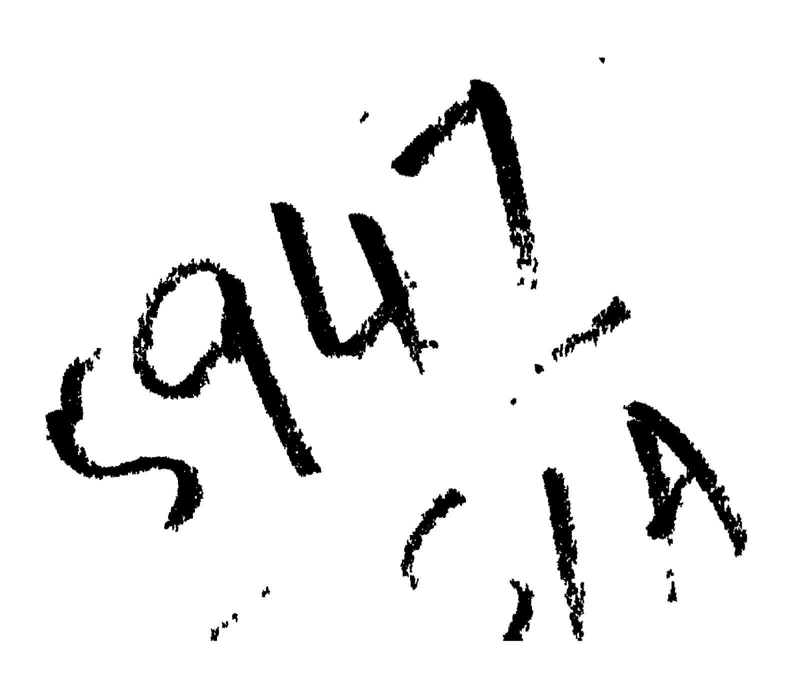
مُہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

ریاست ٹونک (راجپوتانہ)



۳۳۴۷۵
فن نمبر الف ۱۸
کتاب نمبر ۳۰ ع



5947